

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_190170

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب المسموع

خاتمه

از تصانیف حضرت سلطان العرفاء اکالین امام الاولیاء المصلین سید اسد
صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو راز خواجہ سید نواز جشتی

قدس سر العزیز

(بہ تصحیح)

حافظ مولوی سعید احسن صاحب ام۔ اے۔ سی۔ ای

ناظم تعمیرات لطیفیاب کاسرہ صفیہ

کتاب کے ملنے کا سہرا:۔ توسط مولوی سعید احسن صاحب محلہ گنہری۔ حیدرآباد دکن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۔ الحمد لله الودود الكريم العزيز الحكيم التوب الحميم
الذي خلق الانسان لعبادته وانعم على اوليائه بحبته ومعرفته
وقربه ومشاهدته والصلوة والسلام على سيد المسلمين
خاتم النبيين سيدنا محمد وآله المطيبين الطاهرين
واصحابه الاكرام المهديين

۲۔ یہ کتاب جو خاتمہ کے نام سے موسوم و مشہور ہے حضرت
یعظمان العرفاء الکاملین امام الاولیاء والواصلین سید السادات مخدوم
سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی تصانیف میں ممتاز و برجستہ
کی تصنیف ہے حضرت مخدوم امام زید شہید بن امام ہمام سیدنا زین العابدین
علیہما السلام کی اولاد میں ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب اور سلسلہ طریقت و توحید
بانیوں میں واسطہ سے حضرت سرور کائنات منجرب موجودات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ ان کا نام محمد کنیت ابو الفتح
اور لقب صدر الدین ولی الاکبر الصادق ہے۔ دکن میں وہ عام
طور پر خواجہ بندہ نواز کے لقب سے مشہور ہیں۔ اُس زمانہ تک
سادات سر کے بال بڑھایا کرتے تھے۔ چونکہ حضرت مخدوم کی کاکلیں نہایت

طویل تھیں اس لئے انھیں گیسو دراز بھی کہتے آئے ہیں اور یہ لفظ ان کے نام کا جزو ہو گیا ہے۔ اس طرح القاب اور کنیت کے ساتھ حضرت مخدوم کا پورا نام سید صدر الدین ولی الاکبر الصادق ابو الفتح محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز ہے۔ ان کے والد ماجد کا نام سید یوسف حسینی عرف سید راجا تھا اور ان کا تخلص بھی راجا تھا۔ حضرت مخدوم کی والدہ ماجدہ بھی سیدہ تھیں اور بی بی رانی نام تھیں۔ حضرت سید یوسف حسینی قدس سرہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الہی نظام الدین محمد اولیا بدوانی کے مرید تھے اور ان کے خلیفہ خاں خواجہ نصیر الدین محمود اودھی چراغ دہلی کے بہی فیض یافتہ تھے۔

۳۔ حضرت مخدوم ۴۔ رجب ۱۰۲۵ھ کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ حضرت سلطان المشائخ اُس وقت مسند ارشاد پر متمکن تھے ان کی حلت ۷۔ ربیع الثانی ۱۰۲۵ھ کو ہوئی اور مادہ تاریخ حلت ”شہنشاہ دین“ ہے۔ ۱۰۲۵ھ میں سلطان محمد تغلق نے تمام باشندگان دہلی کو دولت آباد (دکن) جانے کا حکم دیا۔ حضرت سید یوسف حسینی چشتی قدس سرہ اپنے اہل و عیال کو بھرا لیکر ۲۰۔ رمضان المبارک ۱۰۲۵ھ کو دہلی سے روانہ ہوئے اور چار مہینے کے سفر کے بعد ۷۔ محرم ۱۰۲۶ھ کو دولت آباد پہنچے اور قلعہ دولت آباد کے شمالی جانب بالائے کوہ اُس مقام پر جو اب روضہ خلد آباد کے نام سے مشہور ہے سکونت پذیر ہوئے اور حضرت سلطان المشائخ کے سلب مریدوں اور خلفائے بھی جو اُس

زمانہ میں سلطان محمد تغلق کے جبر سے دولت آباد گئے (مثلاً حضرت برہان الدین غریب اور خواجہ حمیرا بن علاء السجری دہلوی شاعر) اسی مقام کو پسند کیا اور یہیں سکونت اختیار کی۔ حضرت سید یوسف حسینی نے ۵۷۱ھ شوال المکرم ۱۱۷۵ھ کو یہاں انتقال کیا اور اپنے مکان کی دہلیز کے بیرونی صحن میں دفن ہوئے۔ اون کا ہزار اب بھی مرجع خلافت ہے۔ والد کے انتقال کے وقت حضرت مخدوم کی عمر دس سال تین مہینے اور ایک روز کی تھی۔

۴۔ روضہ خلد آباد میں قیام کے زمانہ تک حضرت مخدوم اپنے والد ماجد کے اور اون کے بعد اپنے نانا کے (جو بھی حضرت سلطان المشائخ سے مرید تھے) اور بعض دوسرے استادوں کے زیر تعلیم و ترتیب رہے۔ قرآن شریف حفظ کیا اور اُس وقت کے نصاب کے مطابق صرف و نحو اور فقہ اور اصول فقہ کی کتابیں پڑھیں۔ والد اور نانا سے حضرت سلطان المشائخ اور خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے فضائل اور کمالات ظاہری و باطنی کی باتیں سنا کرتے تھے۔ سنتے سنتے انھیں حضرت چراغ دہلی کی ذات پاک کیسا غائبانہ عشق پیدا ہو گیا تھا بہت چاہتے تھے کہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوں لیکن کم عمری اور دہلی کا بعد سافت مانع تھا۔ اتفاقاً حضرت مخدوم کی والدہ ماجدہ کو اپنے بھائی ملک الامرا سید ابراہیم مستوفی سے جو بادشاہ کی جانب سے صوبہ دولت آباد کے صوبہ دار (گورنر) تھے

رنجش ہو گئی۔ وہ اس قدر بناسنہ خاطر ہوئیں کہ اپنے دونوں بیسے
 (یعنی حضرت مخدوم اور اُن کے بڑے بھائی حضرت سید حسین
 سید چندن حسینی) کو ہمراہ لیکر دہلی روانہ ہو گئیں اور یہ مختصر قافلہ ۳۷
 ۳۷ھ کو دہلی پہنچا حضرت مخدوم کی عمر اُس روز پورے پندرہ سال
 ہوئی تھی۔ انکا دل حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کی محبت سے
 تھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے بچپن سے جمعہ کا
 سلطان قطب الدین کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے لئے گئے۔ حضرت چ
 بھی وہاں تشریف لائے۔ حضرت مخدوم انھیں دیکھتے ہی واقف
 اور اپنے بھائی سید چندن حسینی کو ہمراہ لیکر ۶ رجب ۷۳۷ھ کو حنف
 خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
 مرید ہو گئے۔ اُس وقت سلطان محمد تغلق تخت سلطنت پر متمکن تھا
 رعلت ۸۲۱ھ محرم ۷۵۲ھ کو ہوئی۔

۵۔ مرید ہوتے ہی حضرت مخدوم ریاضت اور مجاہدہ میں
 ہوئے لیکن سلسلہ درس کو بھی جاری رکھا۔ مولانا شرف الدین کتیا
 مولانا تاج الدین بہاؤراور قاضی عبدالمقتدر بن قاضی رکن الدین اڈ
 د قاضی عبدالمقتدر حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے
 خلیفہ تھے اور بعض دوسرے اساتذہ سے تعلیم حاصل کر۔ آ
 اثنائے تعلیم میں دو ایک بار غلبہ حال سے مجبور ہو کر پیر کی خدمت
 حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ تقدیر ضرورت میں نے یُرد لیا ہے

حکم ہو تو سلسلہ درس کو چھوڑ کر تھامتا اشتغال باطنی میں مشغول ہو جاؤں لیکن انھوں نے اس کی اجازت نہیں دی اور فرمایا کہ سلسلہ درس کو تمام کرو کہ ”مارا با تو کار یا است“۔

۶۔ انیس سال کی عمر میں حضرت مخدوم تمام علوم کی تحصیل سے فارغ ہوئے اور اب تھامتا ریاضت و مجاہدہ اور اشتغال باطنیہ میں مصروف ہو گئے جس قدر مجاہدہ اور ریاضت شاقہ انھوں نے کی اور کونین کو پس پشت ڈال کر جس طرح وہ ہمہ تن متوجہ الی اللہ ہوئے اوس کے بیان کرنے کا نہ یہ موقع ہے اور نہ اس مختصر مقالہ میں اس کی گنجائش ہے۔ جب تک خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی علیہ الرحمہ دنیا میں رہے حضرت مخدوم ان کی خدمت میں حاضر رہے اور ان کے فیض تربیت سے مستفید ہوتے رہے۔ ۱۸ رمضان المبارک ۱۰۵۷ھ کو حضرت خواجہ چراغ دہلی رہگزارے عالم جاودانی ہوئے حضرت مخدوم نے ان کی نعش مبارک کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور دفن کیا یہ رحلت سے چند روز پیشتر پیر نے حضرت مخدوم کو خلافت دیکر اپنا جانشین کر دیا تھ انکی رحلت کے چند روز بعد وہ سجادہ ارشاد پر متمکن ہوئے حضرت مخدوم کی عمر اس وقت چھتیس سال سے کچھ زیادہ تھی جب وہ چالیس کے ہوئے والدہ ماجدہ کے اصرار پر سید احمد بن حضرت مولانا سید جمال الدین مغربی رحمۃ اللہ علیہما کی صاحبزادی سے نکاح کیا مولانا جمال الدین مغربی نہایت بلند پایہ محدث اور فقیہ تھے اور حضرت مخدوم کے دادا خسر تھے

باوجود اس کے وہ حضرت مخدوم سے مرید ہوئے۔ حضرت مخدوم نے اپنی بعض تصانیف میں احیاناً انکا ذکر کیا ہے اور چونکہ وہ ان کے مرید تھے انھیں لفظ ”برادر م“ سے یاد فرمایا ہے۔ بیجا پور کے نہایت مشہور اور صاحب سلسلہ بزرگ حضرت میر انجی شمس العشاق قدس سرہ کے پیر حضرت کمال الدین واحد الاسرار بیابانی حضرت سید جمال الدین مغربی کے مرید اور خلیفہ تھے۔

۷۔ سن ۱۱۸۵ھ تک حضرت مخدوم دہلی میں سجادہ ارشاد پر متمکن رہ کر خلق خدا کی ہدایت میں مصروف رہے۔ اُس سال امیر تیمور نے ہندستان کا رخ کیا اور محرم ۱۱۸۵ھ میں انکے پنچکڑ دہلی کی جانب بڑھا۔ اس شہر کی تباہی اور بربادی اور باشندوں کے قتل عام کا منظر حضرت مخدوم کے چشم بصرت کے سامنے پھر گیا۔ انھوں نے دہلی سے ہجرت کرنا واجب خیال کیا اور شہر کے سادات و علما اور عامہ خلائق کو آنے والی بلا سے متنبہ کیا اور دہلی سے چلے جانے کا مشورہ دیا۔ ۷۔ ربیع الثانی ۱۱۸۵ھ کو وہ دہلی سے روانہ ہو گئے۔ اس کے بعد تیمور دہلی پہنچا اور شہر پر حملہ کیا۔ خاندان تغلق کے آخر بادشاہ سلطان ناصر الدین محمود نے ہر جمادی الاول ۱۱۸۵ھ کو شہر سے باہر نکل کر امیر تیمور سے مقابلہ کیا۔ اس کو شکست ہوئی اور تیموری لشکر شہر میں داخل ہو گیا۔ دہلی پر جس قدر تباہی آئی اور باشندوں کی جس قدر خونریزی ہوئی وہ تاریخوں میں مذکور ہے۔

۸۔ محمد علی سامانی حضرت مخدوم کے ایک خاص مرید تھے۔ انکے ہمراہ وہ بھی دہلی سے نکلے تمام سفر میں ان کے ہمراہ رہے اور ان کے ہمراہ گلبرگہ آئے اور یہاں بھی پیر کی خدمت میں انکی رحلت کے وقت تک حاضر رہے۔ ان کی رحلت کے بعد ان کے حالات میں ایک کتاب مسمیٰ بہ سیر محمدی لکھنی شروح کی جس کی تکمیل محرم ۱۰۳۱ھ میں ہوئی جسٹ مخدوم کے حالات میں یہ کتاب سب تذکروں سے مقدم اور سب سے زیادہ مستند ہے مصنف نے دہلی سے گلبرگہ تک تمام سفر کے حالات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس سے اقتباس کر کے راقم اس سفر کے حالات کو نہایت اختصار کے ساتھ لکھتا ہے۔

۹۔ اس سفر کے متعلق محمد علی سامانی لکھتے ہیں ”و در آنکہ حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ در دہلی بودند و سہ سال پیش از حادثہ منغل برہمہ ملکقتند دریں مقام بلا نا فرود شدہ است این مقام خراب خواہ شد تا آنکہ میتوانید بیرون آئید اما میدانم بیرون آمدن نخواہید توانست همچنان شد کہ فرمودہ بودند۔ گاہے یارے براے پائوس رفتہ بود فرمودند و رکدام راہ آمدی گفت میاں بازار کمان فرمودند این بازار کمان این چنین شود کہ اینجاشیران بمانند آخر بعد حادثہ منغل آنجاشیرے آمدہ ماندہ بود“

۱۰۔ ربیع الثانی ۱۰۳۱ھ کو حضرت مخدوم اپنے اہل و عیال

اور متعلقین کو ہمراہ لیکر دروازہ بہیلیسہ سے
 بہادر پور پہنچ کر ۱۸ ربیع الثانی کو حضرت مولا
 (جو حضرت مخدوم کے مرید تھے) خط لکھا اور :-
 جب گوالیر کے نزدیک پہنچے مولانا علاء الدین
 ہمراہ پیشتر آکر اون کا استقبال کیا اور گوالیر
 حضرت مخدوم گوالیر میں ۲۲ ربیع الثانی کو
 قیام فرمایا اور مولانا علاء الدین کو خلافت
 اس وقت تک کسی کو خلافت نہیں دی تھی
 گوالیر سے روانہ ہوئے - بہاندر اور ایرچہ
 پہنچے - یہاں تھوڑے دنوں قیام فرمایا اور
 شب عید الفطر ۸۸۵ھ کو بڑودہ پہنچے - شب
 ذیقعدہ ۸۸۵ھ میں کھنابت تشریف لے
 فرمایا اور بڑودہ واپس آکر سلطان پور ہوئے
 جانب روانہ ہوئے یہاں پہنچ کر وضع خداداد
 والد ماجد کے مزار کی زیارت سے مشرف
 فیروز شاہ بہمنی دکن کے تحت سلطنت پر بیٹھ چکے
 مخدوم کے دولت آباد تشریف لانے کا
 کو جو اس کی جانب سے دولت آباد کے صوبہ
 مخدوم کے پاس نذر لیا جاوا اور گلبرگہ تشریف

حضرت مخدوم قصبہ آئندہ ہوتے ہوئے جب گلبرگہ کے قریب پہنچے سلطان فروز بہمنی نے اپنے تمام اہل خاندان اور امرا اور سادات و علما اور فوج کے ساتھ پیشوائی کی اور اثنائے راہ میں ملا اور بہت ادب و احترام کے ساتھ گلبرگہ لایا یہاں تشریف لاکر حضرت مخدوم چند سال تک قلعہ کے قریب فروکش رہے اس کے بعد اُس جگہ سکونت پذیر ہوئے جہاں اب اُن کا مزار مبارک ہے۔ اور اسی مقام پر بروز دوشنبہ درمیان وقت انشراق و چاشت تبارخ ۱۶ ذیقعدہ ۸۲۵ھ رحلت فرماے عالم جاودانی ہوئے مولانا بہا الدین امام نے غسل دیا اور اسی روز دفن کئے گئے۔ مخدوم دین و دنیا مادہ تیاری رحلت ہے۔

۱۱۔ حضرت مخدوم کی رحلت سے ایک ماہ اور گیارہ اور پشتر یعنی ۵۸ شوال ۸۲۵ھ کو سلطان فروز بہمنی نے مرض موت کی حالت میں اپنے چھوٹے بھائی سلطان احمد کو تخت نشین کیا اور دس روز کے بعد یعنی ۵۸ شوال ۸۲۵ھ کو رگھو راء عالم آخرت ہوا۔ سلطان احمد بہمنی کو حضرت مخدوم سے بے حد عقیدت تھی۔ اُن کے مزار مبارک نہایت عالیشان گنبد تعمیر کرایا اور گنبد اور دیواروں کے اندرونی حصہ کو فرش سے اوپر تک مختلف قسم کے رنگوں اور طلائی نقش و نگار سے آراستہ کیا اور دیواروں پر طلائی حروف میں قرآن پاک کی چند آیتیں اور چہل اسماء کو لکھوایا۔ یہ نقش و نگار آج بھی قائم ہیں اس

کھانی اور بلندی کا گنبد ہندوستان میں کسی بزرگ کے مزار پر تعمیر نہیں ہوا۔

۱۲۔ محمد علی سامانی نے سیر محمدی میں حضرت مخدوم کے گلبہ کہ تشریف لائیکے تاریخ نہیں لکھی ہے۔ فرشتہ نے اپنی تاریخ میں اولیٰ تشریف آوری کا سال ۸۱۵ھ لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے اس لئے کہ تمام تذکروں میں یہ اتفاق مذکور ہے کہ حضرت علاء الدین گوالیری گوالیر سے ۷۸۵ھ میں گلبہ کہ آئے اور بہت دنوں تک حضرت مخدوم کی خدمت میں رہے۔ اس کے علاوہ محمد علی سامانی کے بیان کے مطابق حضرت مخدوم کا پورا سفر دہلی سے ٹھماہیت اور وہاں سے گلبہ کہ تک جلد جلد طے کیا گیا اور تقریباً ایک سال کی یا اس سے لمبی قدر زیادہ مدت میں ختم ہوا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمام قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مخدوم اوایل ۸۰۳ھ یا اس سے کچھ پہلے گلبہ کہ تشریف لائے۔

۱۳۔ حضرت مخدوم کو دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ بڑے فرزند حضرت مخدوم سید حسین المعروف، سید محمد اکبر حسینی تھے۔ ان کے کمالات ظاہری و باطنی کے متعلق خود ان کے والد بزرگوار نے اپنی عظیم القدر تصنیف خطایر القدس میں لکھا ہے

فرزند کہ مولود از سر من است و موجو از صلب من است
مستشدے طالبے بیشتر نمی گویم ازین سخن پدرم گمان بند
کہ رعایتے و غایتے دارد۔ و اگر نہ گویم کہ دانشمندے
کہ درد ہیز اجتہاد قدے استوار ہناده است و در

حقائق و معارف یدان مرتبہ باشد کہ در دقایق این کار و محقق
مردان کبار کم نباشد و ہر چہ گوید و شنود و داند از مشاہدہ
و معاینہ او باشد اگر او مرا پسر نبودے من ابریق کشی او
میکردم۔ نیک نفسے صاف و لے پاک چشمے کا ملے
راشدے مرشدے

اواخر ۸۱۱ھ میں حضرت مخدوم نے ان کو خلافت دی اور
سجادہ پر بٹھایا لیکن تقسیماً سات ہی ماہ بعد بروز چہار شنبہ
پانزدہم ماہ ربیع الآخر ۸۱۲ھ ان کی رحلت ہوئی۔ حضرت مخدوم
نے انھیں اپنے ہاتھوں سے غسل دیا۔ انکا مزار مبارک حضرت مخدوم کے
مزار کے پائین میں علیحدہ گنبد میں ہے۔ اسی گنبد میں انکی والدہ ماجدہ بھی مدفون ہیں۔
۱۲۔ حضرت مخدوم کے دوسرے فرزند سید یوسف المعروف
بہ سید اصغر حسینی تھے والد نے انکو اپنے آخر عمر میں خلافت دی۔ انکی رحلت
کے بعد چند سال تک سجادہ ارشاد پر متمکن رہے۔ انتقال کے بعد
والد کی گنبد میں ان کے مزار کے پائین دفن ہوئے۔ اپنے بڑے بھائی
کی طرح یہ بھی نہایت باکمال بزرگ تھے۔ کبھی کبھی ان پر جذب کی کیفیت
غالب ہو جاتی کہرتی تھی۔

۱۵۔ حضرت مخدوم پندرہ سال کی عمر میں مرید ہوئے۔ عشق
و محبت الہی اور خدا طلبی اور خدا رسی کا مادہ جس کو مبدیٰ فیاض نے بدو فطر
سے ان کی ذات میں ودیعت رکھتا تھا اور مراتب کمال باطنی کے

انتہائی ترقی کا جو ہر گرانمایہ جس کوقسام ازل نے ان کے لئے مہیا کر رکھا تھا ان سب کو ان کی پیر کی جو ہر شناس نظر نے مرید کرتے ہی وقت دیکھ لیا تھا اور اسی وقت سے انھوں نے حضرت مخدوم کی باطنی تعلیم و تربیت شروع کر دی تھی۔ مادہ نہایت قابل تھا اس تعلیم کا اثر اُن پر بہت بلند ظاہر ہونا شروع ہوا اور ان پر مکاشفات اور تجلیات کی بارش ہونے لگی۔ جو واردات اُن پر گزرتی تھیں اور جو تجلیات اُن پر ہوتی تھیں اُن کو وہ پیر کی خدمت میں عرض کر دیا کرتے تھے۔ محمد علی سامانی لکھتے ہیں کہ اُن کو سن کر کبھی کبھی

”حضرت شیخ رضی اللہ عنہ می فرمودند کہ بعد ہفتاد سال کو دکھ
مرا از سر شور ایندہ است و واقعات سابق مرا یاد دہایندہ“
چھتیس سال کی عمر میں وہ درجہ کمال کو پہنچ گئے تھے یہاں تک کہ
رحلت سے کچھ دنوں پہلے ان کے پیر حضرت خواجہ نصیر الدین محمود
چراغ دہلی نے ان کو خلافت دیکر اپنا جانشین کر دیا تھا محمد علی سامانی
لکھتے ہیں:-

”از ان روز باز کار حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ عالی شد و میان
طایفہ ایشان شہرت گرفت تا بحدیکہ صوفیان کامل بیک
زبان می گفتند کہ ایں مرور اہم در جوفانی مقام پیران و اصل
و مقتدایان کامل حاصل شد“

۱۶۔ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت شان کا

اندازہ کرنا محال ہے۔ اون کے زمانہ کے اکابر اولیا اون کے فیض سے مستفید ہوئے اور اُن کے علوم مرتب کی شہادت دی۔ مثال کے طور پر حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا ذکر کر دینا کافی ہے۔ یہ بزرگ ہندوستان کے نہایت کامل مکمل اولیائے کبار میں ہیں اوایل عمر میں سمنان کی حکومت چھوڑ کر درویشی اختیار کی اطراف و اکناف عالم میں سفر کیا اور اس زمانہ کے صد ہا اولیا سے ملکر اون کے فیض صحبت سے مستفید ہوئے پھر ہندوستان آئے اور حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال الدین بخاری سے ٹھٹھ میں ملے اور اُن کی صحبت میں رکھلاؤں سے فیوض حاصل کئے۔ اس کے بعد دہلی آئے اور دہلی سے بہار آئے۔

*

اسی روز حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین احمد یحییٰ نیری بہاری کی رحلت ہوئی تھی۔ اُن کی وصیت کے مطابق حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اون کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ چند روز قیام کے بعد بنگالہ کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر حضرت علاء الدین بنگالی (جو حضرت انجی سراج قدس سرہ خلیفہ حضرت نظام الدین اولیا کے خلیفہ تھے) کے خدمت میں حاضر ہوئے اور مرید ہوئے۔ چند سال تک اُن کے زیر تربیت رہ کر خلافت حاصل کی اور جو پور آئے اور قصبہ کچھوچھ میں سکونت اختیار کی۔ سلطان ابراہیم شرقی جسیا بادشاہ اور ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی جیسا عالم متبحر اون سے مرید ہوئے۔ ایسے بلند پایہ محدث اور فقیہ تمام کمالات باطنیہ کی تکمیل کر لینے اور

سجادہ ارشاد پر متمکن ہونے کے بعد کچھ چھپ سے نہ صرف ایک بلکہ دوبار اس قدر دور و دراز راہ طے کر کے گلبرگہ آئے اور ایک مدت تک حقہ مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ کی خدمت میں رہ کر ان کے فیضانِ ظاہری و باطنی سے مستفید ہوئے۔ نظام حاجی غریب مہینی حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی کے نہایت برگزیدہ اور مقبول مرید اور خلیفہ تھے۔ مہین میں ان سے ملے اور اسی وقت سے ان کی رفاقت اختیار کی اور ان کے آخر عمر تک ہمراہ رہے۔ انھوں نے پیر کے ملفوظات کو جمع کیا ہے جو لطائف اشرفی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب میں حضرت مخدوم سید محمد گیسو دراز علیہ الرحمہ کے متعلق اپنے پیر کی زبان سے شکر لکھا ہے۔

”حضرت قدوۃ الکبرا (یعنی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی) میفرمودند کہ چون بشرف ملازمت حضرت میر سید محمد گیسو دراز مشرف شد مآں مقدار حقائق و معارف کہ از خدمت و حصول پیوست از ہیچ مشائخ دیگر نبود سبحان اللہ چہ جذبہ قوی داشته اند“

اس کے بعد نظام حاجی غریب مہینی لکھتے ہیں۔
 ”مذتے در ولایت دکن بقصبہ گلبرگہ اتفاق نزول افتاد و در مرتبہ دران دیار گذر آیات علانی شد“

۱۷۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار میں

۔ وم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں :-

محمد بن یوسف الحسینی الدہلوی خلیفہ رشتین شیخ نصیر الدین
نخ دہلی است جامع است میاں سیادت و علم و ولایت
نے رفیع و رتبہ منبع و کلام عالی دار و اوراد میاں مشائخ
ت طریقہ مخصوص است ۔

۔ مختصر یہ ہے کہ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو در ارتقا میں کبریا
ہے ہم پلہ اور السَّادَاتُ السَّادَاتُ السَّادَاتُ السَّادَاتُ السَّادَاتُ السَّادَاتُ
و برگزیدہ ترین جماعت کے فرو فرید ہیں ۔ اُن کے بعد ایسے
ت ظاہری و باطنی اور ایسے عالی مرتبت اولیاء معدوے چند
ہے ۔ علوم ظاہری میں بھی وہ نہایت بلند درجہ رکھتے تھے اُنکی
کے مطالعہ سے اون کے وفور علم و تحقیق کا کچھ اندازہ ہو سکتا
ہے حدیث و اصول حدیث و رجال میں فقہ اور اصول فقہ میں کلام اور بلاغت

ادب اور شعر میں وہ بڑے بڑے ائمہ کے ہمسر معلوم
ہے ۔ لوگوں میں عام خیال ہے کہ اوس زمانہ میں ہندوستان
بیش بہت محدود تھا اور حدیث دانی کا دار و مدار صرف
مانوار اور مصابیح پر تھا لیکن حضرت مخدوم کی تصانیف سے
اس حدیث میں بلکہ رجال اور اصول حدیث میں بھی اُن کے
دروست نظر کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ۔ معانی حدیث میں
لی نظر باریک ہے اس کی نظیر بہت کم نظر آتی ہے ۔ اُن کا

حافظہ بھی عجیب و غریب تھا۔ اُن کے سب تذکرہ نویسوں نے بالاتفاق لکھا ہے کہ حضرت مخدوم کو زمانہ فطام کی باتیں یاد تھیں۔

۱۹۔ چشتیہ طریقہ کے بزرگوں میں حضرت سید التابین خواجہ

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی علیہ الرحمۃ تک کسی نے تصنیف و تالیف کی جانب توجہ نہیں کی حالانکہ ان میں سے ہر بزرگ علوم ظاہری میں بھی محققین اور مجتہدین کا درجہ رکھتے تھے۔ اس سلسلہ میں مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز ہی پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے اس جانب توجہ کی اور بڑی بڑی کتائیں اور چھوٹے چھوٹے رسائل بکثرت تصنیف کئے۔ وکن میں عام طور پر مشہور یہ ہے کہ اُن کی عمر اکیسویں سال تک تھی اور ان کی تصانیف کی تعداد بھی اکیسویں سال تک ہے۔ حضرت مخدوم نے فرمایا ہے۔

”ہر کس کہ در آن حضرت سلوک کرد بہ چیزے مخصوص شد

ما بہ سخن مخصوص صمیم خداے مارا دولت بیان اسرار خوش داد

ہر چند کہ میخواست ہم کہ نظر من از سخن خویش سا قضا شود نشد البتہ

مرا نظر بر سخن خود باشد و از سبب این معنی نیک اندوگہیں

باشم چرا باشد کہ نظر ازین سا قضا نشود“

حضرت مخدوم کی تصانیف میں جو زیادہ مشہور ہیں اول کے نام لکھے جاتے ہیں۔۔۔ ملقط تفسیر قرآن۔ اول پانچ پارہ کی دوسری تفسیر کشاف کے طرز پر۔ شرح مشارق الانوار۔ معارف بشرح عوارف

دیہ نہایت بنسوط شرح ہے)۔ ترجمہ عوارف فارسی (یہ بھی
 کی فارسی شرح ہے لیکن ترجمہ عوارف کے نام سے مشہور ہے)
 ف کی بہ نسبت مختصر ہے) شرح تعرف شرح اداب المریدین
 ۱۔ شرح اداب المریدین در فارسی (اس کا ذکر آئندہ کیا جائیگا)
 شرح فصوص الحکم۔ شرح تہیدات عین القضاۃ ہدانی۔
 رسالہ قشیرہ یہ خطایہ القدس معروف بہ رسالہ عشقیہ۔ اسماء اللہ
 لانس۔ استقامت الشرعیت بطریق الحقیقت۔ حواشی
 لقلوب۔ شرح فقہ اکبر در عربی۔ شرح فقہ اکبر در فارسی۔
 جود العاشقین۔ رسالہ در رویت باری تعالیٰ و در کرامات اولیاء
 بیان حدیث رائت ربی فی احسن صورت۔ شرح الہامات
 غوث الاعظم غوث الثقلین سید عبدالقادر الجیلانی۔ رسالہ
 رسالہ در مراقبہ۔ رسالہ دل آرام۔ رسالہ ضرب الامثال۔

۱۔ حضرت مخدوم کی ایک خصوصیت جو ان کے تذکرہ نویسوں
 ہے یہ تھی کہ تصانیف کو وہ خود اپنے ہاتھ سے کبھی نہیں لکھتے
 کاتب (مستمل) سے لکھوایا کرتے تھے اور کسی کتاب کو لکھوائینے
 اس کی نظر ثانی کبھی نہیں کی اور کبھی دوبارہ پڑھوا کر نہیں سنا۔ جو
 بار لکھوا لیتے تھے وہی قائم رہ جاتا تھا۔

۲۔ حضرت مخدوم کے مکتوبات کا ایک مجموعہ بھی ہے جس کو
 رحلت کے بعد ان کے ایک مرید نے جمع کیا۔ ان کے ملفوظات کا

بھی ایک مجموعہ مسمی بہ حوامع النظم۔ ہے یہ ایک بے نظیر اور نہایت مشہور کتاب ہے۔ حضرت مخدوم کے ایک شاگرد پیر مال مرید کے اوکا نام بھی محمد تھا دوشنبہ ۱۰ رجب ۱۰۸۵ء سے پینسٹھ ۲۲ ربیع الثانی ۱۰۸۵ء تک کے ملفوظات کو جمع کیا ہے۔ محمد علی سامانی کی کتاب سیر محمدی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملفوظ کے علاوہ ملفوظات کے تین مجموعے اور بھی جمع کئے گئے تھے دو کو حضرت مخدوم کے بڑے فرزند سید محمد اکبر حسینی قدس سرہ نے جمع کیا تھا ایک دہلی میں اور دوسرے کو سفر گجرات کے زمانہ میں تیسرا مجموعہ حضرت مخدوم کے مرید قاضی علم الدین بہرچی نے گلبرگہ میں ۱۱۸۵ء کے بعد جمع کیا

۲۲۔ حضرت مخدوم کہیں کہیں بے ساختہ غل اور باعیاں بھی کہہ دیتے تھے انکی رحلت کے بعد اون کے نبیرہ حضرت سید اللہ عرف سید قبول اللہ حسینی قدس سرہ کی فرمائش پر ان کے ایک مرید نے غزلوں اور رباعیات کو جمع کر کے دیوان مرتب کیا جو حجم میں تقریباً خواجہ حافظ شیرازی کے دیوان کے برابر ہے۔

۲۳۔ شیخ الطریقہ حضرت ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی علیہ الرحمہ کے تصانیف میں ایک کتاب عربی زبان میں مسمی بہ آداب المریدین ہے یہ اپنے موضوع کی غالباً پہلی کتاب ہے جو اسلام میں تصنیف ہوئی۔ یہ نہایت مستند اور

بکا رام کتاب ہے۔ اس کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے اُس میں جو کچھ لکھا ہے ہر ہر مفہوم کے متعلق کلام اللہ شریف کی آیت یا حدیث صحیح اور بہت جگہ دونوں کو بطور سند نقل کر دیا ہے جس پایہ کے مصنف تھے کتاب بھی اُسی پایہ کی ہے۔ انھوں نے اس میں مختصر مگر جامع طور پر یہ بتایا ہے کہ مرید کو جب وہ طلبِ حق میں قدم رکھے عبادت اور معاملات میں کن کن آداب کا پابند ہونا چاہیئے۔ اس کتاب کی ایک شرح حضرت مخدوم الملک شرف الدین احمد بکھئی نیرہ بھاری قدس سرہ نے لکھی۔ اسکو نسخے بہت ہی کمیاب ہیں اور صرف پٹنہ اور گیا کے اضلاع میں دو چار جگہ موجود ہیں۔ دوسری شرح حضرت مخدوم سید محمد گیسو راز علیہ الرحمہ کی ہے۔ انھوں نے اس کی شرح چند بار لکھی۔ آخر مرتبہ جو شرح ۱۳۱۵ھ میں لکھی گئی اس کا ایک نسخہ کلکتہ کے رایل ایشیائٹک سوسائٹی کے کتب خانہ میں ہے اور راقم کا خیال ہے کہ ہندوستان میں غالباً اب صرف یہ ہی ایک نسخہ باقی ہے۔ اس کے دیباچہ میں حضرت مخدوم قدس سرہ نے لکھا ہے:-

اٰمابعد محمد یوسف الملقب بہ گیسو دراز دوسرہ بار

اس کتاب (اداب المریدین) راترجمہ کردہ است ہم بہ تطویل و ہم بہ ایجاز۔ برائے ہر کہ کرم او آنرا بدل و جاں گرفت و ضنّت و غیرتے دریں باب کرد کہ بکسے نذاذ

ایں چہارم کرت باشد کہ ایں کتاب جدید القدر و عظیم الخیر
راہم بفارسی کردم و ہم شرح عربی بنشتم زمانہ آخر
تاریخ ہجرت ہشصد و سینزدہ رسید.....“

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مخدوم کی جو شرح اب موجود
ہے اس سے پیشتر لوگوں کی درخواست پر آداب المریدین کی
شرح یا ترجمہ وہ تین بار لکھ چکے تھے اور ہر بار اُس شخص نے جسکی
درخواست پر انھوں نے شرح لکھی اسے بالکل غائب کر دیا اور وہ
سب شرحیں حضرت مخدوم کے زمانہ ہی میں معدوم ہو گئیں چوتھی
مرتبہ انھوں نے ایک شرح (یا ترجمہ) فارسی میں اور ایک عربی
میں لکھی۔ عربی شرح بھی اب بالکل ناپید ہے راقم کو بے حد
ہستجو پر بھی اس کا پتہ نہیں ملا۔ فارسی شرح کا ایک نسخہ غالباً
لندن کے برٹش میوزیم میں ہے اور ایک کلکتہ کے رائل ایشیائیک
سوسائٹی میں ہے اور ہندوستان میں غالباً ہی نسخہ اب موجود ہے۔
۲۴۔ آداب المریدین کو جامع کتاب ہے لیکن مختصر ہے۔
حضرت مخدوم حکیم الامت تھے اور اپنے زمانہ کے حالات
ورجانات اور کمزوریوں سے واقف تھے۔ انھوں نے محسوس
کیا کہ آداب المریدین کے موضوع پر ایک مبسوط اور مکمل کتاب
کی ضرورت ہے جو وضاحت اور شرح و بسط کے ساتھ اُس وقت
کے روزمرہ کے مطابق نہایت صاف صاف اور سلیس زبان میں

لکھی جائے اور عبادات و معاملات کے اداب کے ہر جزئیات پر حاوی ہو۔ اس لئے اداب المریدین کی ان پہلی تین شرحوں (جنہیں حضرت مخدومؒ کی آخر شرح سے پہلے لکھ چکے تھے) میں سے ایک کے سلسلہ میں خاتمہ کو تصنیف کیا۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان تین شرحوں میں سے کس شرح کے سلسلہ میں یہ کتاب خاتمہ تصنیف کی گئی۔ لیکن جیسا کہ خود حضرت علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے انھوں نے اس کو ختمہ میں تصنیف کیا (خاتمہ صفحہ ۱۱۳ فقرہ ۱۹۴) یہ کتاب چونکہ آداب المریدین کی شرح کے سلسلہ میں بطور اُس کے تکملہ یا ضمیمہ کے لکھی گئی تھی اس لئے مصنف نے سلسلہ کو قائم رکھا اور اس کتاب کے آغاز میں حمد و نعت کے تحریر کی ضرورت محسوس نہیں فرمائی اور نام بھی خاتمہ ترجمہ اداب المریدین یا مختصر خاتمہ رکھا۔ ختمہ میں حضرت مخدومؒ نے آداب المریدین کی جو آخر مرتبہ شرح لکھی اس کے آخر میں انھوں نے خاتمہ کا ذکر کیا، فرماتے ہیں:-

محمد حسینی میگوید تجا وز اللہ عن بیجا تہ وغفر لہ
 خاتمہ کتاب خزائن کہ شیخ فرمودہ نوشتہ ام
 و درال باب از بہت خویش اقصی النایات کردہ ام
 بعضے از انہا است کہ بہ اصحابے کہ صحبت داشتہ ام

از یاران خدمت شیخ نظام الدین ویاران خواجہ خود و صوفیاء
دیگر و انچہ در کتب دیگر مسطور است اگر ترا مطلوب باشد
کہ ورے این آداب بدانی در آن خاتمہ نظر کن الحمد للہ
علی کل حال والصلوۃ علی رسولہ بالغدو والاصال
یہ کیاب خاتمہ صوفیوں اور ارباب بصیرت میں نہایت مقبول
ہوئی۔ بہت سے اکابر نے اس کو مدت العمر اپنے مطالعہ میں رکھا اور
اس دستور العمل پر کار بند رہے۔

۲۵۔ تصوف علم اور عمل کا مجموعہ ہے۔ اداب المریدین
میں حضرت شیخ الطریقہ ابو النجیب سہروردی قدس اللہ سرہ نے اور
ترجمہ اداب المریدین حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ نے جو وضاحت کی ہے
اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔ پیروان مذہب حق اہل سنت و جماعت
تین جماعتوں پر مشتمل ہیں۔ جماعت اول محدثین کی ہے۔۔

”واین اصحاب حدیث بمنزلہ پناہ دین اند زیر اچہ بنیاد
دین سنت رسول اللہ است کہ خداے تعالیٰ فرمودہ است
انچہ رسول بر شما بیارد و بفرماید آنرا بگیری و از انچہ بازدا
بازمانید و مَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ
عَنْهُ فَانْتَهُوا) علیٰ ہذا اساس دین باشند پس مشغول نشا
بسماع حدیث و در تحقیق لفظ او کہ تا از حرفی از کلمہ احتیاط
کہ در مذہب فکرے در آن کردند تدبیرے رواں کر فائدہ در شان!

رنزول او و گرفتار رسول اللہ و حدیث سقیم را کہ در ان اعتماد
یست و حدیث صحیح را کہ در ان اعتماد است تمیز کرد و صحیح
از سقیم بیرون آورد پس ایشان بمشابه نگهبانان دین باشند
زیرا چہ خزائن سنت رسول اللہ را ایشان پاسبانانند
و دوسری جماعت فقہا کی ہے کہ :-

بعد از آنکہ ایشانرا علم حدیث شد مشغول باستنباط معانی
و دقیق شدند ہر چہ در حدیث با اشارات نص یا بدلائل نص
یا باقتضائے نص معنی و دقیق معلوم میشد ایشان آنرا استخراج
کردند الفاظی معانی مصطلح ایشان شد عام و خاص و مشترک
بجمل مفسر ناخمس و نسخ مطلق مقید محکم تشابہ
بہ تحقیق این از کلام رسول اللہ مسایلی تخریج کردند پس
بہ جماعت این اند کہ ایشان حکام دین باشند و ایشان اعلام
دین باشند زیرا چہ شعار بدیشان مستقیم است پس ہر ائمہ شعا
دین ایشان باشند

تیسری جماعت صوفیوں کی ہے ۔ یہ لوگ یعنی :-
”صوفیان با اہل حدیث و با اہل فقہ ہم متفق اند در معانی ایشان
و در رسوم ایشان و فتویہ کہ بیند میان و و طریقہ اہل حدیث
و فقہا کہ از ہواے نفس و اثبات و عوی خویش مجتہب اند
بلکہ و نبال حق اند و این فقہیہ و این محدث برستہ اقتداے

رسول اللہؐ باندہ و اگر صوفی را چیزے مسئلہ پیش آید
 باصحاب حدیث و باصحاب فقہ رجوع کنند و اگر برکاتہ
 محدثان و فقہا اجماع کردہ اند صوفیان ہمہ بران اجماع روند
 و دران حکمے کہ محدثان و فقہا اختلاف دارند انچہ احوط و اولیٰ
 باشد صوفیان آنرا اختیار کنند چنانچہ ماء مستعمل امام نجس گوید
 یوسف مخففہ گوید محمد طاہر گوید شافعی طاہر و مطہر گوید صوفیان
 عمل بقول امام کنند زیرا چہ عمل بدان احوط و اسلم است

۲۶۔ اس کے علاوہ صوفیوں نے کلام اللہ شریف کی دو آیتوں کو
 بالتحصیل پیش نظر رکھا اور اپنی ساری زندگی ان آیتوں کے منشا و مفاد میں
 صرف کردی ایک وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ دوسری
 وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ۔ انسان کی تخلیق کا منشا و مقصود
 عبادت الہی ہے۔ اس لئے صوفی کا مدعا از ابتدا انتہائیہ ہے کہ کونین
 سے منقطع ہو کر اور تمام ماسوی اللہ کو پس پشت ڈال کر بقولاً و فعلاً حالاً
 ہمہ تن ہر لحظہ و ہر آن عبادت الہی میں مشغول رہے لیکن محض خشک
 عبادت میں نہیں بلکہ اس عبادت میں جو اللہ سبحانہ و تبارک و تعالیٰ
 کے عشق اتم اور محبت کاملہ میں فانی ہو کر کیجائے۔ عاشق کا مدعا
 صرف ایک ہی ہوتا ہے وہ یہ کہ معشوق تک اس کی رسائی ہو جائے
 تاکہ اس کے نظارہ جمال اور شہرت وصال سے بہرہ و مدہرہ سکے اور
 تشنہ کامی کو سیراب کر سکے۔ صوفی جب معشوق و مطلوب مقصود

حقیقی کی جانب قدیم بڑھاتا ہے راہ راست پر چلنے کے لئے دو مشعل
 ہدایت اوس کے سامنے رہتی ہیں ایک **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ**
حَقَّ تَقَاتِهِ دوسری **قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ**
 کامل جیسا کہ حق ہے اور سنت نبوی کی اتباع کامل قولاً وفعلاً و حالاً۔
 بغیر ان دونوں کے طلب حق میں ایک قدم بھی صحیح راستہ نہیں اٹھ سکتا۔
 حضرت مخدوم نے اس کتاب خاتمہ میں بار بار قبلاً یا ہے اور فرمایا ہے کہ
 پیغامبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی متابعت کے بغیر ”راہ بمطلوب
 نتوان یافت“

۲۔ حضرت مخدوم کے نزدیک طالبان حق کے دو طبقے ہیں۔
 ایک وہ جو عقل اور حکمت کی ہدایت کے بموجب طلب حق کے راستہ میں
 قدم رکھتا ہے۔ دوسرا طبقہ طالبان عشاق کا ہے جو تقاضائے
 عشق الہی سے مضطر ہو کر اس راہ میں آتے پر مجبور ہوتا ہے۔ خاتمہ
 (صفحہ ۱۰۸ فقرہ ۱۸۰) میں فرماتے ہیں:۔

طالبان برانواع اند طلبیے باشند بعقل و فہم خویش اختیار
 خدا کردہ باشند زیر اچہ اعلیٰ و اعلیٰ است و واجب و ثابت
 است و اعظم و اقدم است۔ انکوں آں مرد طلبیے بر حکمت
 است عاشق نیست۔ عاشق و محب دیگر است آن حالت
 است کہ جز القاء من اللہ نیست در مضیق گفت و شنید
 نیکی بخیر واجب مبتلا و اندازان قضیہ کہ گفتیم

اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ انھوں نے اسماء الاسرار کے سمرسی نہم میں بیان فرمایا ہے۔ مضمون نہایت ہی لطیف اور پر حقیقت ہے اور بہت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے اس لئے اُس کو یہاں نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:-

شیوخ رضی اللہ عنہم بالتشبت والرسوخ علی الاجماع والاتفاق گفتہ اند کہ اجل مطالب واجل مقاصد محبت و معرفت خداوند است تعالیٰ۔ وموانع ادراک این سعادت را چہار چیز شمرده اند دنیا و خلق و نفس و شیطان۔ و طریقہ دفع دنیا قناعت و طریقہ دفع خلق عزلت ورہ دفع نفس خلاف ورہ دفع شیطان ساعتہ فساعتہ التجا الی اللہ تعالیٰ نیکو سخنہ این اما این فضل در باب کسے است کہ از رحمت وسیل ہمت خواہد سلوکے کند این چہار بند پاے او باشد و بدان طریق کہ فرمودہ اند کشادن آں بند ہا بود۔ اما نیکبختہ کہ در اصل خلقت اورا محب و محبوب آفریدہ است دنیا چہ وزن دارد کہ پا بند راہ مطلوب شود اورا کہ اقل من جنح بعوضۃ نامند روندہ را چگونہ از روش او باز دارد اول دنیا عدم و آخر عدم وجودے متخلل بین العد میں شد ہمہ بدن بازگشت.... این چنین زایلے فایتہ وہمہ خیالے بکدام صورت پا بند شود۔ خلق یہاں است کہ این

شخص یکے از ایشان است۔ تیغ و زوال از نفس احساس
درستے میکند چگونہ باشد این چنین لاثباتے ولا اعتبارے
طالب و محب و مشتاق را مانع از راہ قدیم ازلی وابدی
آید۔ شیطان نقش بندی در نفس کند و رنگ آمیزی نماید و عنقریب
آن نمازد و نیاید ہر خطے کہ حسی بود ہم بیکبار رخت و جو خود
را بر لبست چہ صورت باشد بکدام معنی مانع و پابند محبت شود
محبوں را از عشق لیلی کہ باز آرد و چگونہ باشد بغیر لیلی پر دازد

حضرت مخدوم کا منشا اس بیان سے یہ ہے کہ انسان کے علم جو
میں آنے کا اصلی اور حقیقی مقصد اللہ تبارک و تعالیٰ کی محبت و معرفت
کاملہ کا حاصل کرنا اور اس محبت و معرفت کا نتیجہ جوائیں کے لئے
مترتب ہوتا ہے اُس ذات پاک واجب الوجود کا تقرب اور
وصل اور دیدار ہے۔ لیکن جب انسان اس راہ طلب میں قدم
رکھتا ہے نہایت زبردست چار موانع اُس کے سامنے آکر سد راہ
ہو جاتے ہیں۔ طالب سالک جب تک اون کو دفع نہ کرے
قدم آگے نہیں بڑھا سکتا۔ دنیا کو ترک کرنا چاہئے۔ خلق سے
منقطع ہو جانا چاہئے۔ خواہشات نفس کی مخالفت کرتے رہنا چاہئے
اور شیطان کے مکر و فریب سے بارگاہ رب العزت میں ہر وقت
استعاذہ کرتے رہنا چاہئے۔ لیکن کچھ ایسے عزیز الوجود افراد بھی
ہیں جو بد و فطرت سے محب و محبوب پیدا ہوئے ہیں (حضرت

باری عز اسما ارشاد فرماتا ہے فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ
 اُس کو دنیا اور خلق اور نفس تو کیا غور شیطان بھی جو اس کا نہایت قوی دشمن
 ہے طلب حق سے باز نہیں رکھ سکتا اِنَّ عِبَادِيَ لَكِنَّ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ
 ابتداءے سلوک ہی میں یہ عزیز الوجہ و طبقہ جس منزل پر پہنچ جاتا ہے
 پہلا طبقہ بہت دنوں تک شدید مجاہدہ اور ریاضت کرنے کے
 بعد وہاں پہنچ سکتا ہے۔ عراقی نے اسی حقیقت کو اپنی ایک غزل
 کے مطلع میں نہایت خوبی سے ظاہر کیا ہے۔

ضمارہ قلندر سزا بہمن نمائی کہ دراز و دور دیدم روہم پارسا

۲۸۔ صوفی کو جو طلب حق میں قدم رکھے روزمرہ ہر لحظہ اور ہر آن
 عمل کرنے کے لئے ایک مکمل دستور العمل کی ضرورت ہے جس کا ماخذ
 تمامہ کتاب و سنت ہو۔ حضرت مخدوم نے خاتمہ میں نہایت جامع
 اور مکمل دستور العمل مہیا کر دیا ہے جس میں ہر شخص کے لئے عبادات
 و معاملات کے متعلق اونٹوں نے شرح و بسط کے ساتھ ہدایتیں
 درج کی ہیں۔ جوان اور بوڑھے۔ مرد اور عورت۔ شاہ اور گدا۔ آزاد
 اور غلام غرض ہر طبقہ کے انسان کے لئے جو طلب حق کے سلوک
 میں قدم رکھے ہدایتیں موجود ہیں۔ اکثر اکابر طریقت کا خیال رہا ہے
 کہ چالیس سال کی عمر کے بعد جب قوی میں انحطاط شروع ہو جاتا ہے
 طریقت میں قدم رکھنا زیادہ سودمند نہیں ہوا کرتا اس لئے کہ محنت و
 مشقت مجاہدہ و ریاضت کا زمانہ باقی نہیں رہتا لیکن حضرت مخدوم ہی

رہ بزرگ ہیں جنہوں نے پیر فانی تک کے لئے بھی راستہ بتایا ہے اور
 اسے حصول مقصود کا امیدوار کیا ہے۔ خاتمہ (صفحہ ۱۶۳ فقرہ ۳۱۔)
 میں فرماتے ہیں:-

پیر اجو اندر دباش طفل مزاج انکار جز بخدا راضی مباشش و
 دل بجائے دیگر منہ من برائے تو آن نبشتہ ام بدان امیدار
 کردہ ام کہ انشاء اللہ تعالیٰ چشم دل بدان روشن گردد
 اینجا سخن بسیار است اما حمیت غیرت را در کار میدار و از
 فضل خدا من بسیار بر رونده رہ آسان کردہ ام نمودہ ام
 ورنہ کہ زد این در کہ بر فکشد و ند

من چنین میگویم کہ ہرگز ایں در نہ بستہ اند اما آں کو کہ در و در
 آید بلکہ در کشادہ اند اندائے ہم میکنند۔ عجب کارے
 است ایں پیر را کہ ساہبا بہو اگذا رانیدہ آخر نفس بہ انتہائے
 کار و بہ انتہائے مقامات صوفیان برسد۔ عجب عجب
 کل العجب۔

اس کے بعد فرماتے ہیں (خاتمہ صفحہ ۱۶۴ فقرہ ۳۰۶)۔
 مرشد اں پیران را در بر نگرنتہ اند و اقدام در ارشاد و ایشال
 نکر دہ اند ہم در و درے و گزار دے داشتہ اند و فرمودہ اند
 ترا آواں طلب گذشتہ است منم کہ پیوں را بر امید میدارم
 بر لعل و بر وجدانے نشان دادہ ام کہ خون دل طالع لبان

بے آب شود کہ پہچ کار نیاید ۛ

۲۹۔ علوم کتابوں مندرج ہیں اور کتابیں موجود ہیں لیکن اتنا د کی ضرورت باقی ہے جب تک طالب علم کتابوں کو اوس سے نہ پڑھے علوم کو حاصل نہیں کر سکتا۔ تقویٰ اور اتباع سنت و مشعلیں میں جنکی روٹنی میں طالب ”راہ راز چاہے میتواند شناخت“ لیکن منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے سالک کو ایسے راہبر کی احتیاج ہے جو راستہ سے کما حقہ واقف ہو۔ نشیب و فراز راہ کو جانتا ہو۔ اُسکے مہالک کو پہنچاتا ہو۔ راہنروں اور قطع الطریق سے مقابلہ کرنے اور انکو دفع کرنے کی قوت رکھتا ہو۔ اگر سالک چلتے چلتے راستہ میں تہک جائے اور پست ہمت ہو جائے تو اُسکو قوت اور ہمت دے سکے بلکہ اگر ضرورت پیش آئے خود اپنی پیٹھ پر اٹھا کر آگے لیجاسکے۔ وہ راہبر سالک کو جس طرح راستہ کے مہالک سے بچا سکتا ہو اُسی طرح اسکو راستہ کے مناطر کی دلفریبیوں میں بھی پھسنے نہ دے۔ ان وجوہ سے طالب سالک کو پیر راہبر کامل کی دستگیری لابدی ہے۔ بغیر ایسے پیر کے وہ ہرگز منزل مقصود تک نہ پہنچ سکتا۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں اذ معظمت سلوک اینست کہ نخست مرشد دہادی را پیدا

کند“ خاتمہ (صفحہ ۷۹ فقرہ ۱۱۷)

جب ایسا پیر راہبر کامل ملجائے تو لازم ہے کہ سالک خود کو تمام تر اس کے تفویض کر دے اور کسی وقت کسی حالت میں اُسکے فرمان سے

تجاوز نہ کرے اور جب تک ممکن ہو اس کی صحبت سے دور نہ ہو۔

حضرت مخدوم فرماتے ہیں۔ (خاتمہ صفحہ ۲، فقرہ ۱۰۷)۔

”بلکہ ہمیشہ باش بہر حالتی کہ ہستی و نا آسجا کہ رسیدہ اگر صحبت
پیرمیر است نگذاری۔ اینجا جز نیاتے است و قیقہ لطیفہ

است کہ ہر نظرے و ہر بصیرتے آنرا احساس نہی تواند کرد۔

ومن ہمدہ سال قریب در صحبت شیخ خود بودہ ام با خود

گمانہا داشتہم چوں او از سر من رفت محقق شد کہ بسیار کار

بایستہ کردن کہ آن احتیاج بحضور او داشت اما چو باز ہم

بد و بر بستم چنانچہ حق بر بستن است او از من غایب نشد

و تربیت بساعت فساعت از من دریغ نداشتہ تا آنکہ اگر

گفتم از فہم خود نہ بجز و علم ؟

۳۔ اہل سنت و جماعت کا بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ مومن

قیامت کے روز اور ہمیشہ میں حضرت رب العزت عز اسما کے دیدار

سے مشرف اور اسکے جمال کے نظارہ سے بہرہ اندوز ہوگا۔ حضرت

عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انکو ستر وں ریکو

کما ترون ہذا القمر لا تضامون فی رویتہ الخ لیکن مومن کی تعریف

ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا اسْتَدْبَرُوا اللَّهَ۔ جب شدید اور عشق اتم کے

متبادل کو قیامت تک صبر کرنے کی قوت کہاں ؟

و لے کہ عاشق و صابر ہو دگر ننگ است پُر ز عشق تا بصوری ہزار فرنگ است

اُس کو معشوق کا دیدار اور وصل ”نقد و قت“ ہونا چاہئے۔ لیکن
 کیا رویت باری تعالیٰ حیات دنیا میں ممکن ہے؟۔ علمائے متقدمین میں
 معدودے چند کا یہ خیال ہے کہ حیات دنیا میں ممکن نہیں ہے مگر
 جمہور علمائے مجتہدین نے فرمایا ہے کہ حیات دنیا میں خواب میں
 خداوند تبارک و تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے اور اخص اخص اولیاء اللہ کو
 نصیب ہوا ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ امام الایمۃ المجتہدین امام ہمام
 ابو حنیفہ کو فی اور امام المحدثین و المجتہدین امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 صدمہ بابر خواب میں دیدار باری تعالیٰ سبحانہ سے مشرف ہوئے اور
 دوسرے اکابر اولیاء کے متعلق بھی روایت کی گئی ہے کہ بارہا اس
 نعمت عظمیٰ سے بہرہ اندوز ہوئے۔ اب سوال یہ ہے کہ رویت
 باری تعالیٰ جب خواب میں ممکن ہے تو بیداری میں کیوں نہیں اگر کالمیں
 کو خواب میں رویت نصیب ہوا کی ہے تو وہ خواب کیسا تھا اور اگر
 بیداری میں بھی ممکن ہے تو اُس بیداری کی کیا تعریف ہے؟ حضرت
 مخدوم خاتمہ (صفحہ ۱۶۷ فقرہ ۲، ۲) میں فرماتے ہیں:-

”ایمان را دور کن است۔ اقراری و تصدیقی۔ اقراری برائیکہ
 ہرکہ اور احوید یا بد و او شے موصوفی بصفات کمال است
 و تصدیق او بدین است ہرکہ بشرط حبۃ است و پیراشارت
 کردہ است البتہ بخدا رسیدہ است اور اشناختہ است
 و دیدہ است۔ بعض فقہا ایجاب انکار کے کنند علمائے ظاہر

از باطن خبرے نیست ایشان چنین میگوید که روی تو
 بہترین نعم است باید بہترین نعم در داخل ترین اکنہ باشد
 و دیگرے میگوید برائے ابعبار را مسافتے باید نہ بعد
 بعید نہ قریب قریب و این در ذات اوستغورنہ
 اند منزلة عن کل جہت و سمت و نوق و تحت
 و مقابلة و محاذات آری این با سر اگر بیند کہ من
 و تو بر سر داریم برائے آنرا مسافتے باید و سخن ہکا
 تو گفتی لا حول ولا قوۃ الا باللہ مکان متصور نیست
 نہ رائی را و نہ مرئی را اینجا رائی مرئی ہر دو یکیت ہست
 است نہ مکان نہ قرب است نہ بعد نہ قرب قریب
 و نہ بعد بعید اما درین حالت آن رائی این مرئی را می بیند
 و ہر دو یکے اند ان مرید طالب را نصیب جمالے و
 و نظارے و بتے ہستے است و این یکا نگئی یکجا برعکس
 و پر توے نصیب میشود اسے مرد فقیر اسے خواہے
 دانشمند اسے شیخ زاہد و مقتدا اسے مولاناے مجتہد
 و مفتی اگر مریدین کاردار یہ صورت نیست کہ ما نفیم
 و اگر نہ نیست

نہ ہمہ ہی تو مرا راہ خوش گیر و برد کہ ترا سعادت باد اما گھونسا رہے
 اس ترجمہ ادب المریدین میں حضرت مجدد م نے اس سلسلہ کے

متعلق زیادہ وضاحت سے فرمایا ہے :-

قوله - واجمعوا علی جواز ریت اللہ بالابصار
فی الجنة واجمع صوفیان است کہ خداوند تعالیٰ را بدین
چشمے کہ بروے است این حدقہ کہ ہست و روشنائی کہ
در این حدقہ کہ ہست ہمہیں روشنائی کہ خداے را خواہند
دید - من کہ محمد حسینی ام سیکویم کہ خداے را بندگان باشند
کہ ہم در دنیا چشم دل بینند وہیں چشمے کہ بروے است
چشم منعکس میشود چشم دل سیکرد وہمہیں چشم می بینند - در
فتاویٰ سراجی است سر دیت اللہ فی المناہج ایزتہ
وانچہ مردم در خواب می بینند آنکہ چشم دل می بینند ہمہیں منعکس
میشود و در دل ہم چیزے را بخواب می بینند - و عقیدہ فظنی
است روا باشد خدا را در خواب بنید زیر اچہ سلف صالح
خدا را در خواب دیدہ اند - اکنون بدانکہ این خواب کہ
کہ در دنیا دیدہ اند انچہ نیست کہ انچہ چیزے دیگر
بینند و فردا چیزے دیگر زیر اچہ صفت باری است
لا یتغیر فی ذاتہ ولا فی صفاتہ ولا فی اسمائہ
بجد و ثاکوان و اختلاف الزمان پس ثابت
شد کہ طالب صادق و مشتاق وائق جمال حضرت سبحانہ تعالیٰ
بلا کیف و کیفیتہ در دنیا بینند - یکے اندیشہ باید کرد کہ

سلف صالح و مشائخ طبقات خانماں برباد کردند یا دیہا
گرفتند و از خلق بکلی غزلت داشتند و چہل گان روز و یگان
ماہ گرد طعام و آب نگشتہ اند و صمت و سکوت را ملازم
حال خود کردہ اند و در ذکر و مراقبہ غرق ماندہ اند ایام
برائے چہ بود برائے این قدر چندیں بر چہ کنند... بلے
ایں را چندیں بالا کشیدن و مشقت دیدن چہ حاجت
است نہ آنکہ طلب نقدے و انگیر دل ایشان شدہ است

۳۲۔ شیخ ابو بکر کلابادی علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب تعریف
میں مسئلہ رویت کے متعلق لکھا ہے لہٰذا ھب الی ان اللہ مری بالصبر
فی الدنیا الا انہ ذمۃ قلیلۃ من المتصوفہ لا یعبأ بہم حضرت
شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرجع البحرین میں یہ
عبارت نقل کی ہے اور اس کا ترجمہ لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:

”میکہ سید کہ سالک این راہ بجائے رسد کہ بصرو بصیرت
یکے گرد و دوا ظاہر باطن یکے رنگ شود و امتیاز صورت
و معنی از میان برافتد آن زمان خواہ بگوید کہ بدیدہ دل
می بینم یا بچشم سر۔ حاصل ہر دو عبارت یکے است
اللہ اعلم کہ این چہ اشارات است کہ ایشان میکندند
حقیقت حال را ایشان دانند کہ گفتہ اند و دریافتہ۔
ولیکن چنین دانم کہ وجو این مرتبہ بس عزیز و نادر است

بیجہ بجز اعتقاد مذہب اہل وحدت و جو و تکمیل معنی تو میر
 و ہم سخنان ایشان سخن میگویی یا بقدرے از صفای ذکر
 و روشنائی باطن کہ بہم رسیدہ و رشائشہ از منبع حلال انصاف
 یافتہ ادعا نمایند اینہا آسان است و لے آنکہ سخن بغلبہ
 قہرمان حال و سطوت سلطان وقت برآید از تاثیرے
 دیگر: غرتے دیگر است۔ و با وجود آن حق همان است
 کہ کاشقان سر حقیقت و متوطنان مقام ملکین کہ قوت فرات
 علم و مال ایشان با عدال حقیق رسیدہ است مہمین و
 رقیب احوال و تنانات نشسته قرار دادہ اند۔ از شیخ ما
 غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی
 رضی اللہ عنہ منقول است کہ مریدے از مرید ایشان
 دعوی کرد کہ من خدا را بچشم سری بینم این حکایت چون
 بحضرت و۔۔ رسید منع کرد و زجر نمود تا ازاں منقول
 دم نزند و اینچنین نگویید گفتند زجر نصیحت بابے دیگر است
 سوال ازاں است کہ وے دریں دعوی محق است یا بطل
 فرمود محق مشتبه است او بہ دریافت خود راست میگوید
 ولیکن اورا در اطلاق بر حقیقت حال اشتباہ شدہ است
 و سرکار در یافتہ وے حقیقت را بچشم بعید دیدہ است
 و از بصیرت و۔۔ وز نے بجانب دور و۔۔ کشادہ

و حقیقت انصوبے برعسرت قفا و کمان برو کہ مگر یہ بیوقوف
 مَسْجُ الْبَحْرَيْنِ يَلْقَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ایں
 کلمہ ازان حضرت گفتن بود و حاضران را بصعقہ و سحر افتاد
 و دیوانہ شدن و راہ صحرانگرفتن سخن کہ از معیت بر آید
 ویرا ایں تاثیر است و حکایت ادعائی ہماں حال دارد کہ
 و یقرن القرآن و لایجا و زعن حناجرہم
 حضرت مخدوم نے رویت باری تعالیٰ کے مسئلہ پر ایک رسالہ لکھا
 اس میں تعرف کی اسی عبارت کی جانب جو اوپر لکھی گئی اشارہ کر کے
 فرماتے ہیں :-

شیخ ابوبکر کلابادی بمبالغہ اکار و ارد کہ در دنیا نہ لفظ ہر باطن
 رویت بود محمد یوسف حسینی میگوید یعلہ اللہ من ان
 طائفہ را دیدہ ام کہ ایشان یک ساعتہ از دیدار او محروم
 نمازہ اند

فرق مراتب یہاں صاف نظر آتا ہے ۔ آمنا و صدقنا انک الرسول
 فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ اَوْفَوْا كُلَّ ذِي عِلْمٍ عَلَیْہِ حضرت محدث
 دہلوی نے نہایت صحیح لکھا ہے کہ

چنین وانتم وجود ایں مرتبہ بس عزیز و نادر است ” سچ ہے ۔
 ایں دولت سرمد ہمہ گس راند ہند

۳۳۔ حضرت مخدوم سید محمد حسینی کیسودراز قدس اللہ سرہ العزیز

کی کتاب خاتمہ اور انجی نبض دوسری تصانیف سے اخذ کر کے میں نے جو کچھ اوپر لکھا ہے اُس سے ایک حد تک معلوم ہو سکے گا کہ تصوف کیا ہے اور صوفی کسے کہتے ہیں۔ صوفیوں کا کوئی علیحدہ مذہب و ملت اور ان کا کوئی علیحدہ فرقہ نہیں ہے بلکہ اہل سنت کی ایک جماعت ہے جس کا مطمح نظر یہ ہے کہ کتاب و سنت کے ہر جزئیات پر قولاً و فعلاً و حالاً عمل کیا جائے اور ریاضت اور مجاہدہ کر کے دنیا کی محبت اور خلق کے تعلقات کو دل سے کامل طور پر دور کر دیا جائے اور خواہشات و جذبات نفسانی پر بدرجہ اتم غلبہ حاصل کر کے انکو مغہور و مغلوب کیا جائے تاکہ صوفی طالب کا دل تمام تعلقات کی کشائتوں اور غلاظتوں سے پاک و صاف ہو کر محبت اور عشق الہی سے معمور ہونے کی صلاحیت پیدا کر سکے۔ انسان کی خلقت کا مدعا عبادات الہی کا سجالانا اور معرفت الہی کا حاصل کرنا ہے۔ صوفی غریمیت کے ساتھ ہر وقت اور ہر لحظہ اور ہر آن عبادت الہی میں متغرق ہو کر اور بمقتضائے **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَآتَوْا الْحَقَّ** کونین سے منہ موڑ کر اور عاصمی اللہ سے بالکل منقطع ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کی محبت میں فانی اور تہلک ہو جاتا ہے اور تقرب کے اعلیٰ و ارفع مقام پر ترقی کر جاتا ہے۔ اکابر صوفیہ اوس مقدس جماعت میں شریک ہیں جن کی شان میں حدیث قدسی وار ہے **بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ** اور یہ وہ لوگ ہیں جو **وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ** **أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ** کی گروہ کے رکن کہیں ہیں۔ اُنکے لئے

بشارت ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبَّنَا اللّٰهُ نَعْرِ اَسْتَقَامُوْا اِنْ (سورہ نعلت)
 رکوع ۴، اور اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَآخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
 الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يُنْفِقُوْنَ ۚ هُمْ اَلْبَشَرُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ
 (سورہ یونس رکوع ۷)۔

۳۴۔ امام المحدثین حافظ الحدیث ابو نعیم اصبہانی علیہ الرحمۃ کی تصانیف
 میں حلیۃ الاولیاء شہو تصنیف ہے (فی الحال مصر میں چھپ رہی ہے
 اور نصف کے قریب طبع ہو چکی ہے)۔ یہ اس قدر بلند پایہ اور مستقبل
 کتاب ہے کہ بستان المحدثین میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اوس کے متعلق لکھا ہے ”

”اَزْ نَوَادِرِ کُتُبِ اَوْ (یعنی محدث ابو نعیم) کتاب حلیۃ الاولیاء
 است کہ نظیر آن در اسلام تصنیف نشدہ۔۔۔ کتاب
 حلیۃ الاولیاء در حضور او آنقدر اشہرت و روان پیدا کرد کہ
 در نیشاپور بچہا صد دینار خرید شدہ۔۔“

جیسا کہ اس کتاب کے نام سے ظاہر ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس میں
 تصوف اور کبرائے صوفیہ کا ذکر کیا ہے اور صوفیوں میں سب سے
 پہلا طبقہ اجلہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا قرار دیا ہے اور سب سے پہلے
 افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق
 رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

۳۵۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مرجع البحرین

میں لکھتے ہیں :-

گمان نبرند کہ طریقہ تصوف مخالف مذہب سنت و جماعت است و صوفیہ
فرقہ دیگر اند و راسے ایں فرقہ نابہ حاشا و کلام خاصہ و خلاصہ ایں ملت اقوم
محققین صوفیہ اند کہ در ظاہر و باطن مقتبسان انوار سنت و مکاشفان ہنر
اند و در سلوک طریقہ اتباع عملاً و عملاً و اختیار عزالت ظاہر و باطناً و تحقیق
معنی صدق و اخلاص و معرفت مکاشف نفس و ذوق و رع و تہذیب اخلاق و
تقصیب باطن ہرچ کس از ایشان پیش نکرده و آنچه ایشان از اعمال و اخلاق
و احوال و مقامات و مواجید و افول و زکات و اشارات و سایر کمالات

دست داوہ ہرچ فرقہ دیگر راندادہ

۳۶ - حقیقت تو وہ ہے جو بیان کی گئی لیکن تصوف اور گوشہ نشینوں اور صوفی

و مریجان صوفیوں کے متعلق لوگ عجیب عجیب خیالات ظاہر کرتے رہتے ہیں کچھ لوگ
کہتے ہیں کہ صوفیوں نے اپنے اذکار و اشغال کو جوگیوں کے اعمال سے اخذ کیا ہے مثلاً

ایک کو دوسرے سے کہتے تھے کہ : ”ور کا بھی تعلق نہیں ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰی

وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الْأَعْمٰی وَالْبَصِيرُ“ زمانہ مال کے مدعی اور ”رِسْرِجْ

و تحقیق کی ایک جماعت کہتی ہے کہ لفظ تصوف یونانی لفظ قاموس ہے لیکن

لیکن اگر عربی ہوتا تو ”تسوف“ حرف ”س“ سے ہوتا نہ کہ ”تصوف“ ”ص“ سے

جسے فلسفہ سفسطہ موسیقی وغیرہ یونانی زبان میں حرف ”ص“ کہا ہے۔ کچھ لوگ

کہتے ہیں کہ آج کل کی تہیو سونی اور اسلام کا تصوف ایک ہی چیز نہیں بعض کہتے ہیں کہ

تصوف فلسفہ الہیات ہے جس پر مذہب کا رنگ چڑھ دیا گیا ہے۔ بعض یونانیوں کے

فلسفہ اشراق اور مسلمانوں کے تصوف کو بلکہ ہندوؤں کے ویدانت اور تصوف کو ایک چیز خیال کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ہذہ المہفوات۔ بلکہ جس چیز کا علم نہیں ہے اس میں خواہ مخواہ دخل دینے کی سخت ممانعت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا۔ صوفیوں کا مقصد و تقرب الی اللہ ہے اور وہ کتاب و سنت کی اتباع پر منحصر ہے حضرت مخدوم خاتمہ میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ کے سوا وصول الی اللہ کی تمام راہیں مردود کر دی گئی ہیں دوسری جگہ (صفحہ ۸۲) فقرہ (۱۲۳) فرماتے ہیں۔

بعضے طالبان دیوانگی کردہ اندمولہ شدہ اند قلندر شدہ اند بہمن و جوگی و بہرہ شدہ اند مگر جائے یا بندہ مطلوب و حجب غیرت و متق عزت محتجب است بدینہا کسے نیافتہ است مگر دران رہ کہ پیر فرمود و بیغما مبر برد۔

ایک اور جگہ بھی یہی فرمایا ہے اور یہ صراحت کی ہے کہ پیر وہی حکم دیتا ہے جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اور ان کے احکام کی تفسیر بھی کر دیا کرتا ہے تاکہ طالب اچھی طرح سمجھ جائے حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے۔
 کہ سعدی پندار را در صفا ہے تو ان رفت جز پر پے مصطفیٰ

۳۷۔ حضرت مخدوم کی تقریباً سب تصنیفیں نہایت سلیس اور اُس وقت کی عام فہم فارسی میں لکھی گئی ہیں عبارت آرائی کہیں نہیں کی گئی ہے اُس وقت کے محاورات اور روزمرہ اُن کی کتابوں میں عموماً پائے جاتے ہیں مثلاً نشست

اور نشیند کے بجائے شستن اور شیند

۳۸۔ حضرت مخدوم نے خاتمہ میں کہیں کہیں کسی واقعہ کی جانب صرف اشارہ کر دیا ہے اور اس واقعہ کی صراحت نہیں فرمائی ہے۔ میں نے حضرت مخدوم کی دوسری تصانیف سے اور بعض دوسری کتابوں سے اخذ کر کے اوں واقعات کو لکھا ہے اور اس کتاب کے آخر میں بطور تعلیقات کے شریک کر دیا ہے۔

۳۹۔ اس کتاب کو حضرت مخدوم نے ابواب اور فصول میں تقسیم نہیں کیا ہے بلکہ اس کو مسلسل لکھا ہے اور جو مضمون جہاں خیال آیا وہاں لکھ دیا ہے۔ ناظرین کی سہولت کے لئے یہ کتاب کے مضامین کو فقرہ فقرہ علیحدہ کر دیا ہے اور فقرہ نمبر از اول تا آخر مسلسل دیدے ہیں اور مضامین کی ایک مکمل فہرست مرتب کر کے آخر میں شریک کر دی ہے اسید یہ کہ مضامین کی تلاش میں ایک حد تک سہولت ہو جائیگی۔

۴۰۔ خاتمہ کے تیس قلمی نسخے مجھے دستیاب ہوئے۔ ایک نسخہ عہدہ آکا لکھا ہوا ہے۔ دوسرے اور تیسرے نسخوں پر نہ کتابت درج نہیں ہے لیکن وہ دونوں نسخہ کے کچھ ہی بعد کے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ان تین نسخوں کے باہر اگر مقابلہ سے تصحیح کی گئی اور تصحیح میں کہیں کہیں کتب خانہ آصفیہ کے قلمی نسخوں سے بھی مدد لی گئی۔

۴۱۔ اس کتاب مستطاب کی تصحیح نہایت محنت اور جانفشانی سے کی گئی اور اب وہ طبع ہو چکی اور شایع بھی کی جا رہی ہے لیکن مجھ سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ اس محنت اور جانفشانی اور وقت کے صرف کرنے سے حاصل اور اس قسم کی کتاب کی طباعت و اشاعت سے منفعت کیا ہے؟ زمانہ مادیت سے لبریز ہو چکا ہے اس وقت کتنے ایسے ہونگے جو اس قسم کی کتابوں کی جانب متوجہ ہو کر اون سے منفعت

حاصل کر سکیں گے؛ اس کتاب کی زبان بھی فارسی ہے جو ملک ہند سے تقریباً ہندس
ہو چکی ہے کتنے ایسے موجود ہیں جن کو اس زبان سے دلچسپی باقی ہے؛ جب یہ حالت
ہے تو فارسی زبان کی اس نصوص کی کتاب کی اشاعت سے فائدہ کیا؟ اعتراض
بالکل صحیح ہے۔ خیر القرون کے بعد زمانہ جوں جوں گزرتا گیا اپنے سابق کے زمانہ
کی بہ نسبت خیر و برکت دینی میں گرتا ہی گیا۔ ترجمہ ادب المریدیں کے ویسا ہی خود
حضرت مخدوم نے اپنے زمانہ کے متعلق نہایت پروردگار الفاظ میں رنج و غم کا اظہار
کیا ہے۔ فرماتے ہیں:-

زمانہ آخراست تاریخ ہجرت ہشصد و سینوہ رسید اللہ اعلم سپس
آں باشد ہم کسے قدمی در سلوک ہند و طلب وصول خداوند سبحانہ و رب
افتد و بہ اسباب وصول مباشرت شود۔ ایام فتنہ و محاسن است ملاقات
قیامت خروج و جلال طلوع آفتاب از مغرب باشد و خلق تو بشنود
ظہور اداتہ الارض پیدا گردد و ذہول عیسیٰ روئے نماید۔ اکنون طالب کہ
سلوک کر مرشد کہ روندہ کہ۔ اللہ اللہ اللہ کار بجائے است من کہ
اقل و ارزل میں طائفہ باشند و ہم گویند شاید ختم این کار برین نمیشود۔
نیک فسون کہ ہر دم ہزار با فست و نیک و نیک کہ ہر دم ہزار بار درین
شیخ مصنف (یعنی حضرت ابوالخیر سہروردی مصنف کتاب الدلائل)
از زمانہ خویش نالید و اذان زمانہ چہار صد سال گذشتہ باشد اکنون ہما
چہ رسد بنیاد کا زخواب شدہ است در ہا برستہ اند جزیک شرف
باقی نماید است تا کہ انکم بخت باشد کہ بہم شقت و محنت در ان شرف

درآید و دران خانہ نزول کند۔ ہاں وہاں گوشوارہ من چند سنجے رات ترجمہ نکتم
یہ کجمل کسے ازین نصیبہ گیر و متعینا باشد نہ فریق شفیق و بالاجابت مدبر و حقیق

حضرت مخدوم نے اپنے زمانہ کی شکایت کی ہے اس کے مقابلہ میں آج
سارے پانسو سال کے بعد کے زمانہ کو کیا کہا جائے۔ تاہم جیسا کہ اوغھوں نے

فرمایا

”من سنجے رات ترجمہ میکنم کجمل کسے ازین نصیبہ گیر“

میں نے بھی اس کتاب خاتمہ کی تصحیح، مباحث اور اشاعت میں
محنت کی اور مشقت اٹھائی اور وقت صرف کیا صرف اس خیال سے
کہ یہ نہایت مفید کتاب تلف ہونے سے بچ جائے اور چونکہ میدان سن کا
فیض منقطع نہیں ہوا ہے شاید کہ کسی کو اس کتاب کے مطالعہ اور اس پر
عمل کرنے کی توفیق ہو وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

سید عطا حسین

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ہجری

لنگم پل۔ حمید آباد دکن

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا
تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَالْبَشْرُ إِلَّا جَنَّةٌ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ هُ مِنْ
أُولَئِكَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَكَلَّمَ فِيهِمَا مَا تَشَاءُ
أَنفُسُكُمْ وَكَلَّمَ فِيهِمَا مَآثِرَ عَوْنٍ هُ نَزَّاهِينَ عِفْوَراً كَثِيراً

خاتمة ترجمہ آداب المریدین

المعشر و بک

خاتمة

تصنیف حضرت قدوة السالکین بدة العارفين امام الواصلین شاہباز بلند
لامکان غواص بحر عشق و عرفان قطب الاقطاب خواجہ
صدا الدین ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو راز بند نواز چشتی مدظلہ العالی
بہ تصحیح

حافظ مولوی عطیہ حسین صاحب ام۔ اے ای۔ ای نظم تمیز اوطیفہ باب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دوام وضو و تکبیر
برائے فرض و ایضا
در تعاطی چاه

(۱) از رسوم مستمره و عادت ملتمسه دوام وضو است۔ عوام و خواص ایشان بے وضو نباشند مگر در حالت مرض یا عرض کہ از روئے حکمت استعمال آب زیانکار آید۔ و دیگر اهتمام دارند برائے هر فرضیه را تجدید وضو شود۔ و اهتمام دارند بریں کہ مقام در کنارہ آب رواں کنند یا جوئے یا حوضے و اگر بضورت احتیاج بے آب چاه باشد آں چاه را احتیاط بسیار کنند کہ فش و غلین کسے براں چاه نیاید و آنکہ پا برهنه و پیاده گردد بے پاشستن بر سر چاه گذارند و بر سر چاه جائے بلندے باشد و لو آنجا بدارند یا آویخته بر سر چاه باشد۔ و تن چاه را بستند دارند تلبیخ آں زانغے و غلبه ازانے و غیر آں نیست۔

و مکرر دن

(۲) و در استعمال طهارت و وضو بہ نسبت مردم دیگر استعمال آب بیشتر باشد برائے احتیاط تطہیر را۔ و یکے ایستاده ایشان را وضو کنند ہر چند کہ اشک و عمل میشود ایشان میخواہند دیگرے ہم شواب رسد۔ و دیگر مردم ہا کہ مزاج اندھوم دوام و تقلیل طعام ملازم حال ایشانست ابرقی پر کہ درو مقدار دوسہ آوند آب گنجد برداشتن آں برایشان دشوار باشد و آنکہ دیگرے آب

مسک و وضو

انداز و احتیاط در تطہیر بیشتر میشود۔ و بیچ وضوئے بے استعمال سواک نباشد۔
و شرط کار ایشانت ہرگز زبان و دل را بیکار ندارند و اس وقتے کہ ایشاں را
بیکاری گزر و بلائے در وقت ایشاں باشد۔

سنت الفجر و فرائض
پہل وقت و کند

سنت نماز عصر

(۳) و بعد ہر وضوئے اولے شکر وضو نمایند۔ و البتہ فرائض پہ اول وقت
اداکند و در سنت نماز دیگر آنچنان اہتمام نمایند کہ گماں رود کہ مگر موکہ است
و اگر بسبب دریافت جماعت سنت فوت شود بعد ازاں بخلو تے بگذارند و اگر
نخست چہرہ کافی میسر نیاید بدو کافی اختصار کنند۔

بعد وضو خنپند

چون از خواب بیدار
شوند

و وضو کنند

(۴) و ہرگز بے وضو خنپند و اگر از خواب بیدار شوند تجدید وضو کنند و و گمانہ
بگذارند بعد ازاں خنپند۔
(۵) و بعد صبح و میدان تا تاریکی شب باشد نفلے کہ ازاں شب باقی ماندہ باشد
بدان وقت ادا کنند۔

و نماز فطر و تراویح

اختصار بہ

حضور نماز فطر

(۶) و البتہ در قرات فريضہ چنانچہ فجر و خفتن و مغرب قرات بہ اختصار باشد
و آنکہ طول مفصل و اواسط مفصل و قصار مفصل گفتہ اند خود ہماں باید ادا حضور دل
ایشانرا ہم تراز حجاب کارہاست اگر طول قرات شود بحتمیل بشریتے مزاجم گردد و
یہ مختل حاجتے ہم در پیش باشد و حضور مزاجمت نہاند۔ و دیگر نماز معانی قرآن در
خاطر گزرایندن ایشاں ایں را شستہ دل و تفرقہ حضور نہاند۔ دل را بیکہ خطہ
داشتن بدینچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارت کردہ است و اعبدا
و یک کا ناک ترا کا بہترین کار باشد۔

و تہذیب و تہذیب

(۷) و مراقبہ را از کثرت نوافل غنیمت دارند و ہر چہ بدوق و راحت و سستی

حضور رہو

ہاں بہتر باشد و حضور و ضوایشان اینست در اعتدال ہر عضوے القالے
و انفضالے تصور کنند۔

بہتر ہو برآں ہر فیض
و متصل ہونا حضور و ضو
ایستادہ ہو کر

(۸) و اگر ایشان از روزے برائے ہر فریضہ غلے میسرایند رہکار و چنانچہ
وضو کنند ریل آں خواہند کہ در فریضہ شروع کنند غسل جز بشکر و وضو و سنت نباشد
(۹) و البتہ جامہ باشد وقت و ضو بر سینہ دارند و استینہا پیچیدہ از
آرغ بلند تر کنند تا قطرات آب و ضو بر جامہ نیفتد۔ دریں باب اختلاف علماء
امام عظیم رضی اللہ عنہ فرماید بخمس کما نزال من العضو و بعد از آنکہ وضو
کنند بخیزند جامہ باشد کہ بدال تحفیف اعضا بکنند۔ و چوں خواہند در خلا و ملا
عامہ را گرد آورند طاقیہ را از سر دو کنند بلکہ دستار ہم از سر فرو آورند و جامہ دیگر
در سر بچپند و اہتمام دارند کہ در وقت وضو سخن با کسے نزنند الا بضاعت
طہرات علیہم و در خلا ہم خالی از حضور نباشند یا حضور ایشان چنان غلبہ
کرده است کہ دل را از ازل باز آورند میسر نیست و آں حضور ضروری وقت ایشان
است یا حضور کی کہ لایق آں موضع است و فکرے و اندیشہ کہ لایق آں مقام است
از ازل خالی نباشند اقل ایں قدر باشد و اں حال خود را از جلا نامی مکتوبہ
و خوار تر تصور کنند و کون و فساد و اں حال بدل دارند۔

قید و کد کہ نگویند
وضو کی ہر قدر خفا

(۱۰) و البتہ رعایت قیلو کہ کنند اگر چه مجبور است راحت باشد۔ خواہن کہ غسل
سرو الغریزہ گفتہ است ہر صوفی را کہ بینی قیلو نہ میکند تو بد آنکہ ہمہ شب میخسپد
آں بیداری کہ او در شب کند بے قیلو کہ آں بحساب خواب باشد۔ و بعضے کہ
ہمہ شب بیدار اند البتہ نہ غلطیدہ اندیک غنودنی سبکہ پیش از اشراق کنند

بہتر ہو غنودنی بے
چنان از شرک یا بجا
و بہر حال قبل از
فریضہ بفر

آورد اداۓ وظائف ثقلے نہ باشد و موجب ملائت نہ بود۔ و بعضے بعد میدن صبح یک غنودگی کنند آنرا کہ اعتقاد باشد کہ سحاب فریضۂ اوفوت نشود۔ و آری مصلحت باشد کہ ہمیشہ بیدار بود و صبح در بیداری و دندانزکی و زردی و رخسار و در پیشانی او باشد مردمان آنرا بضیاء و نور نسبت کنند و چشمہا البتہ غلط بود بدین صورت جمالے در روے باشد ایشان ازین احتراز کنند۔

شب را سه حصه کنند

(۱۱) شب را سه حصہ کنند۔ یک حصہ در او را دو وظائفی کہ در شب آمدہ است یک حصہ خواب گزرا نند باقی دیگر در ذکر و مراقبہ رو۔ میان آن ہر دو ہر چہ اورا ذوق بیشتر باشد در آن اہتمام بیشتر کنند۔

و تالیف خوش پس
عمدیہ چہ چہ چہ چہ
تعبیر

(۱۲) و آنچه شب و روز ہر چہ از وقائع پیش آید پیش کئے گویند گزیش پیر یا آنکہ او بجائے پیر است۔ و البتہ جو بیان تعبیر نباشد حوالہ برو کنند کہ پیش او میگذرانند اگر او تعبیر کند مصلحت در آن باب است و اگر نکند مصلحت در آنست و گفتاں زیانکار وقت او باشد نفس را شربے بود و قایل کم شود و بعضے را خود بکلی رود و آن دیدن دشیندن را در واقعہ بدین مثال تصور کنند۔ چنانکہ شخصے در مقامے میرود و در رہ در خمے ہست کہ ہے ہست سنگر زیر ہاست کہے جو یکے ہست۔ آن دیدنہا چنانچہ نورے و نارے یا نداے ہا تفسے ہست یا مھے یا آفتابے و ستارہ یا رویت صور مشنخ و غیر آن ہمہ بر حساب شمردن (۱۳) اول وقت از خواندن فی و گذاردنی خالی نباشد۔ در ورودے و

اول وقت از او را
خالی نباشد

ادعیہ و سورتے کہ از وظائف اوست چنانچہ بعد فراغت اینست۔ چون از آن فارغ شود وقت بتلاوت بگذرانند و اگر مطالعہ سلوکے باشد یا از حکایت

نماز چاشت

مشائخ بودہ ہمہ شاید آنکہ چاشت فراخ شود کہ ہوا نسبت گرمی برد۔ بعضے چاشت راستہ تم میکنند۔ چہارگانی اول متصل اشراق گزارند۔ چہارگانی دوم و تیسرے کہ چاشت فراخ شود و چہارگانی سیم نزدیک بزوال بود، ہینچاں نماید کہ وقت مکروہ گزارده است۔

وقت نیکو کردن

(۱۴) و قیلوباید تا زوال شود اگر یک دو طاسے بلکہ سہ چہارے زیادہ گذرد ہمہ شاید زیر اچہ برال معاونت برشب بیدارست۔ بعد از تجدید وضو و اوراد دو گانہ فی زوال گزارند۔ بعد از ازل یا تلاوت کنند یا مراقبہ شوند۔ اگر مزاحمت آئندہ است تلاوت کنند و اگر نہ حالت مراقبہ بہترین حال است۔

نماز زوال

(۱۵) و اہتمام دارند کہ نمازے را اول وقت ادا کنند خصوص فجر و عصر را زیرا چہ بعد از ایں دو نماز ورودے مخصوص دارند پیش از طلوع و پیش از غروب سجا آوردہ شود

اہتمام اندک نماز را اول وقت ادا کنند خصوص فجر و عصر

(۱۶) و ہر وقتے مرحوبے را غنیمت شمرند۔ گویند وقتے است کہ در ایں وقت البتہ رخواست نباشد ہر چہ از خداے تعالیٰ انجا انہد بیا بند۔ و ایں وقت بعضے گویند قبل طلوع صبح است۔ و بعضے گویند عند طلوع بوقتہ۔ و بعضے گویند میان سنت و فریضہ فجر۔ و بعضے گویند بعد اوائی فریضہ فجر تا طلوع آفتاب۔ و بعضے گویند ایں وقت چاشت است۔ و بعضے گویند وقت فی زوال است۔ و بعضے گویند بعد از ادا ای نماز پیشین است کہ ایں را بین الصلوتین گویند۔ و بعضے گویند بعد اوائی عصر حتی الغروب۔ و بعضے گویند بعد از مغرب تا وقت عشا۔ و بعضے گویند

اوقات مرحوبہ را غنیمت شمرند تفصیل اوقات مرحوبہ

نیم شب۔ و بعضے گویند آخر شب۔ قبیل صبح گفتہ اند۔ ہم بنا بریں ہیچ وقتے
صوفیان ضایع نگذاشتہ اند البتہ بعدے و شغلے و بصلوتے و ذکرے و مراقبہ
مشغول ماندہ اند۔ و اس شب قدر کہ مردم سرگراں آں وقت اند آں وقت ہر
روزے و ہر شبے است کہ نام یکجنت باشد کہ اوراک آں وقت کند۔

اوقات مکرمہ
در عایت آں
وقت شریف

(۱۷) و بسیارے از صوفیان اوقات مکرمہ را رعایت کردہ اند و ہم بدلتو
بشغلے عظیم مشغول ماندہ اند چنانچہ صلوٰۃ و مراقبہ۔ ایثار چنیں گویند کہ فقیہ
میگوید کہ آں وقت غضب اللہ است ایں دوستان خدا چنیں گویند وقت
غضب ایں تقاضا کند کہ عبادتے و بکار طاعتے مشغول شوند۔ چہ میگوی اگر
خداوندے بر سکینے غضب کند یا خداوند را در حالت غضب بیند آنگہ بعجز
زاری و باطاعت پیش آید تا تسکین نوان غضب او نشود۔ ایں ہم گویند کہ
عاشق و محب محل و غیر محل نہ بیند مہوارہ و در جست و جو باشد۔ چنیں ہم فرماید
کہ محبوب را در حالت لطف جمالے و بکرامت و در حالت غضب حسنے و کبر
چوں نباشد کہ تو مبتلاے ترکے عیارہ خول خوارہ باشی و او در غضب خود
بر سمندے سوار بودہ دستار را کتر کردہ و جہد بر آں بیجا بیند سنانے بدست
گرفتہ سوے تو نماز آں رمح را بمنح و عطاے خویش بر سینہ ات گزارد آنگہ تو
سینہ را سپر سازی یا نہ و آں ہیأت ترا ستانہ کند یا نہ ایں نظارہ مینماید
تا او در غضب نباشد و قصد جال تو نکند و ایں ہم گویند کہ فقیہان میگویند کہ
ایں وقتے است کہ شرکان شیطان را پرستند آنگہ تو چہ میگوئی علی سر غر
الف اعداء الدین و عکس خوبات ایں شیاطین مار بے لعین را

تاخیر در نماز و غنا
تا نصف شب

پرتیمم مخالفت دشمن دوست و عکس کردن کار او نشان محبت است۔
(۱۸) و بعضے صوفیان گاہ گاہے نماز خفتن را تاخیر کنند تا نیم شب کہ آن وقت مستحب است و چندیں بریں موافق شوند تا نیم شب بر خیزند تجدید و جنو کنند و بہ نشاط تمام فریضہ بگذارند و آنچہ از نماز شام بگذارد من از دیگر بگذارد بین الصلواتین باز در گزاردن و خواندن گذشتہ است تا آنکہ وقت نماز خفتن بحال شد ثقلاً و طبیعت شد گرانی در مزاج افتاد و سبب آن چند طایفے بخلطند استراحتے شود و اندک خوابے آید بعد از آن بخیزند تجدید و ضو کنند و نشاط تمام فریضہ و نوافلے کہ در آخر شب است و ذکرے و مراقبہ کہ مہو و وارند بدوق تمام ادا شود۔

غایب و بیداری
و مشغولیت

(۱۹) بیداری سپاس باشد و خفتن یک پاس و بعضے چنین ہم کنند از اول وقت نماز و دیگر تا ادائی نماز خفتن با جمیع نوافل ال سخن گویند و افطار نکنند بجز قطوآبے و بعد از نماز خفتن افطار صوم باشد و بعضے تا سحر و ادائی نوافل و وظائف و ادعیہ چندان مشغول نباشند کہ در ذکر و مراقبہ خلل شود و آنکہ ہمیشہ شب قرآن خوانست زنا ختم شود و نیکو کاریست این اما بخصصۃ و قسمۃ باید کرد و مراقبہ اعمال المشاغل است۔

از قیام و غفلت
صوفیان با استقامت
و کثرت اعمال خود اکتفا
نہاں

(۲۰) و صوفیان را نہاں شد بدین التفاتے کہ بہ استقامتے کوشند یعنی اگر حججہ است نفلے مگر از یکم کہ بدان شہرت است یا مردمان چہ گویند کہ نمود و خلق میکنند۔ نظرم و متعبد ازین ہر دو منقطع است۔ صوفیان چنین گویند ہر کہ عبادتے برائے شہرت کند او کافر است و ہر کہ ترک آرد او سبب خلق

او مرائی و منافق بود.

ذکر مراقبه و مراقبه
و در حال

(۲۱) و اگر ذکر و مراقبه غلبه کند وظیفه وقتی را بدان ترک نیازند و البته عمل ایشان برین باشد. مراقبه را در جمیع احوال بعمل دارند اگر در ذکر است مراقبه بر آن منظم کنند و در نماز کذاک سخن در آنست اگر میخورند و اگر ره میروند و اگر در حکایت اندیا در صرف امور بشری و دیگر اندیشه مراقبه نباشند. و ذکر خفی بعضی همین مراقبه را گویند اگر چه باصطلاح ذکر ان ذکر خفی آنرا گویند که ذکر کسب دل میگویند چنانچه زبان قابل نیست ارکان ذکر را نکند اندیا ندارند.

در حقیقت وقت
معاذ خود

(۲۲) طعمایکد ایشان خوردن آبی که ایشان آشنامند در هر لقمه اقل این است تسبیح گویند. بعضی هر لقمه فاتحه تمام خوانند و این را عجیب و غریب بدانند اما در لقمه را بستند و گرد آرد و بخناید و فرو برد فاتحه خوانده شود. و آنکه گویند در هر لقمه تمام قرآن خوانند آن داخل خوارق است از عمل عامان بیرون است.

نماز واجب
خواب نمی چسبند

(۲۳) و تبحر گرفته اند لفظ بعد نوم۱ و نوم۲ بین لفظین لفظ۱ بین النومین یعنی خسپ بیدار شود بعد از آن نماز گذارد و تا سحر بیدار ماند این لفظ۲ بعد نوم۳ او نوم۴ بین لفظین است. او لفظ۲ بین النومین یعنی بیدار بود و خفت بیدار شد نماز گذارد و باز خفت. و آنکه همه شب بیدار بود یا نصف شب اختیار کند و یا پاس آخرین. و نباید که صوفی غافل خسپ خواب او بهمانچه گفته اند اکلهم کالمرضی و نوهم کمنو الغرقى من دیدم سلطان محمد تعلق بعضی مردم را به شگاف کرده بود سر زیر پا بالا کرده او بخت ا در این چنان حالت ایشان را خواب آمده است. صوفی درومند طالب

خواب نباید از خواب
میفتد چنانچه آید

بے خویش و خوشیا و نہ خواب او بدیں مانند باشد ظالمے صوفی را بوجہم زندہ
دست و پا پریدہ انداختہ است در اں حالت اور خواب آمدہ است و احتلام
افتادہ است آب طلبید گفت بر اندام من بریزید کہ مرا احتلام افتادہ است آن ظالم
از ظلم پیشیاں شد گفت اگر ز ندیق بودے ایں اہتمام در غسل نہوے۔ و البتہ
صوفی کہ در خواب باشد باید کہ اور از وجود خبر بود مگر بسبب غرضے یا مرضے
اور از ہول پیش آمدہ باشد چنانچہ گفتہ اند تنہا و عینای و لاینا و قلبی و این
خبر مرفوع گویند۔ و آنکہ صوفی در خواب بیند و آنچه بحس باصرہ بیند و حس باصرہ
احتمال غلط باشد اما در خواب صوفی احتمال غلط نیست۔ بعضے عابد و قاصداً
بخشنند خود را بخواب دہند برائے ایں مصلحت تا ہر چہ خواہند بر آں مطلع شوند
تتا مراطر سلاخ شود۔ و بدیں سبب علما گفتہ اند کہ خداے تعالیٰ را در دنیا بخواب
بیند شاید خواب را بر بیداری ترجیح دہند چنانچہ جنید قدس سرہ کہ گفتہ است
خواب فعل اللہ است و فعل اللہ بغیر اختیاری است علی ہذا راجع باشد خواب
بر بیداری۔ با خداوے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ خفتہ ماند و فاطمہ رضی اللہ عنہا
ہم باوے خفتہ است جامہ از سینہ ہر دو جدا شدہ بود رسول علیہ السلام برائے
ایقظا ایشاں در وں آمد چشم بربہ الصلوۃ الصلوۃ گفت علی رضی اللہ عنہ
بیدار شد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ایں چہ خواب بود کہ نماز بیگاہ می شود
علی رضی اللہ عنہ فرمود ما را خپانید خفیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود
بنا خوشی و کان الانسان اکثر شئ بعد لا سخن جید کرار اکرم اللہ
و جبہ جوابے نبود لایبکی بدین کلام متعلق شد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در خواب من صوفی کہ
ادب ادا نہایت پویا
پریدہ انداختہ بود

باید کہ صوفی در خواب
از وجود خود خبر بود

بعضے صوفیان عابد
بخشنند تا ہر چہ خواہند
بر آں مطلع شوند

گمان نبوی لوندے غافل و کابل ہمہ شب خسید و ریں کلام ایشان را مدخلی نہ شد
لا حول ولا قوت الا باللہ سخن در بیدار راں حضرت میسرود کہ از حکم طبع بشری
بیرون آمدہ اند۔

ملاقات حضرت امیر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
واقع شد

(۲۴) اختلاف رود بعضے گویند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را
با خضر صلوات علیہ ملاقات بود بریں حکم چنین می آید کہ انہی است و بعضے گویند
نبود بریں و ہم میرود کہ ولی است از امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آنکہ
ابراہیم تمیمی رحمتہ اللہ سبعات عشر را از خضر صلوات اللہ علیہ روایت کند
و خضر صلوات علیہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنین گویند این ملاقات
روحانی بود و از رسول اللہ علیہ السلام مرویست لو کان الخضر حیا لہ لراہنی
بریں معنی اختلاف خیزد۔ سکندر برائے حفظ سدید جوج و ماجوج خضر صلوات
علیہ را دہشتہ بود و خضر علیہ السلام چند سال حافظ آل مقام بود و در انجیل
نبی شدن اللہ بر القاس خواب شد صد سال بخت چوں بیدار شد تفحص کرد
در نبی آخر زمان مبعوث شد یا نہ مہنوز۔ باو گفتمند مبعوث شد و تبلیغ رسالت
کرد و اثبات شریعت کرد و باز گشت۔ بریں مقال احتمال حدیث اثبات شود
لو کان الخضر حیا لہ لراہنی پس آنکہ شریعت بدور سید او انقیاد کرد۔

خداوند بن شد القاس
بریں خضر میں راہ

(۲۵) مقصود آنکہ شتم کہ خواب من اللہ القاس شود آن شخص خواص را بود
و قصہ اصحاب کہف ازاں مشہور تر است کہ ما بنشیتیم یصدو اند سال خفتند
و ایشان را گمان بود کہ یک ساعتی بود و صوفی را خپانند و از امور اخروی
تمہش نمایند کہ آن ہزار سال در بیداری احاطت نتوان کرد۔ مروید اردو کا

است و خفته بیکار در کار و او کار یا بد و خفته ازداد و دور و افکار فارغ باشد گفته اند
 زمانه باشد که قایم از ناشی بهتر قاعد از قایم بهتر مضطرب از قاعد بهتر یعنی نایم فعلی نه
 نظاره شود خواب فضلی دارد اگر لکن فی السمن الله بوده باشد و آنرا که خواب
 شیطانی گویند نباشد مگر اهل وسوسه و گرفتار موارا - اختتام اگر عارفان است
 بنایت شرف و فضل دارد و اگر عوام را است عقوبت صرفه خصوصاً طالب را -
 (۲۶) مرید بر آب بیداری بسیار اجتهاد کند طعام و آب کم کند خصوصاً
 شب را دل بیدار نشود تا تصفیه او کند و تصفیه او بجز پنج چیز نیست چنانچه
 بارها گفتم اگر زنده شد و جمالش بر تو تجلی کرد تو آئی که وصف تو در تحریر نگنجد -
 جنید رحمت الله که در شان اهل رحمت الله گفته است آسان سخن نیست -

مرید بر آب بیداری
 بسیار اجتهاد کند

طریقائے تعلیل طعام
 و آب

(۲۷) تعلیل طعام برین تدبیر است و هرگاه که ترا فرض کنیم هر روز غذا یکی است
 یک سیر نخود و انگ سبز و در پله بنده و غله دیگر در پله دیگر وزن کن خود یک دانه از آن
 که سنگ ساخته بیرونش هم برین صورت هر روزی از آن نخود غله که آنرا نمونہ
 ساخته یک دانه بیرون آورد و بقیه سی دانه شود و سال صد و شصت دانه شود و غیر
 غذا بچین در دم سنگ باز آید تعلیل درسته دست دهد و با قوت و بے مشقت
 بود هیچ قوتی از مینه کم نبود تعلیل آب کوزه مال مال بدست گیر مضغه کن بیرون
 انداز آخر از کوزه کچر فرو بر بحساب گوی تمام کوزه آب خوردی نفس بوم خوش
 دانست که تمام کوزه در تصرف من آمد کام و سینه و دل قوت آب گیرند خنک شوند
 و آن جرعه که تو خوردی برائے هضم طعام بسنده باشد - سپس آن جرعه که گفتم
 سالها بے طعام و آب توانی ماند و اگر خود این مکنی غرض بے طعام و آب حاصل شد

و آنکہ گویند برائے تغلیل طعام چوبے ترے را موزول بہہ سازند بہت تدبیر و لیکن
عنقریب آں خشک شود آں یک سیر را بود میاں چند روز نیم سیر باز آید ببنہ
ست شود ضعیف و لاغر نماید۔ و آنکہ گویند و مانے خورد پر کالہ از آں کم کند
بتدریج بہ اندک مدتے بہ نیم مان و بدانگے باز آید۔ بہت تدبیر اما بنہ ضعیف
و مر و لاغر شود۔ آب ہم پر مثال طعام نہادہ اند۔ جوگی کاسے از پوست کدو دارد
آں مقدار کہ غذائے اوست بدان شکش پر می شود، مالایش کند بخورد و کیفر بہر
نگ ساید چیرے از آں کم شود ہمہ بریں منوال ہر روزے آں کار کند میان
چند روزے یک کفے باز آید انہم نیکو تدبیر نیست۔

تدبیر سیرین علی

(۲۸) و آنکہ خواہد ملے کند نخست صوم دوام پیشہ ساز و چند روزے غذا
بعلوای خفتن کند ہمہ بریں طریق تا تا قبیل صبح افطار آرد۔ شبے انہم گذارد
بدیں تدبیری درست دست و دہد و روز یک شب کمی طی گیرند و شب سہ روز
طی باشند و ہر کہ کیر و زبے طعام تواند ماند سہ روز تواند ماند و ہر کہ سہ روز تواند ماند
دہ روز تواند ماند و ہر کہ دہ روز تواند ماند یک ماہ تواند ماند و ہر کہ یک ماہ تواند ماند
شش ماہ تواند ماند و ہر کہ شش ماہ تواند ماند یک سال تواند ماند و ہر کہ یک سال تواند
ماند ہمہ عمر تواند ماند۔ و آب ہم ہمیں حکم دارد۔ ایں تدبیر با است کہ گفتیم اگر طب
را غلبہ عشق و شوق باشد روز ماہ ما گذرد خبرش از طعام و آب رود
و در طبیعت و طبیعت او چنین دانند تا چہ بخورد و ابیت عندہا جی بطبعی
و بسقینی یک تاویل ہیں گفتہ اند۔ و ایں ہمہ کہ گفتیم تغلیل و ترک شہر
توام مینہ و قوت مشی۔ اگر ایں دست دہد۔ و اگر ایں دست نہ دہد ایں کار نیست

اور ترک آں باید کرد۔

یاد دل از خانہاں خود بر کن یا تمنائے عشق تکت کن

تو نہ مرد عشق باز می ما بروای خواجہ کار دیگر کن

و کسے چنین ہم باشد طعام خورد ہر طعامیکہ ہست اگر متعیش و گرم بودہ
باشد و مع نہ آب نخورد این را ہم تدبیرے ہست یکد و روزے او بر خود سخت

گیر دے آب مانند پس آں این ہم دست دہد۔ و البتہ تعقیل طعام و شراب
موجب تعقیل منام باشد و اینکه تعقیل چہا چیز گفتہ اند ہر یکے موجب تعقیل

دیگر لیست و گوئید و کس شخص پسند کیے آنکہ مبتلا بہ درد فراق و اندوہ ہسراں

بودہ باشد خواب گرد آں سوختہ درد مند نگردد۔ و دوم آنکہ بمقصد وصل رسیدہ

باشد بصر ہوا و اخذ لذت چنان مشغول است کہ او پیرامن خواب نگردد۔

و ہم چنین ہم گوئید اہل یقین را بیشتر خواب باشد کار آسودہ است رہ لبر

رسیدہ است مرد آرام و قرار آسیدہ است اضطرابے و از نعا جے نمادہ است

طلب درد و سوز رخت بر بستہ اند مرد و زوایہ فراغت اضطحابے کردہ است

ہر آئینہ بفرغت خستیدار آنچہ موجب بیداریش نمادہ است این چوئے

ہم خورد و اربابے حال سالہا بہ بیداری گذرانیدہ بلیقظہ متعاند نفس او شدہ

با ہمہ آرام و قرار خواب را باوے چہ کار کہ متعاند روزگار او نیست۔

(۲۹) گفتہ اند النور فی اللہ باللہ للہ من اللہ ای ہمہ اقسام محمود است

نوم عن اللہ نسبت بمنذرت برو آے اما غفل ہسم از و بدو شد
من اعراضا لہ باشد۔

تعقیل طعام و شراب
موجب تعقیل منام

اقسام خواب

انواع صوم
و احکام

(۳۰) صایان بر انواع اند۔ یکے صوم دوام باشد این بهترین صیام است و گویند صوم داؤد علیہ السلام بهترین صیام است یک روزے افطار کند یک روزے صایم باشد زیر اچھا اول معتادی شود و در دوم خلاف عادت می باشد۔ اما اگر بریں ہم عادت شد این نیز بچھ صیام دوام باشد و شایفس بدیں راضی شود بارے اگر یک روز صایم گیر و ز بخورم۔ و بعضے در ہفتہ سہ روز روزہ دارند و شنبہ پنجشنبہ جمعہ و بعضے پنجشنبہ و جمعہ بس و بعضے اول مہ و آخر مہ و بعضے سہ ماہ و عشرین و شش شوال و ایام بیض اما ایام بیض ملازم حال این طایفہ باشد مگر بصورت پیری و ضعف بنیہ و خوف زحمت۔ و البتہ صوفی را بے صوم نشاید بود کہ یکے ازارکان تصوف است۔ و آنکہ گویند کہسے باشد کہ ہمہ روز صایم ماندہ است امساک کند از طعام و آب قبل غروب شمس افطار کند موجب آنکہ نفس خود را صایم نداند غورے دروے نیاید این نیز بر شرط متانت است و ای غنیت اگر آل عجب نباشد این عجب است کہ من کہسے ام البتہ ارکان صوم را نگہ دارم نفس شگتہ دارم۔ و بعضے اکتفا بقلیل کردہ اند غرض تصفیہ حاصل باشد اما نام صوم نبود نیکو است اما این نیز شائبہ شرے دارو۔ دیگر صوم ازارکان دین است رعایت او بشرط کردن امرے کلی باشد۔

اعتمات

(۳۱) اعتمات را نیز صوفیان رعایت کنند بعضے یک ربیعین بعضے دو ربیعین و بعضے سہ ربیعین و بعضے کبریاں این جنیں کنند و شعبان و سی رمضان این را ربیعین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوانند۔ و سی رجب و دہ شعبان این را ربیعین عیسیٰ علیہ السلام نامند۔ ہمہ سال این سہ ربیعین را

رعایت کنند و خلوت گزینند و ملازم ذکر و مراقبہ باشند و نوافل و دیگر کثرتِ وجہِ عزت
 موکدہ را رعایت نکنند و دو گانہ شکر و ضوایاتی وقتِ بذکر و مراقبہ گذرانند و بعضے ہم
 باخرو بہ اہ رمضان اکتفا کنند و بعضے چنین گویند ایں سنت موکدہ است و رہدایہ
 فقہائیں سخن نبشہ اند۔ اما نمیدانم کہ از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایچ
 روایتی ندیدہ ام کہ ایشان ایں سنت را رعایت کرده اند در ایام رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نہ بعد فوت او گر ہم بنا بریں است بعضے مثل بخنی
 شینند۔ چنین ہم گویند کہ دریں شہرہ است ما ہمہ وقت معتکفیم تعین کردن
 بوقتے زیادتی باشد۔ چنین ہم گویند مقامیکہ در و نماز بجاعت اذن عام باشد
 چنانکہ خانقاہ و جماعت خانہ صوفیاء اں بمنزلہ مسجد بود ما ہما سجا ملازم ایم
 و بشرط اعتکاف می باشیم۔ گویند اعتکاف بر سہ نوعست اعتکاف معین چنانچہ
 عامہ را دیدی و میدانی و دیگر اعتکاف دوام از انچہ حکایت کردیم و سیوم اعتکاف
 دلہا باشد یعنی درون دل اہل دل معتکف ایشانست باہمین واسطہ کہ داریم
 ہم بدیں بدل خویش معتکفیم۔ از رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول است کہ
 جزو اہ رمضان ایچ ماہ تمام روزہ نداشتہ است و ایچ ماہ تمام افطار
 نکرده است و ایچ روزے برلے صوم مختص نداشتہ است اوصوفیاء تخصیص
 کنند ایشانرا مقصود رعایت اورا و وظایف بود۔

(۳۲) ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ گوید اشتغال بہ کمال بہتر از تسخلی بنوافل است
 و شافعی رضی اللہ عنہ بر عکس آن فرماید۔ امام از منتہیان نشان داد و شافعی
 رضی اللہ عنہ سخن از اہل ابتدا گفت۔ منتہی بہر محسوس و ملذوزے کہ مشغول شو

اشتغال بہ کمال
 بہتر از تسخلی بنوافل

بحسبہ نسبتہ تجلی او بنید اور امتناع از ان نیک نیاید بجز ان راضی شدن
مشکل کارے است۔ و از رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کنند خایر
ہذا الامۃ اکثرہم نساءً و از مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہیں نشان یافتہ شود
کان از ہذا الناس ولہ اربع منکوحات وثمان عشر سہریۃ و ہم
ازینجا گویند کہ او از ہذا الناس بود فعلی ہذا کثرت نسائے از دنیا نباشد مگر ہم ازینجا
کہ گویند عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ باز پس آنکہ عمر شش ہفتاد رسید چہ عورت
در نخل آورد

طالع تجر و تجربہ
خروج از زنا آرد

(۳۳) اما محمد حسینی بقاع اللہ فیضہ الی یوم التنا و تجر شیخ العباد از تجربہ
خود چنین گوید ہر کہ بیک زن رسید تمام دنیا محتاج شد اگر تجربہ کردہ دانستہ
و دیگر کار میان و نفر است بہر سبب کہ دریل کار شروع شدہ است دوم را
ہم چنینے ہوائے ولذتے باید یا نہ قوت تو صورت استقا گرفتہ است و جمال تو
زوال ثبوت کردہ است۔ آنکہ اندیشہ کن آن بیوہ را چہ حالست جز آنکہ بر تو
و بر حال خود شستہ صکتے برو جہ خود میکند و میگردد۔ اے دوست ولے عزیز بجاں
سر خود ازین خطرہ بازائے و اگر چہ اونی من اللہ می شود و ایجاب فرضیت نمیکند
اما باحتی و جوازے می نماید و اگر اینجا فرضے کند اگر مرے عارفی و تجلیات را
شناختہ بسیار چیز با است کہ او میفرماید و تو نمیکنی۔ حکایت کردن مرا اینجا
زیادتی باشد زیرا چہ مردمان را زنا بخار آید۔

مصرع

این سبز بہہ براں و گر با

خداوند سبحانہ و تعالیٰ سبحی صلوات اللہ علیہ را مدح کردہ و کان حصول را

گویند قلیل الباہ بودہ است تو مرد صوفی قلیل ملازم حال تو شدہ است تو ہم در
حکم قلیل الباہ دریں اندک قوت قوت خود را زیر پای ندہی و گرنہ از تو ایچ
کارے نیاید۔ از ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کنند کہ او گفتہ است اگر چہ
دانم از عمر بن خریزہ روزے بیش نمازہ است با ایں ہمہ کناح کہ ہم بیہ دم
ولا احب ان القی اللہ عز و جا نیکو سخنے است ترا اہتمام بخود شد۔ و
البتہ خواستی کہ با سنت میری کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زن گذارستہ
مردہ است اما نظر بر حال آں بیچارہ نیفتاد کہ او بیوہ خواہد شد و او اصرار خواہد شد
و او میان مردمان معیوب خواہد شد۔ حاصل باتو میگویی اے یار عزیز دوست من
تا توانی ازین کار متحرز باشی خود را بزبان مدہ خود را از کار وین پس مینداز خود را از چمتی
در بخور مساز خود را اسیر کو کہ مکن خود را در گرداب پلیدی مینداز نفس را از حرص
ہوس باز آ۔ انیکہ من باتو میگویی من عنین صفت و اما ندہ ازین کار نیم با ہمہ
قوتے و شوکتے کہ دایم ترا تنبیہ میکنم و ایچ صوفی و ساکے روندہ درین کار نباید
در اوست نہ شد شوق کم شود از درو طلب بازمانی ذوق فوت گردد و اگر عارفی و شہ
تجلیات کم گردد از شہو و غایب بشاہدے حاضرے رضی شدہ و سنت او بریں
رفت است۔

(۳۴) محی الدین ابن عربی چند سخن درین محل گوید و عالم غیب گذارستہ است
بہ عالم شاہدے رضی شدہ است او خبر بدین وجوہات بوجودے دیگر قائلست
او ایں ہمہ درواستال را صور و استال او گوید و از ورے درے شہوے نداد
والحق و راء الوداع۔ فافهم و اغتصم این انت من هؤلاء الکرا

اختلاف نہ ہست
از حضرت شیخ محی الدین
ابن عربی

درایام من بودے اور ازیں شواہد باز آوروں اور ازیں شواہد بلجوبروں و
از و راع الوراع نظارہ آش شدے ایمان بتجدید آوروں مسلمان از سر شدے اگر
ایں سخن من خلاف حق و تحقیقت است چنگ دوستان خدا و عارفان خدا و
وہن من۔ او گوید الہ مطلق والہ مقید سبحان اللہ اگر فیض اورنگ آمیزی و کیمیا
گری کرد ایں صبغتہ اللہ را تو آلمہ مقید نامی جعلنا الہا ایں سخن است آئے
او الہ بالقوہ بود فی الانزال الازنزال چوں از قوہ بفعل آمد تو چہ گوئی کہ
جعلنا الہا آدیں باب طول و بسطے کر دے شرع و بیانی نمودے اما
الوقت عزیز والعمر قصیر کجا افتادہ ایم لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

ہم بعد از رسیدن
بہ کمال صوفی
بہ کمال صوفی
پانچویں اوراد است

(۳۵) صوفی بہہ اوصاف کمال رسیدہ تیج دروے و اورادے از و
فایت نگرود و ہما کن جنید رضی اللہ عنہ وقت نقل تقلاب سبح میکرو از انش
پرسید نگفت اذا تطوی صحیفتی میخو اہم ختم کار من و عنوان صحیفہ من بدی تمام
باشد۔ شایخ مارا باہمہ کما لے کہ ایشان دارند شے ما از او را دو وظایف
ضایع کنند و اگر ہم واعلیٰ نظر کنی مرد عارف در ہمہ اشیا اورا بیند اکنون بچہ
مصلحت از معبود معتاد کرد و از کار کبار روگرداند و آنچہ دنیا و اولیا بہاں
رفتہ اند صورت امتیاز نماید۔

ادب عالم حضرت
فضیلت اسمعیل
بود

(۳۶) طعامیکہ ایشان خورد بہر لقمہ تسمیہ گویند بلکہ بہر لقمہ فاسخ خوانند
بعضے بجای وضو غسل کنند ہر بار کہ وضو بشکند غسل بتجدید شود و بعضے برائے
ہر فریضہ غسل کنند چنانکہ شے شایخ فرید الدین کرے رحمۃ اللہ علیہ
وقد غسل اللہ روح بسیاران باشند و وضو شام بامداد گذارند یعنی البتہ شب

ایشان را خواب نبود و نوم یکے از نواقص وضو است اگر گفتند وضو واجب شدہ۔ در وضو بطبیعت شفاے نقدے در ول است و دفع ملائے ہست و دفع دَرنے و غبارے کہ بر و دوست و پامی شود و مرود ایم الرضو المعانی در رو باشد۔

ادب سماع نازل

(۳۷) سماعیکہ ایشان شنوند ساختگی آں قن بل کنند بعد تطیب غسل و سپیدی جامہ تجدد وضو کنند و تعقیل طعام بلکہ ہتمان ایں کار قن قبل طمی ہم کنند و اگر می خواستند طے کردن سماع می شنیدہ اند و چند روز از طعام گرمی آوروند۔ و مجلس سماع با عزت و وقار شنید و دل را بحضور مراقبہ آرند و مقصود را پیش نظر دارند و جمع ہم ہمیدیں کنند البتہ نمیتا و یسرا نظر نباشد یا نظر بر قوال بود یا بین ید بہہ و نظر برین نکنند کہ گویندہ رعایت کلوے موسیقار میکنند یا نہ۔ نظر بر موزونی و ناموزونی بیت نکنند و در خامی نچستگی ترکیب نہ بینند و نظر بر گویندہ نکنند و البتہ باید کہ مرد و ولیح مطربان نباشند اگر اتفاق حضور او باشد باید کہ لحظہ لبوسہ اند شود و بہر زہ آہ بلند نزنند و بہر بہانہ واہ واہ نکنند بہت بریں بر بستہ باشند کہ خود بخیزند تا قص کردن و بستن او بطفییل باشد۔ و البتہ قصد کردہ میان حلقہ نہ قصد۔ و نخواہند توجہ قوال سوے ایشان باشد۔ البتہ ازین مختصر باشند کہ نظر حضار بر او افتد۔ و البتہ قصد کردہ جامہ سوے گویندہ پر تاب نکنند مگر کہ وقت آں اقتضا کند۔ و دادہ باز نستانند و اگر جامہ خود افتد بہتر آں باشد کہ باز گیرند مگر قوال را بطبیعت خوشنود سازند چون نہ باشد حالت سماع حکایت کرد کہ تواز کونین حاسنہ از پر کالہ جامہ نمی توانی نجات

و اگر فقیر سے رخرقہ بجا ملے لابدی باشد اور اچھ ضرورت است کہ در سماع و آید
خرقہ اندازد یا چنان جبکہ کہ خرقہ افتد گوشہ شنید یا در زاویہ اسادہ ماند تبرک
بحال اہل سماع کند۔ مزید شاید بحضور پیر جنبشے نماید یا نعرہ زند اور اباید متوجہ
ہم پیروی بود۔ سخن در آنست کہ تکلف کند کہ بگرہ متعلق نشود و ہمہ خوش متوجہ پیر باشد
اگر یارے بزرگ کہ در مقام ارشاد و دعوت باشد با او ہم ہمیں معاملہ کند۔ والبتہ
باید کہ در سماع یا راں ہم خرقہ باشند مردان یک پیروی نہ تا صورت اختلافی
در میان نباشد و اگر نہ مردان یک خیلانہ باشند۔ پیرے را چند مرد ستند
و ایشان دعوتے را از جہت پیر میکنند و اگر ایشان ہم یکجا جمع باشند می شاید
و اقل ایں قدر بود کہ مخالفی و منکرے نباشد متعلی بے سوز متفقے بے ساز
استادی بے درود انشمندی بے صفا خواندے گمراہ نامہوارے بے راہ و بریں
سماع حاضر نیانید و اگر اتفاق افتد بطریق بہتر و از ازاں مقام معذرت کنند و اگر چہ
اد صورت اختلاف نمی نماید اما بجز و حضور قدم او شومیتے باشد۔

تحقیق اختلاف
فقہاء و سماع

(۳۸) ایں قدب باید دانست سماعیکہ فقیہ حرام یا مکروہ یا مباح یا حلال
میگوید تصور یہ سئل ایں است۔ اگر مردے بہرل برائے تطیب نفس ابرائے
خوشی وقت خویش را سرودے میگوید و قص میکنند ایں سماع ایں سرود ایں
قص ایں بہرل بازی حرام است یا مکروہ است یا مباح است یا حلال است
فقیہ میگوید حرام دیگرے میگوید مباح دیگرے میگوید مکروہ و کسے حلال میگوید
چنانکہ گوشت اسب و یا لعب بشطرنج اختلاف کرده اند چنان ایں سماع۔
اما اینکہ مردے باشد طلبے باشد سوزے باشد و از اں مزید طلبے شود۔

رغبت در طاعت بیشتر گردد و تقویت بر ترک طعام و آب دلی شود ایں در
مبحث فقیہ نیست او بایں گذرے ندارد و او ایں جس فہم نگند گفتار او در
نفسانیات و در معاملات و دنیا و یا تست او را بایں چکار۔

مؤلف کہ در ایں سماع
ناشنیدن بہتر

(۲۹) البتہ در سماع اہتمام باشد کہ شخصے از ابناء ملوک و ارباب دنیا
حاضر نباشند و اگر اتفاق چنین افتد ایشان در ذیل صوفیاں باشند نہ وجود
مجلس ایشان متبرک باشند ملکی و بزرگی را بردارند استہانگہ درون آمدہ
بوند۔ و اہل طلب و مرید را تکلیف باید کردن بحضور ایں قوم جنبشے نشود و انہما
حائے نگرد و شاید نفس را شربے باشد کہ او از اں غافل ماند۔ و دیگر اگر مصیبتے
دنیاوی چنانچہ قریبے و سببے فوت شدہ باشد کہ باو سے رغبتے بودہ باشد
ممانکہ در او در سینیہ باقی باشد و یاد او در دل بسیار گذرد و بدل حالت از
سماع محترز باشند خوف آنکہ نفس را اینجا استراحتے باشند و دانند کہ برے خدا
تعالی را می جنیم و نفس را در اں کمینے است کہ توازاں غافلے یکے را دنیایے
بر اندام برآمدہ است اگر بر اں دل و کلمہ برسد خدایے در دوسیاں نماید مرخت
متناذی شود ایں مثال بایں ماند مصیبتے بدور سیدہ است دل در روند است
در اں حالت از در خداوند بر اں در و رسد و در و بر و افزاید گریہ و اضطراب
بیشتر شود و در خداوند یاد و وزن و فرزند خویش و خویشاوند منضم گردد بے شہدہ
اخلاص خست بر بند و کار و مختلط و منتشر شود۔ ہم سبب ایں است در ایں
وقت سماع نشوند۔ شیخ ما شیخ الاسلام شیخ نظام الدین محمد بدونی قدس سرہ
سرو العزیز نبی داشت خواجہ نوح ناش شیخ اورا دوست داشتتے ہم

حضرت نظام الدین ایں
بجہت نبی و خداوند
بیشتر اہل نشیند

حضرت شیخ فوت یافت بعد ازاں شیخ شش ماہ سماع نشیند شیخ را ازاں
پرسیدند گفت درود نوح ما را آتہ است ترسم کہ نفس را استراحتی باشند و را
ازاں شعور نہ۔

حکایتی کہ در سماع
ازاں احتیاج
نہیست

(۴۰) و در سماع درال موضع کہ ذوقی شدہ باشد از مقامی بمقامی
انتقال نکنند کہ انتقال باسمہ انتقال است و اینکه صوفیان زمانہ را بینی کہ مطربان را
برابر کردہ پای کی می افستد و پای دیگرے میگیرند و دوانگی می شوند کہ
البتہ اورا در سماع آرد این فصلہ ازاں باب است این مرد بوقت خویش مشغول
نہیست ایشان این را اینتا زمانہ خود بدین حرکت وقت خود کم کردی ایشان
چہ خواہی کرد۔ و ہر بار قوال را بیتے و نغمہ کہ ترا خوش آمدہ است و اصحاب را جز
آں مزا حمت نکنند و جہد نفرماید کہ ہاں گویند کہ اورا خوش می آید گذارد تا ہر کس
بحسب خویش نصیب گیرد۔ سماع ازاں ہمہ است و اگر اورا بیتے و نغمہ خوش
آمدہ است و مرد ماں ازاں ملول اند ترک دہد۔ سماع وارو غیب است اگر
نصیب است از غیب ذوقی دیگر واروے دیگر خواہد شد۔ و ہر واروے
نہجند گذارد تا واروے پس واروے بیاید تا کمال پذیرد۔ چنان شود کہ
امساک آں از قدرت او برود قہر و غلبہ واروے میانہ افتد چنانکہ گویند
فقہان الکناح عند التوقان واجب است بدال مشابہ کار کنند۔
و بعضے ہمچنین گویند وارورا از خود دفع کنند و برخو دیگر سلطانیت کہ رود باز
آید یا نیاید اما احتیاط تر و تحقیق تر اینست کہ گفتیم۔ و اگر نا اطمینان در سماع جنبید
بے سازی کند و مزاجم وقت دیگرے شود و اوطاف لقیہ بہتر از مجلس بیرون کنند

این را از مجلس سماع
بیرون کنند

واگر نمی شود بقہر و غلبہ بیرون کنند۔ و اگر صورتی کہ یہ در جنبش میکند کہ نظارہ اش مردمان را تبسم و نرمل میار و انیز ہمیں حکم دارو۔ و اگر از اہل جد و اجہاد است و بے ضرب و بے وزن میرود نظر بر ضرب و وزن او کنند نظر بر درد و سوز او دارند و قص عبارت از اضطراب ہے است کہ صوفی را در حالت سماع پیش می آید و آن اضطراب بوزن ہم باشد بغیر وزن ہم باشد و چنیں ہم باشد صوفی بود کہ در وزن و ضرب موسیقار مہارتے دارد و کامل است و درین کار ناگہاں وارد و بر قوت آرد و مضطرب گردد و وزن و ضرب را فراموش کند گشتنی و دویدنی و پوئیدنی بغیر وضع باشد۔ و دوتے کہ در سماع حاصل شود کیے از نعمہ باشد و دم از جل بیتے بود و آنکہ از نعمہ باشد آخر اعلیٰ و میان نیست لکن بحکم طبیعت رقتے و باطن می افتد بحسب آن رقت جن صوت او را از دست می برد بحسب آن اضطرابے و جنبش می شود گریہ و نعرہ ظاہر میگردد و شخصے از خواجہ من قدس الشہداء الغریزہ موجب آن می پرسید خواجہ قدس الشہداء الغریزہ فرمودند ہر چہ حسے دارد آن از عالم علوی است ہم از ان عالم اویارادہ خداے تعالیٰ از ان عالم دور ماند حسے کہ نعمہ دارد روح را نذر عالم اوحی افتد چنانکہ شخصے از دیار خود و راقیہ بود نشانے و کتوبے از دیار او بدور مدحونہ اورا خوشی و لذتے و گریہ و رقتے روح را از شنیدن نعمہ ہمیں مثال است درین جنبش قوت صوفی کہ از مراقبہ و ذکر نصیبے دارد درین نعمات دل را بمراتبہ و ہدیاء بحسب دل را نذر کز حنفی دارد و مراقبہ نیک دست دہد و روح را عو بجے شود و اثر ذکر زہدی ظاہر گردد۔ شیخ ما شیخ الاسلام فرید الدین قدس الشہداء الغریزہ را نقل کنند چون سماع شنیدے و مراقبہ شدے بوزن گفتار قوال روح را سیرے و طیرے

دو نیک و اصل حاصل
آید و صورت دارد

داوے۔ نیکو استماع است این محققانہ کارسیت این ہر کسے راست ند ہر چہ بین
طایفہ مخصوص را۔ دوریں حالت روح را از لغز خطے و افراست و دل بالقصیہ
تمام حاصل است و قطیب قلب مع اللہ کہ در سماع گویند بدیں ہم مرتب است۔
(۴۱) و آنکہ در حمل بیت مشغول می شود اگر بیتے ظاہر است ہم بظاہر آن
دل میدہد حلے بے مشقتے و بے رعایت استعارتے درست تربیت است
و این آسان ترین طرق است پیش ازین میان صوفیان سماع ہم بدیں منط
بودہ است ابیات ظاہری می گفتند کہ بزہدے و عبادتے و ترکے نسبت دارد
رباعی از جنس میخوانند و حلقے و دستکے بر آن میزدند و صوفیان ہم بر آن
اضطرابے میکردند و قرص میکردند۔

صوفی بیت
سماع

(۴۲) و آنکہ گویند اگر خوانند کہ بدانند کہ ہر کیے در کدام مقام است
سماع در وہبت از اینجا معلوم شود ہر کسے از کدام بیت میخند بدانند کہ این
مرد آن مقام دارد مثلاً بیتے مبنی از زہد است صوفی بدان اضطراب کند
و سبب بداند کہ او مقام زہد دارد و کذلک خوف و کذلک رجا۔

از صوفی بیت کہ از
صوفی در قصاید
مقامات و تنویرات

(۴۳) خواجہ اشیر قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز را بیتے
از جنس تسلیم و رضا گفتند۔

واقعیت حضرت
خواجہ قطب الدین بختیار
سما کی در سماع

بیت
کشتگان خجبر تسلیم را ہزراں از غیب جانے دیگر است

دوازدهم ربیع الاول و رخانہ قاضی حمید الدین ناگوری قدس اللہ سرہ العزیز
عز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود بیتے کہ تو میاں دیدم این بیت را
گفتند حضرت شیخ رامہ افق حالت او افتاد و ایستادہ قدمے چند می آمد و رفت

ہمدریں بیت سرور شنید چار دہم ماہ مذکور حکم تسلیم و رضا جان عزیز را
چنانکہ خواست بدست خود سپرد۔ اکنون نمیدانم تا کلام تسلیم بود۔ تسلیم
اہل محبت بود یا تسلیم اہل معرفت۔ بے نزاع از میان ایں دو تسلیم یکے تسلیم
و تسلیم معاملات آں تسلیم نیست کہ در و بذل روح شود محبت با محبوب خجہ
یکے گرد و ایں میسر نہ زیر اچہ بہمہ حال بینہما اثنیت باقی ماند۔ محبت دل
تسلیم مدد با ہمہ روضن و با ہمہ در و وافر روضن ہر اثنیتہ اینجا محل بذل روح و
تسلیم نفس باشد۔ مگر شیخ ماقدرس اللہ سرور الغریزہیں کرد کہ ادب ایں
نمیکند و ما را تدبیر جز ایں نباشد سوز و در و آنگہ آرا مذکور تفصیل با جہاں رند
از خبر ثیت بکلیت روند ہر زماں از غیب جانے و بگراست ہیں باشد۔
جانے کہ بجا ناں زندہ باشد و البعد ہر ارجاں زندہ است بلکہ عدد و جا ہما
در عدد و حصر نیاید۔ اکنون ایں بیت ظاہر بود شیخ قدس اللہ سرور الغریزہ ظاہر
شنید ہمدال معاملہ کارے کہ لایت ایں بیت بود۔

(۴۴) اما بیتے کہ بظاہر ہر مقامے و حالے استکار اثنی نباشد آنرا
بتحمیل شنوند و خدمت شیخ مانظام الحق والدین قدس اللہ سرور الغریزہ ایتا
را بدیں وضع شنیدے چہ پارسی و چہ عربی و چہ ہندوی۔ معاملتے کہ میان
عاشق و معشوق رود شیخ قدس اللہ سرور الغریزہ بتحمیل آں شنیدے و ذوقے
کہ لایت آں بودے گرفتے پس اوہیں ماند۔ میان ہونیان عجب نظارہ
است در مجلس وہ بیت نفر در جنبش باشند در قرص و آیند ہر یکے
گبرید و ہر یکے نعرہ زند و ہر یکے بر قصد و اللہ اعلم تا محل ہر یکے چسیت۔

شنیدن بیت
بر نفس معنی

طریقہ تکمیل کے نیست از کلی کلی روند حاصل این را بر حال خوشی برابر کنند
 ذوقے و وجدانے بدل حاصل شود۔ مثلاً بیتے از وصال است یا بیتے از فرق
 یا بیتے از حکایت ناز و کرشمہ سبکدیا بیتے از خد و خال و قد و قامت و خبر
 میدہد یا بیتے با ہمہ وصال عاشق سیراب نیست۔ اینجا دو طریق است یکے
 ہما نچہ گفتیم و دوم حالتے خاص و ارداں خاصہ را بایں خاصہ مناسبتے
 تا نیست آن حکایت ازین حکایت خبر میدہد چنانکہ پدے باشد پدے
 گم کردہ است قصہ یوسف علیہ السلام پیش او گویند حال خود را بے آل حال برابر
 یا بدہر آئینہ گریہ و اضطرابے پیش آید۔ و آئینجا از ناز و کرشمہ حکایت است
 او طلبے و دروینے و سوزے و درد بیتے از ناز و کرشمہ کہ میان دو نفر در مجاز
 میرو و این را بشنود و اماندگی کہ او راست و دروے و سوزیکہ او راست
 وافر و خنی و سوختنی کہ او دارد و لذتے کہ او از ایں میگید و ایں ہمہ را برابر و ارد
 گفتیم بحسب ایں اورا ذوقے دست و ہدیا گریہ یا گریہ و اضطرابے کند جزاں
 اکنون اگر ہر کیے خواہم گفت کہ گفتہ ام ایں مختصر بہ تطویل میکشد اگر تو ہنہ
 واری اورا کہے کن۔

حسن معانی و شعائر

مجاز و تخیل و سبک

اندر جن عالمے بر خوار

نصیر الدین چغانی

بیت

(۴۵) در مجلس این بیت گفتند

قلم بر بیدلاں گفتی نخواہم راند ہسم راندی
 جفا بر عاشق گفتی نخواہم کرد ہسم کردی

صوفیان عزیز در ایں مجلس بودہ اند و خواہ من ہم بود قدس شد سرہ الغریز
 را ذوقے و اضطرابے و گریہ و گشتننہ بودہ است شاعرے احمقے ستورے

خرے دران مجلس حاضر بود او با خود گفت در خیال خویش این گماں برد که ای
 حل حقیقت چوں راست آید خدائے تعالیٰ را چگونہ گویند کہ جفا کردی و چگونہ
 گویند کہ قلم بر بید لال راندی فعلی نہ ایں کفر باشد و اگر برہمچو خود سیت خود
 سماع مجاز است حرام مطلق است۔ آں مرد و مسد در ازل چہ آگہ کہ ایشان
 از حالے بحالے روند از حکایتے بحکایتے روند و از کلی کلی افتند۔ بعضے را
 اقل این چنین بودہ باشد کہ او گفت اُدْعُوْنِي اسْتَجِبْ لَکُمُ عَمْرے
 درو عاگذشت و در طلب رفت سوختگی بر سوختگی افزو و عمر سہدیں زد و در
 مقصود بدام نمود بریں امید سا لہا ریاضت کردیم و مجاہدہا دیدیم و ہیج مرافے
 بدام ماند و اند و البتہ طلب در ول القاکر و سوختن بر سوختن زیادہ گردانیدہا ایں
 ہمہ امید وصالے در میان نہ و دیدارے نقدے در پیش نہ و ایم اللہ من را
 راست میگویم اقل کسے کہ میاں ایشان بود بدیں صفت بودند۔ کرے خرے
 متعلّمے بے المے دانشمندے بے دانشے پیرے طفل و شے در مجلس حاضر بود
 صوفیازاد رہندوی اضطرابے بود و مہنی آں سہندوی ایں بودہ است کہ
 عاشق وزیں بر۔ و معشوق وزاں بر۔ در میاں آبے عمیق ایں عاشق در تاپاک
 و اندوہ و البتہ مانع در میاں کہ بد و نتواند رسیداں و اماندہ فروماندہ میگوبید
 کہ ایں را بحقیقت چو نہ حل توال کرد۔ ایں قدر حس نہیت دروے ایں قدر فہم
 نہیت باوے کہ بدان ایں حکایت در و در فراق عاشق و معشوق است۔
 عاشق از طر فے می سوزد و در طلب و در دمی میر و مانع در میان۔ من ایں و
 حکایت بر اے چہ آورد و مہم تا تو ازینجا فہم حل کنی و احوال متغلباب صوفی و

طالب را بحقیقت بدان کہ ایشان در وقت خویش بہر لتے و بے غلتے و یادہ نہ اند۔ سخن من در طالبان و واصلان و عارفان است تو بر اے خداے رقا صان لوند و دہنگان کلندر و در میان نیاری و بدیں سخن قیاسے کنی۔

اشارات معانی

انواع قصہ کہ

صوفیہ در جامع کنند

(۴۶) رقصے کہ ایشان کنند دریں چند اشارت بود۔ اگر ہر دوست را بالا بر آزند و بگردند و بگردانند و گرد سینہ برند اشارت بدیں باشد کہ کونین را جمع کردیم یکجا بنہادیم۔ و اگر در عین سماع دستک زنند اشارت بدیں باشد کہ کون و مکان نہ پہنچ باز آوردیم یا خود بریں اشارت باشد کہ ہر چہ کردیم کردیم پہنچ بدست مانیا میا خود اشارت بدیں باشد کہ ما شادمانیم کہ دوست باما است یا خود اشارت بدیں باشد کہ کار بکام است یا خود اشارت بدیں باشد کہ مصیبت زدگانیم خالی دستمانیم۔ و آنکہ پائے میکوبند اشارت بدیں باشد کہ خود را زیر پائے خود کردیم کہ ما از خود بد شدہ ایم یا خود اشارت بدیں باشد کہ غیر خدا را زیر پا کردیم و بگوئیم نیست و ما بود کردیم یا خود اشارت بدیں باشد کہ من خواہم از فضل بالا شویم اما طبع جلی باز بسفل میآورد روح من خواہد عروج کند و قید نفس پائے بندش می آید یا اشارت بدیں باشد ہمہ موجوداں زیر پائے ما است و ما از ہمہ فارغیم۔ گشتے کہ ایشان کنند اشارت بدیں معنی باشد کہ ای آریاے وجود گردانست البتہ بیک صفت بودن نہدہ و دیگر میگرددیم ہر طرف و ہر سوئے میجوئیم تا از کد ام رہ و از کد ام سود جبال معشوق نظارہ شود۔ و دیگر اضطرابے است لطیف حادث می شود کجب آں اضطراب گشتے است و کسے باشد میان ایشان کہ ہر دوست بہتر د

در سمع او گوید که من ازین جهان و از ازل جهان خواستن نتوانستم همه ازال
 بسته مانده ام و دیگر آخدم نه تارک - و یکے دستها بر سینہ نهاده میگردد اشارت
 بدین باشد که هنوز من در حفظ و لم و لا را نگاه میدارم تا سجالته پریشان نشود و
 گرفته دلم کارے نمی کشاید و دیگر دل را نگاه میدارم هر چه دل فرماید آن کنم
 و یکے دیگر هر دو دست و بر بل کشیده اشارت بدین میکند که ره من نشان
 است و کار من در پیمپیده است فتح بابے نمی شود و دیگر چه چنین کند
 اشارت بدین دهد محبوب را در برگرفته ام و با خود کشیده ام البته نگذارم
 و یکے دست بر سینہ زند مصیبت روزگار خویش میدار و ایں در مصیبت است
 البته مطلوب را در نیافته ام و چه دانم یا بجم یا بنیایم و دیگر اگر چه یافت ام
 کار بمراد نیست او بحسب بولے من نمیرود - و دیگر هر دو دست در پس
 کند چنانکه از پس بسته باشد یعنی من بسته ام را کشادگی نیست و هر روز کار من
 پسترمی افتد پیشتر نمی شود - و آنکه یک دست را گرد آورد و دوم را گرداند
 او میگلوید و قفم چیزے پیش می آید و چیزے دست می آید و چیزے دست
 نمیدهد - و آنکه او گامے می نهد پیش میرود و گامے میزند پس می آید یعنی لخت
 من بریں جلد است یقدا در جلا یو خرا خری مصرع

رفته را نمیکند آمده را نمیدهد

و آنکه او آه زندیا از گرفتگی درونه است یا تخیل ذوق ندارد از بس ذوق
 دلزدت فریاد میکند - و آنکه این میکند از بس ذوق بهم باشد و از سختی رنج هم بود
 و آنکه خنده کند یا تبسم باشد و کسے بود و تهنیه از و بر آید یا بر سخت بد خویش

نہ دیا ازل بس شادی و وجدان است۔ و آنکہ گریہ خالی ہم ازیں و صفت
شد بر حرمیں ہم گریہ بر عدم و جداں ہم گریہ بر عدم کمال ہم گریہ۔ و آنکہ
ت بر دست یکدیگر پیچید چنانکہ کسے کم کردہ فسوس کند یعنی چیز بیش بدست
وہ ہو و آں باوے نما نہ یا خود مانده است اما خط ازوے نمی توان گرفت
درہ نمی توان برد یا خود افسوس و دریغ می آید کاریکہ شایسته و بایسته
ن آں میسر نمی آید۔ و یکے ہو کند اشارت بدیں باشد او ہو ہو است و جز
نہ گریے نیست۔

حالات و دراز
کہ بافتن
از ہوا صوفیان
رقص آید

(۴۷) و من این اشارات کا ملاں و متوسطان و مبتدیان گفت ام
صادق باید بحسب حالت او حرکتے و سکنتے از وزاید۔ و دیگر حالت سماع
ست بے صنبطی و اضطراب و گرم گشتگی است و دیں حالت چنین ہم باشد
ع باشارتے متعلق نیست بحسب اضطراب خویش بحکم طبیعت ازینہا زاید
و نہ اند خبر ہمیں در ماندگی و اضطرابے بحسب چیزیکہ پیش آمدہ است ہماں
ند۔ یکے باشد کہ در سماع در آید در حرکت و سکنت در روے او جملے
شد کہ ہم در اں حالت نماید و دیگر قبح صورت گرد و نباید بدیں حالت بدیں
یت کسے نظارہ شود اما حالت کشف تجلی چہ افتضا کردہ است۔ و کسے
شد کہ در حلقہ سماع مقصود او ایر و حاضر بنید۔ و کسے چنین ہم باشد اما ایں
در مروے است چنانکہ کسے را معشوقے ہست آں معشوق میر مقصد ایں
ابرا و بحضور میر و در مجاز تصور کن کہ عاشق را چہ فوق است بدیں قیاس
حقیقت برو۔ میان صوفیان کسے نظر باز ہم باشد نظر بر اماردہ بصورت زبا

نظرے و ابتلائے دارد و مردان حقیقت این سماع را اعتبار نہ کنند
 درد و سوز اورا وزنہ نہ ہند کہ مرد صورت پرست است مگر کسے اینجا
 کیمیاگری کردہ باشد مجازاً بزرگ حقیقت بردہ باشد حقیقت کسیرست
 اگر بزرگ زنی و بخارہ طسوج ہی زرے خالص گردا کنوں این کار
 دیگر است تاکہ بود و کہ باشد واللہ اعلم
 مصرع
 اینجا ز سر زورق ہر سوائی

اینجا گفت و شنودانیت

(۴۸) و در سماع باید کسے را مزار حتمے مذہب و چنان نرد کہ دہکے یکسے
 رسد و دست و پا و اندام کسے آزرده نشود و ہوش داشته برود۔ و ہر کہ در سماع
 دعوی آں کند کہ من بیخبرم و از حالت سماع بیخبر است چنین ہم باشد
 و لکن کالبرق الخاطف و کسے باشد اورا زمین خوانند و معتقد گویند
 اما در سماع قوتے نماید کہ صحیح قوی را آن قوت نباشد و آں وارد است کہ
 اورا از بردہ است و اورا در تصرف خود آورده است۔ و اگر در سماع یکسے
 و کہ رسد اندام او آزرده شود معلوم کہ آنکس از اہل سماع نیست۔ و باید شش
 مطرباں نگیرد و در حلقہ فرامتنے نہ نماید و اگر ذوقے تمام ہست گوشہ گرفتہ
 بفرغت خود بوقت خود ہوش باشد۔ و گریہ بسیار بہ آواز بلند کند
 اگر آوازے می خیزد زباں زیر دندان ہند۔ و در سماع باید سیر خورہ نباشد و
 کذلک پیاز و گندنا و در حالت جنبش ہوش از تنہوے و غیر آن خالی
 باید و حمل را بر زبان نگوید۔ و آنکہ در اتناے سماع گویندہ را بدار و قصہ

ہر کسے کہ در سماع
 موفیل از آن
 اجتناب باید و
 اصحابا کہ بکار باید

فروخواند باز گوینده را در گفتار آرد در قص شود این مرواز دایره قوم کلا و حلقه خارج است
و باید در سماع بغضب و تعصب نباشد و نمودار کنس نکند و نخواهد وقت کس را
شوش کند و البته قصد آن نباشد که همین من در سماع باشم و دیگرے نہ سماع
زاں ہمہ است۔ و اگر کسے را در سماع بیند بہزلے و تبسمے ایستاده است اگر
بر سینہ اش دست زند و بر رخس لطیفہ فرو د آر و شاید حکایت ذوالنون
رحمۃ اللہ علیہ شنیدہ باشی بالا رفتہ است۔ و در سماع طریقہ مختلن انجمنہ۔
ضروب بسیار ایشان نزد البتہ در آن کوشد کہ بہ ترتیب رود اما اگر در او را
و سیقار یاد گرفتار خردہ دوتہ باشد آن از قبیل نعمہ است آنرا اعتبار کردہ ایم و
انکہ گویند خوا گردید و میراں گوید و مزار گوید خود را بدان ندہ و آنرا محملے بر خود را
لمیر۔ و میل در پارسی و عربی باید بیشتر از سہدوی بود و آنکہ در سہدوی سخن
ناخستہ باشد اگر چہ حمل در ستے دست میدہد اعراض از آن بہتر بر آں
پنیر یا خلوت لایق تر است و تنہائی مبارک تر و سماع باید حضور عورتے نہا
اگر خود گویندہ ہاں عورت بود فعلیک بالتوبۃ والاستغفار اما اگر
زورے حجاب دورے سراوقات بغیر آنکہ ترا قصد اصنافا باشد در گوش
ندو ترا در آن لذتے باشد آن مستثنیٰ است۔ و آنچہ از روے شرع
یان فقہا اجماع تجریم آنست چنانچہ بعضے مزار میراں نیز بحد محترم باشد
خصوصا کسے را کہ از اہل ارشاد و دعوت بود۔ و مجلس سماع را احتیاط کند کہ در
روازہ و غرفہ و در یچہ عورتاں نظر نکنند کہ آن شو متے عظیم دارد شوم نظر اند
بہوایرستانند و اہل ابتلا و شہوت اند بہمہ وجہہ روے از ایشان

مجلس سماع سہدوی
عورت کا نہیں دیکھ کر نہ
سماع از جانبہ

بہر سہدوی
حاصل فی الزمان
بحد محترم باشد

گردانیدن و احترام از ایشان از واجبات کار باشد۔ و در سماع گچہ سرگرداند
 و مہرہ بیچاندازیں نیز احترام باید۔ و اگر میسر آید گویندہ ہم از قوم بود رہے کار۔
 و نظر یا برگویندہ دارد یا منحصر ہم بدل خویش کند و در آن کو شدہ تا در سماع جامہ کوٹا
 پوشد۔ و بر آئے سماع را احتیاط شب بہتر باشد زیرا چہ استنار حالے ہست۔ و اگر
 شخصے بود کہ برو آیندہ و روند بسیار است اورا روز شنیدن بہتر زیرا چہ آیندہ
 و روندہ پریشانی دقت ہست بدل آن پریشانی اگر ایں جمع دست میدہنکو
 کارست۔ و دیگر البتہ مستمع صاحب فرست باید کہ او بفرست خود مستمعانرا
 و دیگر اں را تفرقہ تواند کرد میان ایشان استحق و باورد کمیت و خود نما ہو اہر کہ
 و اگر کیے لباس قبا و کیتا باشد و او بدوق سماع مستغرق باشد و اُلُق از حال بُو
 تو اورا نا اہل شمیری و خواہی کہ اورا مزاجتے کنی آن غلطی فاحش باشد۔ و اجابت
 دعوت سماع از ہر استدعی نکند و در آن خانہ کہ از ہر جنس مردم جمع اند صوفی بندہ
 سماع در میان در آید مبارک نباشد و شدہ نماید فالاحتر از اولی۔ و دیگر دراعرا
 و ولایم کہ مردمان آحا و کنند و از ہر جنسے مردم در آنجا حاضر شوند بحسن عبارت خفیه
 احترام گیرد۔ و گفتہ اند بے اجازت مضیف بدر نشود اما اگر بنید کہ مجلسے ما سازوکار
 است جائے گفت و شنید نیست درین محل اجازت طلبیدن حاجت نباشد
 البتہ رہ کار خود گرفتن بہتر و آنکہ سماع اول خیزد اورا ببايد دانست کہ خیر و شر
 آن مجلس احوال است و آنکہ اول خیزد باید ایں چنین باشد کہ و اہب
 ذوق تمام مجلس باشد اگر بعد از گرفتگی در سماع شود آواز دگرگوئے او ہمچند
 اورا شوم قدم گویند۔ چنانکہ از نظر صورت احترام واجب است بچنان از

احقر واجب است
ہیچان از نظر بر حق

نظر و فقیہ - عجب مرویت او و عجب شخصے است او اضطراب و گریہ و اندوہ و
حزن و لعب می نامد - چنانچہ عورت نظر بر قص و گردش او می کند و ہم برین
است شنیدہ کہ مصراع

نام و ال را اذیل قدح رنگے نیست

ایجا نغمہ و اشعار
بر دلہا از غم شیرین

(۴۹) اے عزیز اصل وضع موسیقار بر چند چیز آمدہ است - کیے ال کہ
شخصے را حزن و اندوہ ہے پیش افتادہ و غمی و دردے روے نمودہ و بطبعیت
بحکم جبلت انینے بہ آہنگے حزنے میکند ہم ازین جملہ ایں امین حزنیں را طولے و
عرضے و انتہائے و ابتدائے بر بستہ اند پر دہ و راگ نام نہادہ اند - دیگر حکیمے
دیدہ و دہ اس کردہ بلند برآمدہ است بادے برو میزد آہنگے از و بر می آمد او
بریں قیاس چوبے و نئے را تراشیدہ بر وزن حلقوم مائے ساخت و او را
سوراخا نہاد و بدل بر بست دم در و انداخت از او آوازے خاستن گرفت از
کفزی درستی و بری و تنگی آوازے مستقیم کرد و ہر چہیں گویند شاید کہ روندہ ساکے
بمشاہدہ خویش احساس ہم کردہ باشد - اسجا کہ ہر مغت فلک کیجا جمیع انداز گوش
ایشان آوازے میخیز و چنانچہ اینجا گردوں میگردد و اسجا کہ چوب آہن است
آوازے میاید ہر بریں مثل است و اگر آں آواز اہل دنیا شنوند سخن و حیات
ایشان باشد - و چہیں گویند داؤد علیہ السلام بہ انواع آہنگ داشت چنانکہ
از چنگ و از رباب و از نئے و مشکک از غیر آں میخیز و ہیچان حلقی زدے چنانکہ ہلہ
حلق در پس شنیدن او بعد از از جملہ خطرات و ہوس باز ماندہ بودند
فراری بلبیس بر لبیس نالیند کہ و ہوسی مارا با بنی آدم مساع نیست نما ند

زیرا چہ داود علیہ السلام آہنگہا پیدا آورده است کہ مردمان را از خود برده است۔
 وایشان را مسلخ نمائندہ است کہ موسسہ مار در ولہائے ایشان جائے شود و
 بدغولے خویش ایشان را تو انیم برہ خویش آوردن ابلیس آندگوش نہاد احساں
 کرد کہ ایں کاراں کار است کہ مردم ہمہ از خود و ندیدیں متعلق مانند اں بد بخت
 رفت ہم بہ مثال اں فرما میر ساخت اہل ہوا ولذت و مبتلایاں حسن را برہ خود
 آورد۔ کلمیہ است تو بدانی چنانچہ شاعر حسن معشوق و کشرمہ و ناز و نیاز اورا
 و شکل و رفتار و گفتار اورا و ملتے کہ میان عاشق و معشوق میرود از جنگے وصلے
 و خشمے و جفاے و وفاے و دل دادنے و انکار کردنے و قبولے و رویے و
 در شکنے و غمزہ زدنے و رفتار و گفتار و لحظہ و چشمک و اشارت و عبارت کہ میاں
 ایشان است در گفتاری آرد ہمہ بریں قیاس او گفتار موسیقار ایں عبارت را
 اشارت آہنگ و آواز برستہ است شاید ایں تغیل واضع ہم ازیں حال
 خبر ندارد اما واقعہ ایں است از آہنگے بہ آہنگے کہ میرود و آواز پردہ بہ پردہ کہ میوز
 و بہ نور گے براگے کہ می اندازد ہمیں را نہری پندار و بعد آنکہ ایں جملہ درست
 تر می شنید انچہ گفتیم ہاں تمام تر می آید اما ہر کسے اینجا فہم نہر استادان ایں کار
 اینجا فہم نہر دیگر خود کہیت۔ محمد حسینی سلمہ اللہ تعالیٰ الی یوم التنا و سبحتی
 شفیع العباد مبتلاے ایں کار است و در وقت و وقت ایں بسیار فرورفتہ
 است ازیں دریا ایں گوہر شمین را بیرون آورده است اگر تر ایں لطافت طبع
 و ایں ابتلا باشند بدیں لطیفہ رسی و اگر نہ ماہران ایں کار ازیں غافل اند۔
 خبر ندارد کہ ایں سچہ سخن است۔ صورت ایں کار برین تجلی کردہ است بشاہد

دیده ام و دانستہ ام ایں از نطنی تخیلی نیست ایں از تحقیق و یقین است
 چہیں گوئیم و انسان پنج چیز است روح و دل و نفس و طبع و عقل چوں گویند
 بیتہ و نعمہ ہاں یا کر کردہ گوید روح و نعمہ بر و دل در حل بیت شود نفس
 در راستی و کثری شعر بیند عقل در حکمتی کہ شاعر بربتہ است و راں نظارہ کند و
 طبع در راستی و کثری موسیقار آویزد ہر پنج غذاے خویش یا بند ہر کیے بذوق
 خویش شغول شود مخاصمت از میان بر خیزد آراے و قرارے و اطمینانے
 در بنیہ انسان شود ابتلاے اہل دل بملع موجب یہیں است و جزاں ہر
 عملے کہ ہست یا غذاے دل است یا غذاے روح است یا غذاے نفس
 است باقی ہمہ مخاصم اند۔ ہم سبب ایں است و ہر کار کیہ باشی ثانی حال
 ملال افزاید مثلاً علوہ غذاے نفس است تا اسجا کہ نفس تو انداں را بسر برد
 بعد آنکہ سیر آید ملول شود۔ و کسے باشد در سماع مینہ او ہیچ بدیں اغذیہ خلق
 نشود و اوردے ازاں طرف بیاید ہم کیبارا و را از دے بر و ہمہ روح ویرجانی
 و ہمہ دل و انوار او باشد اینجائے مائی را بدخلہ نیست

ان سماع
 ستان

(۵۰) سماع بر سہ نوع است۔ یکے را باجم گویند کہ بغیر حملے و بغیر محملے
 ابتداء سماع بمجر و قول قوال از دست برد و اضطرابے فاحشے پیش آید کہ
 مردم را بے ضبط کردہ اوزان موسیقار از دست بردہ دیوانہ و ارسازیہ
 و دیگر سماع است و اوردے در آید آں دارد را مورد علیہ یا فرو خورد تا کمال
 گرد و یا ہماں دارد را غنیمت شمردنی اسحال در پے دارد رود۔ و سماعے
 است کہ بموافقت اصحاب در آید و موافقت اصحاب کردن بچند مصلحت

باشد کیے آنکھ ایشان در وقت اندر حمت من اندر ایشان نازل است
 ای نیز رو موافقت کند تا ازال نصیب و نسیم یا بد هر که در جمع شرابخواران باشد
 که هیچ نقد وقت او نیست پیالہ و جرعه ازال نیا شامیده است اما از نسیم
 شراب نصیب گردد و حرکات و سکناات که مستان کند ازال اورا نصیب باشد
 ہمہیں مثال موافقت اہل سماع را بدال و یحنین موافقت کنند برائے آنرا
 ہر از تو اجد بوجہ رد و از تو فاق بوفاق شود۔ و دیگر یاران در سماع باشند
 او فارغ البتہ ماند از میان ایشان بیگانہ نماید و بیگانگی شرط بیگانگان
 نیست با ایشان ہم موافقت کند تا ازال ایشان جدا گانہ ننماید۔ و دیگر یحنین
 ہم باشند کہ درال حالت بر سخت دلی و کدورت نفس خود بگیرد کہ اصحاب در
 ذوق ورہ بکار خدا برده و من محروم ماندہ ای نیز از درد و مندی خالی نباشد
 و از سماع محروم نہ ماند۔ اگر مردے فریضہ نماز میگزارد و دیگرے بنیت نفل
 با جماعت موافقت کند ثواب آں جماعت یابد و جمعی کہ درال جماعت
 نازل شدہ است او درال شریک باشد سماع را ہمہیں قیاس کن۔

بعد از سماع دل نوا
 گردد و خیال نوا
 را بمقصود قائم داند

(۵۱) بعد از سماع باید کہ دل را گرد آرد و بخیاں خود بمقصود تمام دہد اینجا
 فتوحے است بتجربہ توان دانست اینچنین نباشد ہاں زماں سماع شنید
 نغمہ از گوہر ہا کہ در قصہ ہا نمود ہمہ درال ساخت بخوردنی و آشامیدنی و ہرچہ
 مشغول شود نہ ایں کار اہل سماع است اینچنین مرد مال ازین دایرہ بیرون
 اند۔ اگرچہ یلوح و یرو ح گفتہ اند آں لایحہ شد اگرچہ اوصفت یرو ح گرفت
 اثر شش باقی ماند۔

احکام خراسانیہ
جس صورت

(۵۲) مشکک و دف میان فقہا وسعتے و فسحتے وارو امامز امیر دیگر آئراں
باتفاق فقہا محرم گویند۔ اگر شونہ اہل دل باشد فالامرو مفوض الیہ
او گوید ان نکل ملک حمی و حمی اللہ محاد ملہ چوں دروں ایں حمی کہ محرم
حریم اوست او بلطف دل آنجا مدخلے وارو اینچنین فتویٰ ندہند اہل دل انند
وآں کا حوالہ ایشاں باشد۔ اما ایں قدر بتوان دانست کہ دریں محرم تلوٹے
نسبت بادہوائے بہولے میرود و در تحلیل و تحریم آل متعلق شدن کارے
زیادتیت چنانکہ یکے بصحرائے و بہرہ و باغ روانے میرود و موافقت میکند
و از آنجا حفظے بر وارو فرامیرانیز براں قیاس کند۔ و اختلاف فقہا در ایں
باب است۔ مزارے حکیمے ساخته است تمام بصورت آدمی بعد از آنکہ ایں
مزار در کار میدارد آنکہ بچشم نسبت دارد تا ریکہ آنجا بر بستہ است آوازے
می خیزد کہ تمام حکایت از چشم و از غمزہ و کرشمہ میکند ہمیں مناسبست
سینہ و دست و پاے۔ ایں جنس را حرام یا حلال یا مکروہ گفتن ببحث یا تمییز
و آنکہ از درونہ او آہنگ موسیقار خیزد و واجب وقت خویش آنرا نوازد
اینجا نیز سکوت است جائے نفی و ثبوت نیست۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم فرمود زینوا القرآن باصوا اقلہا اینجا فقہا گویند اقبل قلب
است ای زینوا اصوا اقلہ بالقرآن علیکن اقبل قلب شوگو بازترین
صوت بقرآن آمد۔ بمشاہدہ و تجربہ دانستہ شدہ است مقری ایں آیت
بنخواند لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ بآہنگے لطیفہ قبیحہ ہر کہ بشنود اگر گریہ
و از آہے و از حضورے خالی نباشد و خنداں امیدواری در سینہ او

افتد کہ انرا اندازہ نمیت بہتہفہ و لغو ہم کشد و بذل و ستارے و خرقہ بر مرقی
 نشود نہ آنکہ ایس ترنمین قرآن بود بصوت و برعکس اس کے خواند شاید نادانے
 باشد کہ بزیر ہکا رشود گوش ہم نہ نہد بگفت شنید و بخوردن و آشامیدن بخول
 ماند۔ و او علیہ السلام زبور را بحال خواندے قصہ شہور است کہ جہانے آنجا
 بذل روح کردے و اگر بغیر آہنگ خواند ہا سچہ کیفیت یہاں است چون کہ ہو
 معجزہ آمد و معجزہ شے حسن باشد بلکہ حسن اور احرام گفتن یا مکروہ گفتن از حد
 عقل بیرون باشد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میگذاشت ابو موسیٰ اشعری
 درون خانہ خود کلام اللہ بخواند الحانے خوش داشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم ایستادہ شد زمانے خواندن اور شنید بعد آں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم باوے گفت تو میخواندی ومن ایستادہ بیرون شدہ می شنیدم
 او گفت یا رسول اللہ اگر میدانستم تو میشنوی من خوشتر د خوب تر میخوانم
 لحاظت تجیراً از آں حکایت کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 در باب او فرمود لقد اوتیت من مواد آمن من امیرال داود۔
 آہنگ داود علیہ السلام را ہمارا نام کرد از آنچہ من گفتم داود صلوات اللہ
 علیہ بہر آہنگے خلق بزدے۔ آل داود گفته است ہر جا کہ خوش خوانے براوزن
 موسیقار تواند خواند از آل داود علیہ السلام باشد گفته اند رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم قرآن را در پردہ حجاز خواندے۔

(۵۳) والبتہ نشاید صوفی را خصوصاً کہ با عزت و وقربا شد در مجالس محافل
 شنید آنہنگے کشد و نغمہ برگیرد و بر وزن موسیقار را ہتمام نماید کہ ایں صوت استحقاق

موسیقی را بجاں محافل
 آہنگ و نغمہ کردن
 نشیند

دارد است چنانکہ صورت انکاری نناید و چنانکہ این کار کسانیت کہ در صورت مستغف و مزوری اندا اگر اصحاب یکدگر باشند آن صورت علیحدہ است۔ و در چنان قسم را پیشہ ساز و چنانچہ غزل و شعر را این ہر دو آن عمل دارند کہ طبیعت دل را فرو میگیرد و مردم از حضور و مراقبہ محروم ماند۔ دل یک خزانہ دارد و در جز یک چیز نگنجد و نیز صوفی را نشاید در شنیدن تا جلدے و دیوانے از شعرے و غزلے تولید و ہمہ همچنین دریں کہ قولے و ترانہ و غزلے و صوتے پروازد۔

سمع را پیشہ سازند
و در سمع یکدگر
و در سمع را پیشہ سازند

(۵۴) و البته سمع را پیشہ ساز و ہر روز و ہر شب سمع را نشود و قصد احیاء این کار باید کرد و چنانکہ از حکایتہائے مشایخ شنیدہ۔ بزرگے گفتہ است
ولا تكثر الجلوس في السماع فانهم يثبت النفاق لنفاق آل باشد
دل را مزہمت کند و او را بدورہ ابتلا شود و خالص بحضور ذکر و مراقبہ نتواند شد و در اشنا
سمع دل بند کرد بد چنانکہ از کبر و یاں دیدہ باشی شنیدہ باشی در اشناے سمع
بر ضرب سمع الا انشد الا انشد میگویند این سمع نباشد این ذکر باشد ہر روز نے
خاص فتوح سمع این جا با نظارہ نشود اگر تاثیر باشد تا شیر ذکر بود۔ لے عزیز سمع
عشفا باریت کہ مردم بخیاں یا بحضور یا معشوق میرد و اینجا ذکرے و فکرے را
سمع نیست باز یہی حق حقیقت ہست اگر آئی دانی۔

و در سمع چنانچہ
بہ نظیر گفتہ اند
نقصین نقضین ہست

(۵۵) و در سمع چنانچہ حل نظیر بر نظیر گفتہ اند حل نقض نقضین ہم یعنی اگر
از وزن موسیقاریا از گفتار بیت قایل را قریبے و وصلے معلوم و مفہوم شد
او کہ ازین دولت محروم است اضطرابے میکند و گری میکند بر نیکی توے چنانکہ
من ازین دولت محروم و یا یکے بد دولت قریب اتصال رسیدہ است در گوش او

حکایت افتراق و بعد سماع می شود ہم ہاں قیاس حل است اینجا شکر تے
و نعمتے و راحتے و خوشی و ذوق تے دست میدہد اگر چہ مجموع ہاں حکایت میکند
و آل مردم کہ از حقے و حقیقے خبر ندارند ایشانرا بطبیعت و ہولے و رقتے
میباشد ہاں ماند چنانچہ شتر با و از دوف و حد استاں می شود و چنانچہ
مار سیہ و غیر آل از حیوانات آنچہ بظہر بطبیعت در روے موثر است و آل آدمی
را کہ ایں نیست غلطت و شکیمت و قساوت بروے غالب است بیت
سعدی رحمتہ اللہ علیہ شنیدہ باشی

شتر را کہ شور و طرب در سر است اگر آدمی را نباشد خراست
داؤد علیہ السلام کہ سکنیدہ استقبال قص کرد از غایت فرح بود رسول اللہ صلی اللہ
و آلہ وسلم کہ در طواف رل کرد از بس خوشی بود غنچہ کہ میشگونہ بوے خوش
در و نہ او غلبہ میکند او بطبیعت میکشاید انسان قابل را ہمہ ریشاں قیاس کن
(۵۶) و نشاید در سماع اگر تشنگی فلبہ کند جرعه آب نوشد و نشاید دمن لب
و جنبیدن باشد بریں مثال مگر چیزے میخور و و اصحاب میجنبند تراقل سر کہے
باید جنبانید۔

در سماع آب نہ
نوشند

(۵۷) در سماع کہے راتہا نگذارند و البتہ و یغیراں با او موافقت نمایند
و البتہ در سماع اہتمام باشد کہ نیفتد و اگر کہے از سبب تیز گشتن و یا بقوت وارد
افتاد و صوفیان از و ماجرا ستانند و اگر افتد اور افتادہ نگذارند البتہ و آیند
با احترام برگیند۔ و اگر او خود را بر زمین زند او کہے است کہ خود بر زمین زند و خود
بر خیزد و اگر ایں کار را پیشہ سازد اورا بگیرند بمانند انیمش گردن ندہند اگر

در سماع کہے راتہا
نگذارند و اہتمام کنند
کہ در سماع نیفتد
و اگر آب سماع

البتہ زہد مسکیند برائے اس کار را اورا بگیرند از مجلس بیرون کنند۔ و اگر کسی است کہ اواز غلبہ شوق دوار از مجلس بیرون میفلند اصحاب موافق شدہ با او بچند اما این تا حد و است اگر از آنہم منیاد بیرون افتد گرفتہ ستم کردہ درون آرند و آنکہ خرق خرقتہ کنیا بیرون کشند از بروہد بقوال جامہ و کبر او بندند تا آنجا کہ پنهان شود و بزرنگی او پوشیدہ گردد۔

و صاحب خود میفرماید
نفس را چنان بزرگویند
نہایش کہ آنرا بزرگویند

(۵۸) و نشاید صوفی را در سماع خود ہم سرودے میگوید و بر قصد و نشاید صوفی را کہ از گویندہ تبیین بیتے طلبد و گوید و فلاں پرده و یا فلاں راگ نواز اس کار غیب است ہر چہ از غیب آید بے عیب است و ہر چہ با خضیا رو باشد معلول بود۔

و حالت تعین نرین
نخستہ دن و نرین
نہایش

(۵۹) و در رقص پایز زمین سخت نرند و خود دستک آنچنان نرند کہ آواز شمل حاضر نشافتد۔ و اگر بزرگین سخت ز نید نمل پایے بر پایے کسے آید پایے آن مسکین از دست تو آزرده شود و دیگر اگر سنگر زہ تیرے و یا خارے و سوزنے باشد تو پایے سخت زنی او چنان در پایے تو خلد کہ تو درانی و کار تو بکجا کشد۔

(۶۰) و اگر با تو صوفی در سماع بجنو آید خواہد کہ تو باوے موافقت کنی و ترا دو قے نیست ترا موافقتش باید کرد و لکین آنچنانکہ آں یا بچنین داند کہ آں ذوق است و بالذت است آنچنان نرود کہ او داند ذوقے ندارد و بسنم است کہ اس را می جنبانم و اگر تو بحضور او گرم روی گرمی او کم نشود و اگر در تو سر و سیت گرمی نیست ذوق ندارد تو بدیاں صورت بریں سوختہ گرم دل بریں صفت شوی نہ آنکہ عکس سردی تو بروے زند گرمی آن مسکین اسر کند۔

آورد صاحب صوفی
حالت پنهان بزرگویند
یا ذوق است کہ آنرا
سوفقت باید کرد۔

آداب دیگر
دربارہ نفس

واگر تو گرم دستی نمائی شاید حرارت آں سوختہ بوسہم آشنائی با تو پر تو سے و
عکسے زند تو نیز بدال مخطوطا گردی۔ واگر یارے دوستے بجزور میرود و تو کیے از
ایشانی بایده دست و پاے چہاں زنی چہاں ایشاں ز زند حرکتے و بگری پیدا
نیاری کہ آں مشنت و مفرق افتد۔ واگر کسے ازیں گروہ بگری وقت خود درینا
حلقہ تیزی و گرمی قصد مغذوش دارند اصحاب بحال او تبرک کنند و سماع را
نگیرد و نمائند و چہاں نہ قصد کہ حاضران لول شوند و گویند کان ماندہ گردند ایں
نوع روزگار و جب نقار کبار باشد۔ واگر در بیتے و نعمتے ترا ذوقے هست و می
بینی اصحاب را نیست ایں را بایده کہ فرو خوری بر اے اضطراب و زیادتی کار را
بایده کہ جدا گانه شوی۔ واگر ذوقے هست و دیدی کہ اصحاب ہم ذائق اند و راجتے
و لذتے دارند۔ ایں محل آنت کہ جبرے چند بکام تو شوند و ازیں جام ترستی و
ذوقی باشد۔ و البتہ انتہام کردہ اگر تو در سماع ہستی و ذوقے با وج برآمدہ
سہم در اں حالت در اثنائے آں لذت و ذوق بگیری بر خود و بیہیچ در ول حال
بنشیں با ہمہ شوغلی و با ہمہ درد و لذت و شوق۔ واگر دریں میان اصحاب را
ذوقے افراطے هست و ترا ہم در اں تفریطے نیست ذوق بر ذوق افزاید و
راحت بر راحت در گیرد و شوق با شوق آمیزد و ہمیں مثال اگر صاحب ذوقی
بدانی دریں چہ مزید است و چہ راحت است شینیدہ میاں ہوا پرستان کہ
ایشاں گویند اگر فعل بر جورائے شیند و انزال کند و خیز آں حورا و مادہ خرسے
نماید و اگر بر مادہ خرسے بغیر انزال جدا شود آں مادہ خرد و رغبت او حورائے نماید
(۶۱) آے عزیز گفتہ ام سماع صورت عشق بازی است اگر با کسے عشق وری

کلمہ صورت عشق وری
است

و ترا باوا اختلاف معاملات افتاده است آنکھ سماع کا رتت و آنکھ گویند
 بخونے در جائے یا چہ و چہ آں وظیفہ سماع نیست آنم در وظیفہ بہتر و در بہتر گوشہ
 خانہ بہتر در بلع کسے شود کہ اورا مطلوب نظارہ سر و یا بوسے گلشنے باشد
 و اصحاب را نیز ایں قدر بایک کردن کہ سماع را ایں قدر گیرند نمائند اگر چہ ذوق
 ہمد را است کہ گویند کان تنگ آئند بجاں شوند و استادگان را کمزور و پادرو شود
 (۶۲) و در سماع بیتے نخواہد دنام کسے نہ و اگر نام پیہ و زبان رود شاید
 و باید در سماع کہ آید بے تعلق باشد آں قدر کہ اورا و باشد کہ اول وقت را
 یا آخر وقت را بجا آورد آنکھ در سماع آید کہ فاغ کند چنہ شیند و اگر وردے باقی
 ماندہ باشد ضرورتاً برائے اتمام انرا بیرون می باید شدن لیکن آں مہر ال
 جمع را مخالف جمع باشد و مہا بنماید و سبب تفریق و تشبیت بودہ باشد
 و گیسے را ہم ایں بیاید کہ بنیم چنیں و چہاں بچہ علی ہذا مجلس لکند و تفرقہ
 و انتظارگی پیش آید چوں تو الا ان چنیں بیند بجاں و دگاں ایشان ہم
 بروں شوند در سماع احجاف شود خصوص کسیکہ او سر است خلق را بر و نظر است
 و اگر میزبانے است ساعۃ فساعۃ لبعامے و نیموہ و بشیرینی و خوشبوئی
 پیش آسند۔ و اگر عرس است تبرک بروح کسے است کہ عرس او کردند
 اینجا ہمیں مقصود سماع است طعام وغیر ایں لطیف سماع۔

سماع را ایں ترکیب
 سماع را ایں ترکیب
 سماع را ایں ترکیب
 سماع را ایں ترکیب
 سماع را ایں ترکیب
 سماع را ایں ترکیب
 سماع را ایں ترکیب
 سماع را ایں ترکیب
 سماع را ایں ترکیب
 سماع را ایں ترکیب

سماع اگر ازل الہی
 سماع اگر ازل الہی
 سماع اگر ازل الہی
 سماع اگر ازل الہی
 سماع اگر ازل الہی
 سماع اگر ازل الہی
 سماع اگر ازل الہی
 سماع اگر ازل الہی
 سماع اگر ازل الہی
 سماع اگر ازل الہی

(۶۳) و اگر در سماع ازل الناس را ہنرتے شود و او بر خیزد ہمد را لابدی
 است می باید خواست پس آں اورا بطریقہ بہتر و رفع باید کرد۔ کسے را باید
 کنارش گیرد آہستہ آہستہ با او بیاید یکجا در جمع بنشیند۔

برائے سماع رکنا
محفوظ و محفوظ باید

(۶۴) و برائے سماع را مکانے محفوظے باید یاد گذارے صحیفے کشادہ نباشد
والبته بالاچیزے برآوردہ باشد اگرچہ منظر باشد یا در صفہ نشوند صحرا یا سماع
گیر نباشد۔ آواز ہوا گیر و در ول نیاید اگر ہوا را گرفتہ باشد آواز و کہ خور و باز کرد
محل نزول او ہمیں دل است و البتہ اطراف مکان سماع پیچیزے گرفتہ باشد
اگر صحرا است و اگر نہ ہاں دیوار خانہ بسندہ است۔

اگر کورے را دستا جدا
نشود و اہمال و گذار

(۶۵) و اگر در سماع کورے از دستا جدا شود باید کہ خود بدست خویش باز
پیچید نگذارد کہ دیگرے بیاید پیچید و نگذارد کہ پاسبند گلو گیر او شود و اگر فاش کشادہ
است بکشاید تمام را بر زمین اندازد۔ و اگر سوے گویندگان پرتاب کند آں
جامہ ہم از ایشان باشد و اگر بر زمین امانت نہادہ بود فالاحر منصوص علیہ
اگر مرد باہمت و حمیت و مروت است تو آں را خواهد داد و اگر مرد و محبت
خست و لیل گوید او داند

سماع و قرض در سجده
و مقبل بید و قیادت
کرده نہ نشیند

(۶۶) و سماع و قرض البتہ در سجدہ نباشد۔ و برائے سماع را کہ نشیند آنکہ
مستوج الیہ مردم ہستند ایشانرا باید استقبال قبلہ نہ نشینند و قبلہ را پش ہم نہ بند
و قبلہ را احد الطرفین باشد و طربان را نیز باید استقبال قبلہ نہ نشینند۔ و در مجلس
با طربان در اصطلاح مطربان سخن نہ گوید کہ موجب استخفاف حال او باشد۔
و البتہ کہے را در مجلس آنکہ مردمان بزرگ را ذوقے و رقتے حاصل شود۔ البتہ
عظمت و شمت ایشان مانع است تا کہے مقدم شود آنکس بر خیزد تا ہر کہے
بوقت خویش شود و سماع بستہ نگردد۔ و البتہ جام ذوقے را فراغ نکند و اگر قوت
طیرانے باشد در مجلس ارأت آن نکند و اگر بر زمین کہے مطلع شود آنرا بیرون نہ بد

اندر حق مکتبہ کوفہ
در مجلس سماع نہ بزیست

انہما آں کنند و آل اطلاع را از تفرقہ حال خود و شمار بے ذوقی نقد وقت داند۔
 و آنکہ او تنہا سماع شنود با او کسے نیست او ست و گویندہ نکو سماع است آں
 اما در شراب ذوق و قسے است کہ با حریفان باشد تنہا خوردن چنداں لذتے
 ندارد و سماع لذتک و در تنہائی جز اضطراب بر خود زدن و پیچیدن و گراستے
 (۶۷) و باید در سماع گویندہ ہم با طہارت باشد و پیچیرے آلودہ نبود و اگر
 آلودہ باشد با ستخفاف از مجلس بیرون کنند۔ و البتہ در سماع کہ آید از خانہ خود
 چیزے بخورد و بیاید و برآں وعدہ کہ کردہ باشد ہمیں ایں وقت حاضر نشود۔ و در
 استدعا ہا کسے را برابر خود نہ برد۔ اگر مردے معتبر باشد برابر او کوو کے بود کہ مصلحا
 او در و میال و پاییز او را گردہ آرد او را با خود و مجلس نہ نشاند مگر مضیف گوید و اگر
 ملازم حال او باشد و مزاجم وقت او شود کہ بیاید کہ او را بیرون گذارد با صاحب
 ضیافت گوید کہ یکے برابر من آمدہ است اگر اشارت تو باشد درون لطمہ و اگر
 او نطلبد او را درون نیار و و بدیں از صاحب ضیافت نہ بچد۔ دریں چند
 چیز ہست یکے دریں باب حدیث است اگر شخصے در خانہ ضیافت بغیر استدعا
 و آید دخل سارا حق و خرج مغیرا و زوانہ در آمدہ باشد و غارت کردہ
 بیرون شود و دیگر خصم خانہ برآے چندے را معین طعامے نچتہ و دیگرے بیاید
 مزاحمت دہد و طعام کہ او را بخوراند نہ آں کہ مضیف گراں افتد و او از مردم
 منجل ماند۔ و دیگر مجلس است ہر کسے محرمی و آشناے را طلبیدہ است و بابتے
 خواستہ را طلبیدہ یکے نابایتہ و ناخواستہ و آید نہ آنکہ ممل و محوش
 ایشان افتد۔ و آنکہ بغیر استدعا و آید سخن و راجحت اکل او ست اگر چہ خصم

در سماع گویندہ را
 با طہارت بودن ضرورت
 در دعوت پاکے
 دیگر را بے زبان دعا
 دعوت ہر را خود بخورے

باؤل بود و بدینہا پیروار داما اورا چہ میگوئی کہ او اس طعام خورد او ہم بے مروت
کسے باشد و بے شرم دے حمیت کسے باشد۔ و نفس مردم اس عزت باید کہ
صوفیاں کردہ اند اگر طعام کسے خوردند سپس اس مزد و ندال طلبند یعنی و ندان برابر
طعام ہر کسے بخند برابر اس طعام تو بخنیدہ مزد و ندال باید برابر اس شکر اندہ را مزد و ندال
نام نہادہ اند۔

ادب نشستہ در
مجلس طعام

(۶۸) والبتہ قعداں نہا شد کہ مجلس در آید و صدر گیر و چنانچہ علی العموم
میاں مردماں دیدہ بکدام ہتمام دراں باشد کہ نصف نعال اختیار کنند و اگر مردماں
معد و زندارند بصدر طلبند یا آل بہم و صدر ہمچنان شنید کہ کمینہ در انگشتی چند
گذار و دو صدر خود فرد و چندے شنید۔ اگر مردماں و نصف نعال البتہ نمیگذارند
بالامی طلبند و در محل ہم نہ پیچید نما ند کہ بالا نخواہم آمد۔ الضیف کا لجل
گفتہ اند مجلس حیث مجلس۔ و اہتمام او دراں نہا شد کہ نخست طرشت پیش
او آزند و پیش ہر کہ برندا و بدال راہنی باشد۔ و اگر در مجلس بزرگ ہواست و
خلق ہمہ توجہ و متعلق او اگر نمیرود و در صدر نمی شنید ہر جا کہ اومی شنید صد ہاں
جامی شود بہتر اس باشد کہ تکلف نہ نماید ضرورت برود و محل خود شنید۔

ادب طعام خوردن
در مجلس نہ ہوتا

(۶۹) و در طعام لقمہ اول در دہن خود نکند گذار و تا مردماں در خوردن شوند
بعد اس لقمہ در دہن خود کند۔ و مجلس اگر چہ اندک و اندک تر خواہد خوردن انما شستن
بداں وضع باشد کہ حاضران گمان برند کہ تا چہ قدر خواہد خوردن و چہ قدر لقمہ
بر خواہد داشتن اگر چہ لقمہ اندک تر بہ خواہد داشت۔ اما طر لقمہ استنکاف نہ شنید کہ
مردماں دانند چیزے خواہد خورد و اس ساز متکبران و متعبران و خود نمایانست و

صفتے بمردمان نازنین ہم دار و آثر کہ عروسکان نام نہند۔ ولقمہ بزرگ نستانند کہ
 ایں بجرص نسبت دار و لقمہ موازنہ گیرد و خورد و خایہ پیش از آنکہ مردمان دست بکشند
 دست بکشند تا آخر وقت دست و دہاں در جنبش دار و تاہر کسے قدر خود را فاغ
 کنند بلکہ مردمان دست گرد آورده باشند و هنوز قدرے دست بدار و طعام
 شاید آنجا کسے است کہ اور اطلب باقی است و حیا مانع آمدہ است و نیز مقدار
 خود را فاغ کنند بخیزد۔ و البتہ طعام پیش خود خورد راستا و چپا و میبند دست
 نیدازد اگر ناں خورشے و طعامے از و قدرے دور باشد بقصد تمام انداز و ازاں
 کاسہ و ازاں صحنک لقمہ پیچید بتناز ایں سیرۃ مردمان با شمت و عزت نیت
 و طعام با ترتیب خورد و نخست نان و گوشت و ترشی کہ باں ضم باید کردن پس آل
 برنج و ہر چہ مانند آن باشد بعد از ازاں شیرینی یکدگیر را خلط کنند و آشتے کہ باشد یا
 نخست طعام بیا شاید بعد تمام طعام نخست برائے تقویت مزاج و معدہ
 پر کردن کہ بسیار طعام خوردہ نشود و آنکہ آخر خورد برائے آنرا کہ در ہضم قوتے دہد
 و اگر در طعام از حصہ خود خیزد اگر حصہ نہادہ اند بدگیرے و دہلہ و لک اما در مجلس
 پیر شہید بحضور او ایں گستاخی نکند۔ در مجلس شیرینی کہ نہادہ اند و کسے ازاں حصہ
 بر میگیرد و اکثر مردمان ہمیں کردہ اند شاید ترا تعزیرے و مکہبرے مانع آید گفتہ
 اندیک نان بشرینی پیچیدن شاید چنانکہ ایشان گویند یک نان خلافت است
 دومی خلافت و از مجلس بزرگ گیرد کسے ندہد کہ آل حصہ او نیت مگر آنکہ مجلس مخصوص
 برائے اوست متصرف اوست ہر چہ کند شاید۔ و آنکہ اورا بادے مکیںد
 و گیسے میراند از مجلس طعام اورا نصیبہ کنند۔ البتہ در مجلس طعامے لذینے

مخصوص نباشد مگر آنکه اورا ضرورت است که اورا طعام پرہیزی باید خوردن
برائے او ہماں جنس کردہ اندو باں ہما آں ہم قسمی یکسے و ہد تا نرطایفہ
شرا الناس من اکل واحدک نباشد۔ باید کہ طعام صدر و نعال یک طعام
باشد و اگر انواع کردہ اند باید کہ آں انواع ہر دم مختلف باشد۔ و اکلے فاحشے
نکنند چنانکہ ہمہ دست و انگشتان متخلط بطعام شوند و لب و دہان و انچہ از
حوالی اوست از آلودگی نکاہد دارد و البتہ لقمہ سبہ انگشت بتانند مگر طعامے است
کہ سبہ انگشت جمع نمی آید چنانچہ دودیہ۔ و البتہ شکم را گرسند دارد و ہیج چہ
پر نکند این سخن بالا گفتہ شدہ است۔ و مدح طعام بسیار نکند گوید رہے لذید چہ
خوش نچتہ اند۔ و دم ہم نکند اگر خوش آید بخورد و اگر نہ دست گرد آرد مگر آنکہ حساب
خرج و صاحب طعام او باشد تتبع آں ضروری است ہنر و عیب آں پیدا کردن
لابدی است تا خباز و طبخ ہمیں شیوہ نگیرند دیگر طعام را اگر بد پزند و اصل
اسراف شود زیرا چہ اسراف تصنیع مال است و درین تصنیع می شود و در وقت خوردن
بر پائے چپ شنید و پائے راست را برگیرد گویند بریں ہیئت طعام خوردن سنت
است مگر پیش شیخ و مشائخ دیگر ہر چند کہ سنت است اما سنت ہری نیست
امثال آں سیرت در بعض محلہا مطروح است۔

(۷۰) و خلال بعد طعام بدہند حاضران را ای قدر باید و مجلس شستہ نعت
در خلال نکنند زیرا چہ در برون آوردن تغیرے فاحشے باید کردن ہر چہ در و نڈ
پیش باشد آند و در کند بعد آں می توان در محلے دیگر باقی دو رکعت و مجلس مضمنہ نیکند
و آں مضمنہ و طشت نیند از دیگر آں کہ لابی باشد۔ لابی او حیثیت مر و کہ

آداب خلال و
مضمنہ کردن

کبر سن شده است و اطراف او طعام میاندازند و مضغه کنند و فرو بردند و یا در
طشت اندازند و اینک مضغه کنند و فرو بردند و بهتر این نوع را از ادواب طعام نبت
کرده اند که رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخمیس کرد و در احیا و در قوت نیز
گفته است۔

آداب آب خوردن
در طعام خوردن
طعام خوردن۔

(۷۱) و بعد از طعام متصلآب بخورد و از این کار محتذر باشد سبب آنکه طعام
تر می است آلودگی کوزه شود حاضر از اگر اہمیت طبع باشد و اگر در میان طعام آب
خورد معده را آب سرد کند معده مختلط شود اول معده طعام را گیرد و اگر در اول
مہضم را فریدے مدوے طلبد بعد از ساعتی توآب دہی زود مہضم کند و زود دفع
کند و آنکہ مبالغت کنند و مجالس بعضی البتہ آب نہ بندند بخمیس شاید اما بتکل
بعضی را حادثہ در کلوشہ باشد کہ نشکی در مزاج اوست البتہ طعام را می چسبد
میدارد و در حلقوم او این جنین اشخاص را آشکارا از مردم امتیاز نکنند اما بتدبیر
دفع حاجت او کنند۔ و نشاید زلہ بہ بندد و بعد آنکہ حصہ نہادہ باشد ندخوش
بیاید ببرد و دوشش نیاید بگذارد۔

بجای آب خوردن
بجای آب خوردن۔

(۷۲) چون از مجلس خیزد مضیف را دستے گیرد و بصورتے پیش آید یا زبان
یا بہ ہستیکہ او داند کہ شکر آن طعام بجای آورد۔ و اہتمام کند در انشاء طعام
خوردن و بعد از آن آروغ ہائے ناساز و از نزد چنانچہ مردمان آواز را بر میآرند
اگر آروغ مزاحم شود آہستہ ترے دفع کند اما آنکہ مردے مغدور باشد
مغدور است

در طعام خوردن
پیش بردن آروغ

صوفی اکثر الاحوال

(۷۳) باید کہ صوفی اکثر الاحوال صایم باشد۔ خوردن او جز قریب

بروقت نماز خفتن نباشد یا آنکہ چاشت فرخ قریب استواء اگر بریں عادت گیر و خود حکیمانہ کارے کردہ باشد و اگر نہ از دو وقت طعام خوردن زیادت نکند و آں ہر دو وقت آں قدر خورد کہ دیگرے میانہ روز آنقدر کیوقت خورد۔ و البتہ در وقت خوردن قایل بند کر باشد یعنی لا الہ الا اللہ یا امثال آں افکارے کہ ہست اذیابواطعمامکمل بالذکر برائے او درست تر باشد۔ برائے آنکہ شب راطعام بسیار خورد و تدبیر بسیار نکند انواع بسیار می ہند تا بسیار خوردہ شود مشہتی و مرغنے بر آں استعمال میکند و اگر انواع طعام باشد از ہر کیے بخورد بدال قدر اگر یک طعام خوردے چہ قدر خوردہ شدے چوں مجموعہ راجع کند ہماں قدر باشد۔

صاحب ہماں
اوقات طعام خوردن

(۷۴) صلحائے ماتقدم ایشانرا در باب لقمہ احتیاطے بود کہ آں احتیاط وزرآنہ ما فسانہ باشد اما تر باید کہ سختی محضے نباشد و تا ویلے را در آنجا مسلغ بود و دیگر مقابل طعامیکہ میخور و جزا از او را خویش و ردے دیگر را گیر و جبر نقصان آں کہ دورت شود۔

احتیاط در اکل
حسدال

(۷۵) و با ہر کہ طعام شکر کرت افتد باید باوے در آں طعام مشترک معاملتے کند کہ وے راضی شود و خوشاں خیزد۔ و البتہ طعامیکہ پیش ہماں آرند سریع الہضم باشد ثقیل در مدہ نبود و طعام باد گین و بادا گینز نباشد و آنچه در وسع مضیف است تقصیرے کند و آنچه بر نفس او دشوار است آں پیش اضیاف نیارو۔ و ضیف را نیز باید ہر چہ پیش وے آرند راضی باشد و اما اگر صاحب دستگاہ باشد و طعامے و نیوی و قلیلے بسیار بخنیل و در خاطر ضیف

آداب میزبان و
ہماں بایکدیگر

چیزے گذرد۔ واکھ مستعدی بیاید نشاید کہ خالی دست آید ایں بسبب
وانست کہ نقد خیر الاشیا است ہرچہ تو خواہی آوردن جز نقد اگر آں حساب
بدان احتیاج ہست آن نقد برائے دفع حاجت او کافیت اما اگر نقد
حاجت باشد شے بجائے او بکفایت نکند و آنکہ نقد آرنڈا اگر خواہد نکند بڑ
آنرا صرف کند خوردہ و ریزہ کردہ برد زیر اچہ ریزہ ہمہ جا کا خواہد آمد تنکہ
زربجائے ریزہ کار نیاید بستمہ جامدے ہست می بایکست تا کار آید اگر
یکجا سچ کنند مصلح دیگر بماند یا کالاے برند کہ اکثر احوال مردم بآں کالا
کارے وارد یا چیزے برند مناسب آں حال و آں وقت و آں مقام باشد
مثلاً مردے تر اور باغ مہاں طلبیدہ است انچہ مناسب آن مقام است آں
برند و اگر کیے کا خرید دخترے دار و زر و نقہ و انچہ مناسب آں باشد آں بند
و اگر گل برند آں خسے کہ باوے یار میکنند ازوے جدا کنند برند قبیح بحسن
نیامیزند گرا آنکہ اور محافظ و غلاف او سازند ہر بار تو خواہی کہنی آں خس را
گیری و گل رانزد یک مینی آری گل تبری و تازگی خویش سلامت ماند و اگر نہ
ہر بار دست گیری و بوکنی حرارت دست تو گل رسد پڑ مرده گرد و بوے کم گرد
اما گلے کہ بر تربت اندازند البتہ خس ازوے جدا کنند۔

ساروے پیش
دوستے تحفہ برد

(۷۶) و اگر کاروے پیش کسے برند بایک کہ باآں کار و سوزن رسیان انداختہ
ہم پاید زیر اچہ آن آلت بریدن و ایں آلت پیوند کردن و دوختن۔ کیے
باکیے ضم کردن است اگر برندہ را پیش کسے خالی بری آں اور افال بدبا
چوں حالت دوختن برابر باشد اشارت بدیں شود بدیں بیرو بدیں بدوز

چنانکہ خیاط جامہ را تقطیع کند و پیراہنے و ازارے بدوزد۔

(۷۷) واگر آوندے چنانچہ حقہ دیا طبقے و امثال ایس پیش کسے برند

مجد و نبرد چیزے وال آوند باشد چنانکہ مناسب آں آوند است مثلاً شانہ

والے برند البتہ در میاں آں شانہ باشد یا بجای او چیزے دگر ہم ہمچنین

آوند ہاے دیگر۔ و چیزے سیاہے و ویدہ و پارہ و خاکسترے و نشان گورے

اگرچہ از گور بزرگان باشد و طعائے اگرچہ بروح بزرگے باشد پیش کسے

علی الصباح مجد و آثر نیز برند اگر تو گوئی تبرک بزرگان است ہم چنین است

اما از مردہ رفتہ آمدہ است۔

(۷۸) در طعام خوردن باید پرکالہ پرکالہ نکند تا نیکہ خورد و تمام خورد و یا تا

رساند۔ نیمہ خورد و بزنان دگر دست اندازد و پرکالہ کند ایں کا نکند مگر آں کہ

بریں نسبت باشد کہ مانے درست در کند و ری میگذارد بر میدارد و پرکالہ ہا

در کند و ری میگذارد کند و ری با آں می چپند آں پرکالہا مطبخی و طبخ

و کو کو ال بخورند آں بہتر است و مرضی است بکند۔ و اگر بر کسے طعام بردا

کہ طعام اندک نہر و آں قدر برد کہ آثر نہا است و اگر با خلق است آں قدر

بود کہ کفایت رسد۔ و رویشان چنین گفتہ اند کہ خالی آید خالی رود البتہ

چیزے باید بردن ایں روش میاں ایں قوم است۔ چند نانے میان چند

نفر باشد تا ہمارا بشکند و در میاں اندازد تا معلوم نشود کہ کسے چہ قدر

خورد آنکہ بخورند و اندک خورد و حال او ہم کسے را معلوم نباشد ستور ماند و

آنکہ بسیار بخورد و حال او ہم کسے را معلوم نباشد و دیگر اشارت بدیں ہم باشد

آداب بردن آوند
و ایشانے دیگر بطور
مختصر۔

آداب شان خوردن

پارہ پوشانیم و کمرہ خوارانیم و از غایت شکستگی و اماندگی ایشان ہم باشد
 عجب نظارہ از اں ابدال است طعامیکہ ایشان خوردن را بدل طعام
 پر کنند و اں را در دہن گیر و مانند بعد از اں بکشند برون اندازند مضمتہ کنند
 بخورد ہا نچہ در مضمتہ خورده شود ہماں غذاے ایشان باشد تا ہر کس را بعد
 چند روز باشد عجب دیگر میان مردم صورت مستذل و متخف باشد شاہ
 از ہمہ خود ترو پس افتادہ تر نمایند و با خود میاں خود و با کسانیکہ ایشان را ملاقات
 و صحبتے باشد یکے عزتے و کبریائے است کہ در گفتن نیاید چنانچہ شنیدہ شیخ
 قطب الدین قدس اللہ سرہ الغریزہ در سماع بودے شیخ حمید الدین ناگوری
 قدس اللہ سرہ الغریزہ پا افتادے سر اورا بر بنداشتے اشارت بنجادم کرتے
 خواجہ مارا قدس اللہ سرہ الغریزہ ازیں حال کسے پرسید فرمود شیخ قطب الدین
 قدس اللہ سرہ الغریزہ در مقام کبریا بوداں کبریا باں دل چگونہ آمیزد این دل را
 باں کبریا چہ اعتبار بود و اگر گویند ایں اختیار برابر ذل نفس است اگر اں ذل
 نفس است طرے دیگر اں ذل عین عزت است و نفس اں می آید کہ جنیں
 کس ام کہ منہم ہاں ہمہ ایں جنیں نفس را دلیل میانم بر تصنیف بارگراں منہد
 والبتہ اں چیزے نطلبید کہ اونو انداورد یا آوردن اں برد و شور باشد والبتہ
 استدعاے کسے قبول کنند کہ جوان مرد باشد استدعاے بخیل قبول نکنند و در
 خانہ او نروند و طعام او نخورند البتہ بتدبیر خوشے استدعا را دفع کنند و در
 خانہ خود نماہم نروند و آنکہ در طعام تکلف کند برائے شاد باشں از وہم
 احتراز است و ضیافت یاراں کردن و طعام ایشان را خورانیدن بچند

سبقت بہ
 خدایا بالان
 و چگونہ صحبتے ایشان
 بادگیران

سبقت بہ خدایا
 قبول کردن

مرتبہ بہتر باشد کہ فقیران اجانب را بدینند و اگر بایکے صلہ است اور مقدم
دار و جہہ برتر۔ و اگر بایکے کہ صلہ رحم است و او نہ از مردم محترم است زندگانی
بحسب حال اوست و دادن و ستدن کند لک۔

صوفی باید کہ از آخرت
و دکنے را مطلع کند
و معاملہ با خدا دارد

(۷۹) و البتہ با خود پسمے کند کہ اور آخر چے باشد کہ براں حسیچ کے مطلع نگرد
و چنانچہ گفتہ اند صوفی را البتہ معاملتے باشد با خدا کہ براں معاملہ جز خدا کے
مطلع نباشد۔ و انچہ در مجالس و محافل بدے کند اور باید ہم ازاں جنس بدے
در سر ہم باشد و اگر کسے جامعہ معین را التماس کند فالاحر مفوض الی الکمل
اللہ اعلم احوی مصلحتہ بطرء علیہ اما مردم را نشاید از کسے خصوص از صوفی
جامعہ معین طلبہ کہ ایں جامعہ یا ایں دستار یا ایں کلاه مرابدہ

(۸۰) و مرید کہ مرید پیش شیخ فتوح آرد مگر طاقیہ گر آنکہ طاقیہ نوباشد
ملبوس کسے نباشد۔

بزرگوار جامعہ ہدیہ
آوردن

(۸۱) و مرید کہ پیش شیخ بیاید اور او بہت شاید یاد و چشم کشادہ برود
پیر داشتہ چنانچہ مبتلائے سوئے محبوب بیند و یا گرد آوردہ نظر پر پشت پایا برینہ
خود داشتہ و نیک تیز زود و سخت آہستہ نیاید و ہر چہ بیار و پیش شیخ بریزد
مگر مصحف و یا کاغذے ازاں ادعیہ و یا چیزے تبرک مشایخ باشد۔ و پیش پیر کہ
در آید باید کہ روے بر زمین آرد اما آنچنانکہ از سجدہ ممتاز باشد و البتہ بینی و
پیشانی را نکاہد و در خواجا این جنس فرمودے قدس اللہ روحہ و چوں باز گرد
البتہ اہتمام دریں باشد طرف پریشیت نکند چنانچہ باطن متوجہہ است صورت
ظاہر ہمہ چنین شاید مگر خادے و ملازمے کہ اور روزے چند بار بیاید

آداب رفتن و نشین
بزرگوار طعام خوردن
پیش او

وکار با عجل میباید کردن اورا میسر نیاید و کاریش بماند اما این قدر نگاه بایست
 هم از اول قدم که باز گرد و پشت ندهد بلکه مکرر قدم پس رود آنکه پشت دهد
 و در محله که شسته یا نظر بر پیردار و یا بر سینه خود البته راست و چپانگردد و بکند
 و رونده التفات نکند۔ پیش پیر بیدن کسے نخیز و مکر آنکه پیر بر خیز و آن نماں
 بموافقت او بخیزد و اگر پیر خیزد خود شسته نما ند بسبب کاہلی یا آئینہ نزدیکی
 آنچنان نیست کہ برائے او بایست و بایست پیش پیر شسته در غنودن نشود و اگر
 خواہش رنجاند از مجلس بر دل آید۔ و پیش پیر شسته و روعے و تلاوتے نکند
 و پیر را گذارد و بغلے مشغول شود این نکند۔ و پیش پیر شسته برگ نخورد مگر پیر دهد
 فرماید۔ و سخن بلند نگوید و کسے را با و از بلند نطلبد۔ و اگر طعام پیش پیر خورد و اگر آوزہ
 خورد و بایست کہ خوردترین لقمہا باشد و بایست کہ انگشتان او کف دست او بطعام
 مختلط و ممتزج نباشد۔ اگر خود میضامق است ابتلاے او دارد و محبتے
 هست باوے کاش آنچنان خشک است کہ یکدانه فرو نمیرد و لقمہ خود چه
 باشد بسیار خود چه گوئم۔

در امور شرعی
 شیخ را بچو پیغامبران
 در امور شرعی
 پیغامبران

(۸۲) شیخ را در امور شرعی بچو خود میباید دانست بلکه اعطای و فحش
 و در امور آہی بچو پیغامبران بلکه بچو احمد خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و آنکہ گفتیم اعطای و فحش بنا بر آن گفتیم کہ او عارف است و نفس عارف
 ہم عارف است و بعد آنکہ نفس در میان عرفاں خود جولان گیری کردن گیرد
 گرد آوردن او دشوارے باشد پس اعطای و فحش آمد بضرورت۔ شنیدہ کہ
 گفتہ اند کہ گنہ در مقام ولایت دلیل بر مر حبت باشد و گنہ در مقام محبت

دلیل بر مقتضی محبت باشد و گندہ در مقام معرفت دلیل بر کمال معرفت بود

(۸۳) و اگر از مجلس کیے خیر و بغیر موجبہ و مصلحت میان مردم اور اجتماع

و برزالت نسبت کنند خصوص پیش پیر بغیر امر او۔ و ہر بار کہ پیر طرف و نظر

آرد اورا ہر بار روئے بزمین آوردن زیادتی باشد بر پیشگی نمی شود انماض

بصر خویش کند و خود اگر آرد و از پیر چیزیے التماس نکند مگر خواندن و گزاردنی

و گرفتن سخت بر نفس خویش آں نیز اگر بدل گزارد بہتر اگر پیر اور دل افتد

فرماید درین نسبت مزید بیشتر بود و سلامتی بیشتر بود و استقامت باشد۔

و اگر شخصی پنج آیت می تواند خواند و غزلے میداند خواند پیش پیر نشاید مگر آنکند

فرماید یا آنکہ آن شخص آں کارہ باشد چنانکہ مطرب سخن دروفیت۔

(۸۴) مجلس شیخ را مجلس حق دانستہ و مقلد صددقی عندکلیک

مقتد در قدم یافتہ است ہارہ مہدراں مجلس است و ہماں کار دست

موزہ اوست ہر جا کہ شستہ است ازین جداگانہ نیست۔ مرید را شاید مجلس

اورا مجلس حق دانند زیرا کہ او با حق است چنانکہ گفتیم۔ و خود را و پیر را یک

نہند بر آب فروختن با و بجان گذر پایہ و سنگے و گراست و از براب خرید

مروارید و گوہر شب افرور کفہ و گرد ارد۔ و بسیار پیش شیخ نباشد اگر پیر

بہم باب آراستہ است کہ او خبر کمال معرفت عیب ندارد تر با و نہ بجنہ

(۸۵) و ہر چہ پیر فرماید بر سبب ان شریع بجنہ ہر چہ موافق باشد اقدام

و طاعت ضروری است و اگر مخالف نماید اگر امرے فاشی است۔

خود راں باب تا ملے و تائینی کند و اگر رہ تا و لیے و وہم غدرے یاید

از مجلس پیر اذن
اور بغیر خود و از پیر
چیز التماس نکند

مرید مجلس شیخ را مجلس
حق دانند

مرید را لا بد است
کہ فرمان پیر بجا آرد

مباشہ شروع ہو تو نمیدانی اور بھروسے واقف است کہ ترازاں شعور و جبر
نسبت حکایت خضر و موسیٰ علیہما السلام شنیدہ باشی کہ در ہر لوکے ایک سخن
گفتہ اند و ایک سخن آورده اند جملہ تصرفات پیرا تصرف خضر علیہ السلام تصور کند
خضر علیہ السلام کو دے راکش است ازین فاش ترکیبہ نباشد و مع ذلک
وَمَا فَعَلْتُمْ عَنْ أَخْرَجِي أَنْبَاءَ مَسْكُنَةٍ كَمَا زَايِدٌ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
بِأَمْرِي أَوْدَعْتُكُمْ فِي الْقُبُورِ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
از خود کردہ ام عَنْ أَخْرَجِي ایں کار من نبود ایں کار خدا بود خود کردہ است و میگوید
کہ من نکردہ ام خدا کردہ است اینجا تو بدال پیر کیمیت و چونہ کسے است۔

(۸۶) و پیش پیر مراقبہ و ذکر مشغول نشود ہمہ مراقبہ و ہمہ ذکر ہیں حضور
اوست تو ہمیں حضور او باش خواب پیر ملال کہ خفتہ است بیداری او ملال
در از خواب خواستہ است بیدار شدہ است یا بیداری دارد کہ خواب طاری
خواہد شد۔ بدانی از پیر غافل بودن حرمانے کلی است یک سخن او بجائے نہ
اگر صد سال خدا یا بر استی و واجبی پرستیدہ تا آنجا نبود۔ ہر کسے در کار
جہارتے دار و پیر در رہی راہ حق استادی و جہارتے دار و در از
میداند و میگوید علیک بالجدادۃ و ان طالت و وزوار ملال می شناسد از راہ
راست طرفے راستائے و چپائے گشت کردہ است از کہے و کہیں پیر
زیرے رہے پیدا آورده کہ رہ روان سلک حق بصدر سال تا آنجا نرسند کہ
پیر یک ساعت اور در ان محل نزول و ادب کیا ہر چہ او فرماید را ان لایستی
و ہر چیز کہ تر فرماید کہ آن نسبتہ بد و بکار او دار و بدانی کہ طیمہ رحمتہ است کہ

پیش پیر متوجہ پیر
و مراقبہ ذکر دار و
شنائی شود
از پیر غافل بود
حرمان کلی است سخن
چیز بیدار بجائے رہا
صد طاعت اورا

ہر جانب

درباب من است ہمارہ بسر می باید بدو اتبلع دستار و رفتار و گفتار ہمہ مریدان
را باید کا لشرط اہم ہست۔ والبتہ باید نام پیر بر زبان بسیار رو بہ حقیرے و
کبیرے کہ اور اپیش افتد۔ و برائے تصور پیر بدل محلے معین ندارد و وقتے
معین نکند و حالے معین نکند بہر وقتیکہ باشد بہر حالے کہ دار و بہر جائے کہ باشد
تصور پیر از دل خالی نباشد۔ پیر متجلی است عقیدہ بریں باید کہ او صاحب نفس
است یعنی ہیچ نفس بے شاہدہ غیب بروے غیر و دو چوں دل مرید متحضر دل
پیر باشد کہے چنین ہم اتفاق افتد کہ بینہما مقابلہ شود۔ پیر متجلی انوار قدسی برو
دایم متجلی است چون عکس انوار قدس بر وظاہر شدہ باشد و دل مرید مقابل آں
دل افتد عکس عکس بروے ظاہر شود چنانکہ عکس آفتاب بر آب افتد و دیوار
در محاذی آب بود عکس عکس بر آں ظاہر شود مثالش چنین باشد شمس اکنون نظرًا
شود بہر چند کہ دیوار ہیچ قابلیت انعکاس آفتاب ندارد محاذی جرمے شد کہ
آں جرم قابل ظہور و انعکاس است آں ہم خطے تمام از و گرفت کہ او بصد
مشقت و رحمت دل را آنچنان ساختہ بود کہ عکس پذیر شود و ایں بے مشقت
نصبہ تمام گرفت۔ معلومت شد کہ بدل توجہ بر پیر چہ اثر دہد۔

مرید نام پیر را بر زبان
بسیار داند و در ہر
جا و بہر حال تصور
دارد

(۸۷) و دائم خود را در حراست پیر داند و گمان نہر کہ از وے کارے
میسزد و توفیق اللہ و بدعا نیت شیخ داند۔ ہر کر ایں حالت ملازم است
و دایمی او باشد بعد از چند گاہ در ہر چہ بنید پیر را آنجا یاد۔ پیر صورتے و
معنی دار و متعلق صورت او شود کہ فیض آں معنی ہم با آں صورت است چو تو
متعلق باں صورت باشی ہر اُمینہ فیض او بر تو تجلی کند۔ بر امتنان مسرمان

مرید خود را دائم
در حراست پیر داند

میں آپس میں روئی بنی کہیں تا آنچہ بر بنی آمد بشما ہم رسد فلذلک پس فرمید
صوفیان متاہلہ گویند مرید در دل پیر خدا را می بیند و پیر در دل مرید خود را
می بیند۔ توجہ بصورت پیر کارے مرتب است اندک چیز ندانی۔

اعتقاد مرید با پیر
مرید با پیر چنانست
اعتقاد بالیداشت

(۸۸) و اقل اعتقاد یک مرید را بر پیر باید کہ بدان لایبى است و بے
ازال چاره نیست آنکہ مرید داند کہ پیر چه میکند یا ذن من اللہ میکند
و البتہ بدانکہ یہیج قدمے از قدم پیر او بیشتر نیست و در ال ایامیکہ
اوست بدانکہ یہیج کسے از او بالاتر نیست و اگر نبوغ محقق شود کہ دیگر
از پیرش بیشتر است مثلاً فرض کنیم پیر پیر است بایں ہمہ ایں قدر داند
آنچہ مرا از پیر دست بدہد از پیر پیر دست ندہد و من بہ پیر پیر بہ پیر پیر
و اگر از اینجا او ہم بطرفے دیگر توجہ کنم ایں توجہ از دست برد و او البتہ
بدست نیاید و اگر ہم بر متعلق متوجہ ماند پیر پیر حجتے و لطفے نماید و اندکہ
مسکین صادق است عقد عقیدہ کہ بستہ است استحکم تر است و ہم ہواں
نست۔ حکایت خدمت شیخ الاسلام فرید الدین و خدمت شیخ قطب الدین
و خدمت شیخ معین الدین قدس اللہ سرہم بارہا گفتہ ام شنیدہ باشی۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از معاذ رضی اللہ عنہ پرسید نمہ شب چہ کنی گفت
ربع شب در و دو گویم باقی بعبادت مشغول می باشم گفت اے معاذ
اگر توانی در و زیادت کن بعد چند گہہ ہاں سخن پرسید معاذ رضی اللہ
گفت تا نیم شب در و دو گویم باقی بعبادت خدا مشغول می باشم گفت
اے معاذ اگر توانی در و زیادت کن بار دیگر سوال را معاذ دست شد گفت

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود اصبت فالنہوا کنول تراچہ کما
رو کا رخدا بہتر یاد رو مصطفیٰ کہ او آل می فرماید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میدانند کہ معاف رہد و بخود نتواند برد اما اگر من واسطہ می باشم عن قریب منزل
بسر میرسد ہمیر یگمان بر مید و پیر و پیر میر

فرمان پیر ابوہریرہ
مقدم وارد و در
رعایت احترام ملائکہ
و مقربان پیر بسید
بجدا باشد

(۸۹) و اگر پیر کارے فرمودہ باشد وقت نماز در آمدہ بجائے فریضہ
جماعت شدہ و بتوان اگر آل جماعت فوت شود جماعتی دیگر بوقت تو آل
رسید کار پیر را مقدم دارد کہ آل رفتنی نیست و در تاخیر آل زیانے فاش است
ترا آل قدر باید دانست پیر بشریت باوے باقی است و خداوند
سبحانہ تعالیٰ از حجاب نسب و اضافات منہو است در کار او اگر تاخیر
شود او باز در غضب نیاید چہ غضب بروے اعتبار است اما غضب پیر از
خاصیت بشریت بسیارے در کار او بخد باش۔ و خواہم کہ مقربان
و نزدیکان پیر را ہیچ چیز برنجانی کہ او بشر است و بشریت باو است و این
کسان تا چہ محل و تا چہ وقت باوے ترا ذکر کنند کار تو خراب شدہ باشد و
ترا زان آگاہ نہ۔ اگر وقتے پیر را رنجانیدہ و او از تو رنجیدہ است با آنکہ
عفو کند اما آل گرہ در سینہ بر بستہ است تو بہوش باشی ہر بار در دلش
آید کہ ازین شخص چنیں چیز بازاید۔ ہر بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بر خواط انصاری رضی اللہ عنہ فرماں گرم کرتے چند چیز کہ ازوے بعد
از اسلام زادہ بود البتہ بزبانش آوروے و گفتے تو این چنیں کس ہستی

وآنکہ ہر بار خطبہ میگوید و گاہ گاہ ہے اس سخن و خطبہ فرمودے نہ آنکہ شما آہنی
 در سنگ می پرستید و مردار بخوردید و چکان از زنده میکشتید و صلہ حرم
 قطع میکردید عزت شما باشد و ہدایت بمایا فقید و امثال آن نہ آنکہ گذشتہ
 ایشان بر زبان میراند و ایشانرا تفریع و تونیخ میکرد و دہلہای ایشانرا
 بدان شکستہ میکرد و انید ازین تفریع و تونیخ کدام سخت تر باشد کہ گوید کنند
 ذللاً فاعزکم اللہ بی اگر دشما عقلے بودے و شما دانا بودے و دشما حکمتے
 و فہمے بودے شما شکستہ تر استیدہ نمی پرستیدے عاقل غیر خدا را پرستدہ
 دانی این کہ اطمین است و لمے طغفے عامے نہ برکید و فعلی ہذا ترس از پیر
 بیشتر از ترس خدا باشد شنیئہ و مذہب امام مالک اگر کسے سبت باری کند
 پس توبہ کند توبہ او مقبول است غایت مافی الباب مرتد شدہ باز از ارتداد
 بازگشت اما اگر سبت بنی کند توبہ اش مقبول نیست البتہ یکشنذ زیر اچہ بنی از
 عالم نسب اضافات است و شما میکہ اورا و مہند و ہم الحاق است مثلاً
 گویند و العیاذ باللہ نہا کہ آن بنی کاذب است و شما صریح است کذبے
 صدق نسبت بہ انسان دار پس آل از امور بنی است و ہم آل دارو کہ ہذا الحاق
 شود اگر او توبہ کند توبہ او قبول نکنند زیر اچہ اورا در آل و ربط داشتہ است
 رب صورت الحاق نہاد بہیچ اعتبارے زیر اچہ او از جملہ نسب اضافات
 بیرون است غایت مافی الباب کسے دلیری کردہ است بے ادبی کردہ
 است توبہ کند عفو باشد۔

(۹۰) و در ہر کہ معلوم شود کہ پیر را بنوعی امانت کند بصریکے و کنایتے
 میرا نہ سبکچہ

و اشارتے از و چنان تبرک کند که مرد زاهد از وجود شیطان و اگر مدامنت و مدا
 را بمصلحتے روا دارد آں مرد مداین باشد و مداری بود از حاش آں معلوم شود
 اورا حیمتے در طبیعت او از طرف پیر نیست - چنانچہ علوی بشنیدن نام نرید
 چونہ میشود ہمچنین مرید دیدن مخالف پیر و دیدن بد معتقد پیر و آنکے بر پیر طعنے
 تشنیع کند ہمیں مثال دارد - شنیدہ باشی المحب لله و المحب فی الله
 من اولیٰ عمری الایمان -

بدعتیہ اندیشہ
 دوری گزینہ

(۹۱) آں جامہ کہ از پیر یا بدخصوص انچہ ملبوس باشد آں را حرمت دارد
 پائمال نکند مگر بباطلے یافتہ باشد یا نہالچہ یا غیر آں کہ لا بدی است قدم برد
 بدارد - و در حالت کہ طہارت و وضو نہ باشد آنجامہ را بدست گیر و نزدیک
 نیارد و در استعمال ندارد - و البتہ در آں کوشد کہ در اوقات متبرکہ و در ایام
 متبرکہ چنانکے اعیاد و غیر آں بدان تبرک گیر و آنرا بر خود وارد و شفیع حال خود
 (۹۲) جائے نشست و بود پیر را حرمت دارد چنانچہ اورا پشت
 ننمید و نمی ایستاد و بتواضع و انکسار می استاد ہمچنان جائے نشست
 پیر بایستد و بدان سمت روے بر زمین آرد و گوی آونشتہ است و پا
 پس باز گردد و روح او را در آں مقام شاہد و اندازار و روح خلاصہ است
 و ارواح خلاصہ را طی مکان و طی زمان است مہمداں ساعت واحد پیر
 و مدفن است پیر و مجلس است پیر و مَقْعَدِ صِدْقِ عِنْدَ مَلِکِ
 مَقْعَدِ است اگر کسے از مردیان دل را صاف شفاف کردہ است از
 پرس کہ او گوید آر کسے سخن ایں است کہ او میگوید -

حرمت داشتن جامہ پیر
 و تبرک حق ازاں

حرمت داشتن جائے
 نشست پیر

ارواح خلاصہ را
 طی مکان و طی
 زمان است

ربط قلب پر

(۹۳) من دریں جملہ کہ بات کو گفتہ ربط قلب کہ در کتاب ہاے سلوک میں لکھتے ہیں
در ابتداے ذکر باید شغل ذکر ربط قلب بر پیر تقیہ دار و من دریں عبارت تمام
گفتہ ام ترا خداے تعالیٰ ہمیں دادہ است دانستہ باشی۔

میدان باید کہ ہر یک از
و صاحب زینتے مخصوص
تصویر

(۹۴) ہر یارے از اصحاب شیخ را باید بنعمتے مخصوص تصور کنی۔ پیر آئے
عمیق رواں است ہر طرف نے ازوے جو کہ کہا بروہ انداز ہر جو کیے در کشتے
آب رسیدہ تھنے کہ در ان زمین ریختہ اند تخم بر آید ہاں بار آرد۔ جاے جو
جاے گندم جاے شالی۔ ہر کیے از پیر نصیب گرفتہ است اما حسب استعداد
او فیضے بدو رسیدہ است۔

میدان و اتباع پر
و امور بنی احسان پر

(۹۵) و در امور بشری پیر و اتباع آں اہتمام نوری تو بشری خود را
میدانی جسے کہ ترا زیانکار نیاید آنقدر اتباع کن مثلاً پیر اکثر نساء و اولاد
تقریباً ہست ایں اتباع را ہوس نبری مگر در خود ایں معنی یا ایں قوت احسا
کنی و کذا لک در بشریات و گر۔ اگر در پیر احسا کنی کہ ذخیرہ میکنی آنجا نیز
ہمیں حکم دار و در باب پیر ایں یقین باید کرد کہ او ہر چہ ذخیرہ میکنی باذن من
میکند و ہر چہ خرچ میکنی باذن من اند میکنی پس در جمیع امور اتباع نباید۔ و معلما اتباع
است و راہبیاں نہ۔ من و بعض امور مبالغہ میکنم سبب آنکہ ہر مرد را
در فہم نیاید۔ پیر را ہمو شجرہ موسیٰ تصور باید کرد و کلامیکہ موسیٰ علیہ السلام از
شجرہ می شنید کلام پیر را ہمو چنان بیاید دانست۔ ایں استحالتے نہ پنداری کہ
در ورے شجرہ او تعالیٰ سخن گوید یا آفریند اگر ورے زبان کسے سخن گوید
چمل انکارے ہمیں قیاس دست و پا و چشم حدیث قدسی بی سیم

اتباع پر معلما است
و راہبیاں نہ

وہی بے ہمت شہیدہ باشی وراں چہ بیان زیادت کتم۔
 (۹۶) و اگر پیر سخنے گوید تحقیق آل از متفقہ نباید کہ تحقیق آل ہم
 فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ہمیں بیان کردہ است اہل
 اہل مشاہدہ اند اہل معانیہ اند۔

تحقیق کلام پیراز
متفقہ نکند

مرید را پیر پرست
باید بود

(۹۷) چہیں گویند کہ مرید پیر پرست باید معنی پیر منظر انوار لاہوتی
 وراے او تجلی رب است تعالیٰ پرستیدن او نیست پرستیدن حق است
 فایدہ ایں صورت در میانہ چہ باشد برائے تثبت حضور را زیر اچہ صورت
 مشاہد و معاین تو است عین بعین تصویری شود و تصور غایب باسمہ غایب
 خطرات و لمات و وساوس انجا بسیار مضرت دارد۔

مرید را دو کلام است
تخلیہ و تجلیہ

(۹۸) مارا دو کار است تخلیہ و تجلیہ - تخلیہ عما سوی اللہ - تجلیہ التوا
 اللہ - اصل کار تجلیہ است تخلیہ برائے تثبت ایں تجلیہ است مینہا ملازم
 کلی است نکما تخلی تجلی و کما تجلی تخلی - چنانکہ فنا و بقا حضور و غیبت۔

تصور پیر

(۹۹) و تصور پیر یا این چنین کند کہ خود را و محضر او در مجلس او حاضر تصور
 و یا پیر را در درون دل تصور کند یا خود را مین پیر تصور کند۔ ایں نیکیجات دان
 ایں مراقبہ نیست ایں مشاہدہ نیست ایں مکاشفہ نیست ایں معانیہ ایہ
 یعنی عین بعین۔ دوستی پیراں باشد کہ ہیچ چیز اور از پیر دوست تر نہ باشد
 اگر چہ زن و فرزند و ہر کہ ہست و اگر وقت مردن بیا د پیر میوز ہے کار بہ
 صوفیاں اند کہ پیر را ہچو استا وے و معلّمے دانند اما میاں ما و خواجگان
 پیر معشوق ما است و ما عاشق پیریم۔ ہیچ کیچہ را بازا و نہ نہیم و نہ انیسہ

دوستی و محبت پیر

جنید رضی اللہ عنہ و بہتر بود و یا بایزید رحمۃ اللہ علیہ یا کسے دیگر یا آل عدیل بدل
ایشان است۔ ہا پیر مصطفیٰ و خدا را یکے دیدہ ایم یکے دانستہ ایم من آں
دوبیت را کہ گفتار او حد کرانی است رحمۃ اللہ علیہ از زبان خواجہ خود

ہا پیر مصطفیٰ و خدا
یا کسے دیدہ ایم یکے
دانستہ ایم

شنیدہ ام بیت
گفتم کہ پیاہری تو یا پیر گفتا کہ دوی ز راہ گبر

چون نیک بدیدم این نکو بود او من و پیر ہر سہ او بود

آنکہ بدانی کہ از فرمان پیر تقاوتے میکنندانی کہ اونیک سخت است

پیر غیر اللہ است امیں خزانہ الہیہ است ہر چہ ترا رسد از و از دست او رسد۔

(۱۰۰) بر مبتدی فریضہ باشد ہر حادثہ و واقعہ کہ او را پیش آید پیش پیر گذرد

و اگر پیر از تعبیرے و تفسیرے فرماید یا نہ و ذلک مفوض برائے و ترا گذرانید

ناچارہ باشد۔ اما متوسط و متعہی را باید ہر چیزے پیش پیر گذرانید گھر خیرے

در بد و برہ گذرانستے دارد۔ چنیں ہم باشد کہ مرد نارسیدہ را و کار ناتمام

کردہ را چنیںے نمایند کہ مردال انتہا را غیرت و مار از سر ایشان برآرد و نقد

زیانکار ایں مرید باشد ناگہاں غیرت بکار شود نہ تو مانی و آل دیدار و از

پیر سرے بتعین نطلبد و آنچہ نقد وقت او باشد بر ہر کسے ازاں حکایت

نکنند۔ و ہر واقعہ و خوبے کہ بیند اگر چہ انبیاء و اولیا را بیند مقابل آل فضل

نباشد کہ پیرا بیند۔ و جملہ پیرانرا برہ و برصل و اندورہ پیر قریب تر و

سودمند تر بیند۔ و در نماز پیر را تصور طہین کند یا خود او را امام خود بیند یا در

دل خویش داند و خطابات قرآنی را اگر در غلبہ وقت با پیر می شود بدل التماس

پیر از فرمان پیر تقاوتے
نیکننددانی کہ اونیک سخت است
رسد از دست او رسد۔
بر مبتدی فریضہ
است کہ ہر واقعہ
چہ گذرانند و معاملات
دیگر با پیر

نکند و بدانند ان متاع البیت لیشبه رب البیت پریم از انجا آمده و بگو
و پر تو سے از انجا آورده است۔

در سماع حل بر پیر
باید کرد

(۱۰۱) و در سماع البتہ حل بر پیر باید اگر طلبی و اگر وصلی و ہجرانی و اگر نظاؤ
جماعی و حرکتی و سکنتی ہم با پیر خوشتر آید۔ ایں حکایت از شیخ نظام الدین
قدس اللہ سرہ العزیز درست تر بشنو او گفته است قدس اللہ سرہ حق خرقہ شیخ
ہر بیتے کا از گویندہ شنیدم خبر بذات پاک شیخ حل نکردم مگر کہ حالت سماع چہ
نازک حالتے است و شیخ نظام الدین محمد بادنی را رحمۃ اللہ علیہ در ایں حالت
خز خطہ بر پیر چیز و گزشت اللہم اھدنا الی سواہ الصراط۔

پیر را مثال ساقی
نصوور کن۔

(۱۰۲) پیر بر مثال ساقی تصور کن کہ شراب محاب و معارف از دست او
تو ایں یافت۔ شنیدہ کہ فردا مرقی کرم اللہ وجہہ ساقی باشد تشنگی نزد و مگر آنکہ
از دست او قدح نوشند پیر را ہمیں دال مرقی سر و در شاخ است پیرائب
او است للذایب حکم المذنب مجی باید دانست۔

مرید را ابتاع پیر واجب
است اگر چہ از پیر بخر
دود

(۱۰۳) و اگر مرید از پیر بیشتر رود باید کہ اتباع او نگذارد و در صف مثل شیخ
فردا آئنا و صدقنا اورا پس پیر ایستاند با ہمہ مرتبہ کہ اورا است اورا بنام پیر
خوانند مگر آنکہ روشے و وزرشے بر حسب زمانہ یا باذن بن اللہ یا با جہانکے
صادق اورا روی نماید ایں اقسام ازین جملہ مستثنی باشد۔ با ایں ہمہ کہ مرید از
پیر بیشتر است توجہہ با پیر میکند۔ ہر چند کہ شرعاً معصوم نیست و خوف عاقبت
بر ہمہ باقی است با پیر غزال گماں نہو کہ او مقبول و موصول است و ایں را
یقین دانند و ایں اعتقاد بر یک فو نیست کہ اکثر مومنان بہ چنین اند و یا چنین

پیر را اعتقاد درست
دارد کہ او مقبول و
موصول است

باشد و این ور شیخ قاضی نیت و اگر نه توجہ درست نیاید۔

(۱۰۴) و اگر پیر از خواب یا در واقعہ ویانی را بحالت مسکروہ بیدار آرد
بدون نیت نکند بحال خود کند بدانکہ حکایت حال من است کہ مرادیں صورت
میکند نمی نمائید۔ یا خود بدانکہ در جہاں حادثہ شود کہ حالت خلق خدا بدین
(۱۰۵) والبتہ مصاحبت و مجالست جز با معتقدان و بایں یوگستان بر
نباشد۔ و ہرچہ در رہ پیر بذل کند منت آن بر سر چشم خود نهند و شکر بجا آرند کہ
ایں ہمہ برکت پیر بود کہ موفق بدیں شدم۔ و آن سختی کہ پیر بروہند سبب مزید
خوش داند۔

(۱۰۶) و اگر پیر جمیل باشد و مرید را عشق بر جمال ظاہر او افتد زہے
سعادت آن مرید وزہے رہے نزدیکتر کہ حق اور ابو محمد حسینی ادا اللہ
حیاتہ ابتلائے یاسیر داشت کہ اگر با تو گویم استماع آن در تحمل تو نباشد
و اعتقاد چنین مستحکم باید کہ از دیدن خار قے و غیر آن مستغنی باشد۔ و کلی جزئی
خود پیش پیر عرضہ دارد۔ مگر آنکہ پیر صاحب قبول باشد و آیندہ و روندہ
بروے بسیار بود گفتن دشوار باشد۔ درین باب ہم بدل توجہ شود و کار را
پیر گذارد و خیریت آنرا ہم بدل از پیر طلبد۔ و باید کہ ایں مرد در اصل امور و مجاہدانی
و شادی و غم ہمہ با متعلقان و مریدان پیر باشند و صحبت جز با ایشان نکند
اگرچہ مرد عامی یا از احتراف است متشبہ ہم این چنین مرے را گویند۔

(۱۰۷) پیر بمثال مرضعہ است و مرید بمثال رضیع۔ رضیع اگر از مرضعہ در پیشانی رضعہ است
ایام رضاع باز ناند ضایع شود و چل آن ایام رسد کہ آن ایام را فطام گویند۔

ایک حال یہ ہوا کہ
بہر استغناء نہ باشد

یعنی از شیر جدا شود ہم از تربیت دور شدن ضیاع او باشد تا آنجا رسد کہ او خود
تواند شست و خود را خود از موزیات و از مہلکات باز تو انداشت ہم از
تربیت مستغنی نشود و اگر نہ خراب گردد و امتداد کلی نہ باشد۔ بعد آنکہ ایام رفت
آید ہم احتیاج تربیت باقیست و نہ نجیب نشود بے ہنر بر آید۔ و بعد آنکہ
در ایام بلوغ آید آل ایام دیوانگی و مستی است آغاز ہوا با وابتدائے شہوتہا
است جاسے افتد کہ غرق ہوا با باشد از انجا ہم بیرون آمدن دشوار باشد
مگر بصحبت دانائے حکیمے علمے۔ و بعد آنکہ ایام شباب رسد خود مراد شود
جہان را تجربہ کردہ است چیز با پیش آید خیر و شر آزند حوادث و طوارق بیشتر
و پیشتر نیامدہ است نشیندہ۔

بیت

مرد خردمند ہنرمند را عمر دوبا بستے اندر شمار

تا بیکے تجربہ آموختے وال بدگر تجربہ برے بکار

از ایام جوانی تا بکہولت یک عمر است۔ از کہولت تا بشیخوخت و کنگی گزشتہ

دوم عمر است۔ مرد با تجربہ و ہر چیز را شناختہ و ہر یکے را بدگیرے داشتہ و

دانستہ و محل او قرار دادہ۔ المقصود مبتدی کہ یہ سچ رہ روی کار نیافتہ است

بر مثال رضیع است اگر از پیر جدا شود ہلاک گردد و سچ چیز از دنیا ید۔ ایام نظام

بر مثال آنست کہ مبتدی راشئے مائی از غیبیات برو ظاہری شود چنانکہ

فورے دمارے صورتے دیدن آوازے شنیدن خولے و واقوے مر جوے

دیدن۔ و ایامیکہ خود را خود تو اند شستن و خود را خود از موزیات و مہلکات

نگاہداشتن رشدے و روے نمود است و رشدے پیش آمدہ است

وبعض اوقات تنبیہ می شود در واقعہ یاد خواب یاد بیداری و ایام ربوف
 بدایاں ماند کہ اول قدم در مقام توسط نہادہ است و کمال آن پیش نیامدہ
 گاہ گاہے تلویینے می شود و استتارے بدایاں می افتد این نیز ایام غرور و
 سرور است و غرور و سرور خالی از شر و نہا شد خود را چیزے داند و بدایاں کمتر
 گردد زیرا نثار وقت او باشد۔ آن زمانے کہ حکایت از اں زیاں کردن میں
 باشد کہ از آیتات و جائیات حرام پیش آید صفائی واردات نہا شد
 و نقیہ صادرات نشود۔ اما چوں ایام بلوغ آید وقت دیوانگی و مستی است
 تجلیات می شود کشفات پیش می آید و آن تجلیات و کشفات اورا بڑی
 می برکتی بزننا شایستہ دارد و گوید تو از اں من و اں تو میان با بیکگانی
 نہ از اینہا چرا بازمی مانی این بیچارہ محروم شدہ از بسیار فرید و از شہو غیب
 محروم گردد۔ جہاں در جہاں عارفان دریں غرقاب غلاب افتادہ اند و البتہ
 سر بہ آوردن توانستہ اند کشیدن زیر اچہ چیزے است ملذو ذے
 مرغوبے ہوائے با فضلے و نوائے او میگوید خدا میفرماید و مرا بدیں میدارد
 و بدیں از بیکگانی دور میکند میگوید ان کل ملک حسی و حسی اللہ محارمہ او
 میگوید و در حسی کسے در آید کہ در محارم باشد معاذ اللہ من ہذا المقال الواہی
 آئیم ایام شباب بدایاں ماند در چیزے تجربہ کردہ است و حقائق و
 معارف را کما ہوسناختہ است و لکن او تعالی مکار است و مَکَرُوا
 وَمَكَّرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِينِ ازین جملہ حکایت کردہ است اورا از اں
 نماید و بدایاں دارد کہ او از ہمہ خود را فائق و بہمہ چیز ہا ذائق و میند و در واقعہ

در کمین چیزے وارو کہ نظرایں ازان دقیقہ غافل است۔ اینجائیز کسے باید کہ
 او پنختہ کار باشد و سوختہ روزگار باشد و بسیار تعلبات و تحویلات اور انظار
 شدہ باشد و بسیار مکر و مکر و باختہ باشد و بسیار بار آئینہ رابر روے او داشتہ
 اند و گفته اند کہ ایں روے آئینہ است و در واقعہ آں پشت آئینہ است
 کرات و مرآت در غلط و خطا انداختہ اند و دریں بحر و دریں شط بسیار غلط و عطا
 و رفع و وضع دیدہ است بسیار تموجات و تمرجات بحر تجربہ کردہ و صحبت
 ایں جنس مرد شایب کہ تا بکہولت رسیدہ است از بسیار کمینہا و مکر و اخلاص یافتہ
 و اگر آں پیرا پرسی او گوید ہنوز در تعلبات و تحویلات ہستم و از مکر خالی نہ ام
 سخن بر تو راست میگویی مگر مرا پرسی بد بخت کیست گویم آں کہ از فرمان پیر
 جدا شدہ آنکہ صحبت پیر را ترک آورد و خود را بہوای خود و مراد خود و ادولہ پیش
 باش بہر حالتی کہ ہستی و تا آنجا کہ رسیدہ اگر صحبت پیر میسر است نگذاری۔
 اینجا جزئیاتے است دقیقہ و لطیفہ است کہ ہر نظرے و ہر بصیرتے آنرا
 احساں نمی تواند کرد۔ و من ہفدہ سال قریب در صحبت شیخ خود بودہ ام
 با خود گمانہا داشتم چوں او از من رفت محقق شد کہ بسیار کار با ایستہ
 کردن کہ آں احتیاج بحضور او داشت اما چوں باز ہم بدو برستم چنانچہ حق
 بر بستن است او از من غایب نشدہ و تربیت بساعتہ فساعتہ از من
 دریغ نہ داشتہ تا آنکہ ایں کہ گفتم از فہم خود نہ بمجر و علم۔ ہیچ معلوم تو ہست
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با صحابہ رضوان اللہ علیہم چہ تکمیل کرد و
 بعد از فوت او از ایشان چہ از ادایں حدیث منع میکنند اذاکہ اصحابو

بہر بخت است آنکہ از
 فرمان پیر جدا شدہ
 صحبت پیر را ترک نہ
 بہر حال کہ نمی تواند
 کہ حاصل کردہ صحبت پیر
 نگذار

در صحبت مصنف
 با پیر خود و او نشان
 در شہادہت و سلوک پیش
 آمدن بعد از طاعت
 پیر و امداد از دعا و حاجت
 پاک او نشان

فاسکتا و اگر نہ شمع گنیمت ہمیں قیاس پیراں و مردیاں را بگیر۔ و اس مردیکہ
 اور اجاہ و در سرباشد خود را بجای رسیده بنید و قوت رسانیدن ہم در خود
 احساس کند خواهد کہ البتہ از پیر جدا گانہ شود لبری و سروری پیشہ گیر و تحقیقت
 ذوق حقایق نگرفته است چنین وانم آنقدر ہم بصورت اشتغال غیبی اورا ابتلا
 و گرفتارے پیش نیامده است اگر ایں نوع نقد و وقت او بودے او بدینہا بل
 نکرے او از خود و از مقصود خود فارغ است فراغت می بیند آنکہ ایں
 و ہمیات و ایں خویات فراحم وقت اومی شوند و ایں بیت نشینده است۔
 بیت
 مرا چنانہ خمار بربد و بسپارد و گرم انغم روزگار سپاری

مصلحتی است از این بیت
 درست گفتن چنان
 احتیاطاً باید کرد

(۱۰۸) و دیگر اگر ترا قوت ارشادے و ہدایتے شد آنکہ خود را نصب ایں

کار کردن چہ معنی دارد نہ آنکہ نظر لفظا بہر کار است مگر آنکہ قہرے از پیر باشد و امر
 از مصطفیٰ شود و تہدیدے از خدا رسد اگر ایں چنین کسے دریں رہ قدم نہ بدو
 فرزند و خوہں و عوام را دعوت کند شاید۔ و اگر پیر را مصلحت افتد کسے را بے
 آنکہ مقام ارشاد و ارد او را فراید دست بتوبہ و بد بقدرے کہ اوست مردمان
 را بداراں دعوت کند شاید پیر سبب عہد آخر الزماں کہ توبہ کردن ہم عزیز کار است
 فراید کہو کار است ایں اما اگر مرید را بعد پیوند و ارادت طلب در گرفتد و
 پیران گفتہ اند بہر کہ پیوست پیوست بدوم جا توجہ کردن ارتداد باشد انکو
 اینچنین بیچارہ ضایع ماند و از بد گیرے تواند رفتن و دیگریے اورا انگیزی
 نکند سبب آنکہ اورا متوجہ الیہ متحد نیست پس راہ اوزدہ باشد۔

مرا از پیر مطالبہ علی

(۱۰۹) البتہ از پیر علمے کہ در اصول سلوک محتاج الیہ نیست مطالبہ

گفتند کہ ہر کس کو چاہیے علم نکند والبتہ منظر آں نباشد کہ از پیر خارتے میند۔ دریں باب چند احتمال
 نیست از پیر خارتن دارد۔ پیر خارق دارد اما اذن با ظہار خارق نمی یابد یا او خود اظہار میکند
 سبب آنکہ قصہ فاش شود مردمان وقت اور اغارت کنند یا خود امتحان
 دارد کہ بہ منیم میاں پیوستگان کہ بر شرط اعتقاد است و کہ متوہم و تخیل است
 ہر کہ برویت خارتے معتقد شد او مردے متوہم و تخیل است براعتقاد او اعتماد
 نیست و آنکہ اولیقین دارد کہ کیرشف یقین دارد و معتقد اور اشمند۔

سیت و اسکا اویسین وارو کہ پیر سیف یین وارو دھندل اورا محمد۔
 (۱۱۰) و تحقیق است مرید را بے رہبری پیر و سماوات عروج نیست
 و ایں کہ عروج شود بخند طریق است یکے ہاں پیر یا کسے بجائے پیر اور اور
 کشف خویش نشاند و گوید مرا حکم کبیر بالترام و التصاتے سختے تا اں کہ بالا
 بر دل بقوت طیران خویش درے پیش آید پیر زود دست براں و ز زند درونیا
 پرسند کمیتی تو او گوید فلاں بن فلاں و آل مرو از آئنا است کہ بار ہارفتہ آ
 و کسے را برودہ است و بنام او در میکشانید گویند کہ برابر آوردی گوید فلاں بن
 فلاں را او از اں من است اورا دریں مرتبہ رسانیدہ ام کہ تا اینجا آید بعد اں
 برود رکبتانید القصہ بطولہا است اما مقصود من ہمیں قدر بود۔ و دیگر را بیارند
 براں اہبہ سوار کنند معلوم نباشد کہ آل و ابہ در رہ میرود یا میرہ و اما بچند پلک زونی
 او در سماوات رفتہ باشد۔ و دیگر با شیب شعلے پیش آید و یکے پیش شدہ الی
 الی خواند طرف خود ایں و دنبال او شدہ برود۔ ایں ہمہ چیز بے رہبری
 پیر نتوان رفت۔

(۱۱۱) و ہر چہ از الہیات پیش آید پیش گیرفتن لایدی باشد خصوصاً

اول حال پس اُن کہ مرویختہ و قوی حال شدہ باشند ہر چیز را خود تعبیرے میکند
و اشارتہا فہم میکند اکنول کار بدست اوست او داند۔

چنین پیش بخشنے
لایبی است

مرد پیر در قالب خویش
بجای جان کہ بجای

جان خود تصور کند

(۱۱۲) و پیر را در قالب خویش بجای جان خود تصور کند بلکہ جان جان
و اگر در او عیب در غلبہ حال خطاب بر پیر کند ازاں استعاذہ کند و آزار اشرے نہ آئے
مرد مغلوب است بچیزے مخصوص و ما خود نمیت و موجب آں سرے است

کہ با پیر است قہر آں سر بریں می آرد کہ او را از و تمام بستاند۔ و اگر در صورت پیر
جمالے نباشد تصور آں صورت بتصور پیر تو نور قدسی کند تا چنان شود کہ آں پر تو نور
قدسی اورا بیا راید و جمالے بکمال بخشد۔ و اگر بنید پیر دروے تصرفے میکند
تعبیر کند کہ از خلاصہ او و خواص او نصیب شود و طلاع بر تمام اسرار او شود و اگر
بر عکس افتد بداند کہ آں مرد بجای رسد کہ پیر را ازاں رشک و غیرت آید و پیر
خود را ازاں مرتبہ دور بنید و پیر را از و نصیب وافر شود و بواسطہ او مزیدے بیشتر
باشد پیوستگان بجای رسند و بواسطہ او پیر اذکرے و نامے میان
مرد ماں باشد۔

مرد یا ایک کہ در غلطی
خود آراستہ نماید

(۱۱۳) و البتہ در نظر پیر خود را بصورتے آراستہ نماید آنچنان کند کہ پیر

بداند کہ او صلح و طالب و وصل است چنین و چنین کسے است۔ پیر مرد
کامل است و خداوند میگوید انا عند ظن عبدی بنی چون آں پیر در باب
او این گماں برد کہ او را از خداوند تعالیٰ این نصیبہ است ہر ائینہ آں بدو رسد
و اگر گماں ناشایستہ برد و خوف آں باشد کہ او را آں پیش آید کہ
ظن المؤمن لا یخطی۔

(۱۱۴) وہاں پہرہ اور مقابلہ شروع ہو کر ابدال داتا دویا حضرت علیہ السلام واولاد
 خلاصہ وغیرہ آں اواز ہمہ روگردانیدہ رو بہ پیر آورد۔ و اگر از پیر سخنے از حقایق
 و معارف بشنود آنرا اصول نسا زد و مسئلہ بران تفریح نکند و ہر چہ در حکایت و
 سخن پیر فرماید آنرا حجت نسا زد ہر چہ اورا فرماید اورا آں باید کرد۔ و البتہ زلت
 پیر را حجت نسا زد و شلایہ در محلے غضبہ افرطے کردہ است ترانشا پیرس وی آں
 کنی تو ہم بچیان غضب رانی گفتہ اند زلت پیران حجت ساختن بیحجتی است
 اگر پیر سماع عورت شنید ترانشا پیر عورت را پیش نبشانی و سماع و بشنوی و برقی
 گفتہ ام کہ پیر ہر چہ میشنود از خدا میشنود و ہر چہ میکند با خدا میکند ترانجا بدخلے
 نیست۔ و اگر پیر از آیندہ و یا از شنوندہ حکایتے گوید و آں برخلاف افت ترا
 بنیاد اعتقاد نوعی و گرنی۔ ایں شنودہ گری آہیات است تو اینجا نرسی جملہ
 محققان و عارفان و اولیاء و انبیاء اینجا گم اند اطلاع بحقیقت کسے را میرمیانداست۔
 (۱۱۵) اگر پیر اور خواب یا در واقعہ بینی کہ پیر مقبول بالریست مرنرا نمایند کہ
 او مرد و حضرت است بگمان نشوی اورا بادوستاں خود بسیار ازینہار و دو
 اجانب را خبر نیاشد ہماں دوستاں دانند بسیار باشد کہ دوست مرد و دست
 خویش را دشنامہا و بد و انکار ہا کند و نیز اربہا و زرد و روش آں دوستی باشد
 کہ حد و صف و اندازہ گفتار نہ بود۔ یکے را شیخ الاسلام و سید القوم و رئیس الناس
 خواند و ہم بچنین خطابا تے کہ مرد غظام است و باز یکے و گرا باشد اورا زند خواند
 لونڈے خواند نقار و مرد و گوید و عربدہ ناک خواند و دیگر دشنامہاے چند
 ہر مرگفتن خوش نمی آید۔ آنا کہ مقدم گفتہ ام آں حکایت بزرگان و سرائے

میرزا گوید ابدال د
 و اگر پیر سخنے از حقایق
 و معارف بشنود آنرا اصول
 نسا زد و مسئلہ بران تفریح
 نکند و ہر چہ در حکایت و
 سخن پیر فرماید آنرا حجت
 نسا زد ہر چہ اورا فرماید
 اورا آں باید کرد۔ و البتہ
 زلت پیر را حجت نسا زد و
 شلایہ در محلے غضبہ افرطے
 کردہ است ترانشا پیرس وی
 آں کنی تو ہم بچیان غضب
 رانی گفتہ اند زلت پیران
 حجت ساختن بیحجتی است
 اگر پیر سماع عورت شنید
 ترانشا پیر عورت را پیش
 نبشانی و سماع و بشنوی و
 برقی گفتہ ام کہ پیر ہر چہ
 میشنود از خدا میشنود و
 ہر چہ میکند با خدا میکند
 ترانجا بدخلے نیست۔ و اگر
 پیر از آیندہ و یا از شنوندہ
 حکایتے گوید و آں برخلاف
 افت ترا بنیاد اعتقاد نوعی
 و گرنی۔ ایں شنودہ گری
 آہیات است تو اینجا نرسی
 جملہ محققان و عارفان و
 اولیاء و انبیاء اینجا گم
 اند اطلاع بحقیقت کسے را
 میرمیانداست۔ (۱۱۵) اگر
 پیر اور خواب یا در واقعہ
 بینی کہ پیر مقبول بالریست
 مرنرا نمایند کہ او مرد و
 حضرت است بگمان نشوی
 اورا بادوستاں خود بسیار
 ازینہار و دو اجانب را خبر
 نیاشد ہماں دوستاں دانند
 بسیار باشد کہ دوست مرد و
 دست خویش را دشنامہا و بد
 و انکار ہا کند و نیز اربہا
 و زرد و روش آں دوستی
 باشد کہ حد و صف و اندازہ
 گفتار نہ بود۔ یکے را شیخ
 الاسلام و سید القوم و رئیس
 الناس خواند و ہم بچنین
 خطابا تے کہ مرد غظام است
 و باز یکے و گرا باشد اورا
 زند خواند لونڈے خواند
 نقار و مرد و گوید و عربدہ
 ناک خواند و دیگر دشنامہاے
 چند ہر مرگفتن خوش نمی
 آید۔ آنا کہ مقدم گفتہ ام
 آں حکایت بزرگان و سرائے

میرزا گوید ابدال د
 و اگر پیر سخنے از حقایق
 و معارف بشنود آنرا اصول
 نسا زد و مسئلہ بران تفریح
 نکند و ہر چہ در حکایت و
 سخن پیر فرماید آنرا حجت
 نسا زد ہر چہ اورا فرماید
 اورا آں باید کرد۔ و البتہ
 زلت پیر را حجت نسا زد و
 شلایہ در محلے غضبہ افرطے
 کردہ است ترانشا پیرس وی
 آں کنی تو ہم بچیان غضب
 رانی گفتہ اند زلت پیران
 حجت ساختن بیحجتی است
 اگر پیر سماع عورت شنید
 ترانشا پیر عورت را پیش
 نبشانی و سماع و بشنوی و
 برقی گفتہ ام کہ پیر ہر چہ
 میشنود از خدا میشنود و
 ہر چہ میکند با خدا میکند
 ترانجا بدخلے نیست۔ و اگر
 پیر از آیندہ و یا از شنوندہ
 حکایتے گوید و آں برخلاف
 افت ترا بنیاد اعتقاد نوعی
 و گرنی۔ ایں شنودہ گری
 آہیات است تو اینجا نرسی
 جملہ محققان و عارفان و
 اولیاء و انبیاء اینجا گم
 اند اطلاع بحقیقت کسے را
 میرمیانداست۔ (۱۱۵) اگر
 پیر اور خواب یا در واقعہ
 بینی کہ پیر مقبول بالریست
 مرنرا نمایند کہ او مرد و
 حضرت است بگمان نشوی
 اورا بادوستاں خود بسیار
 ازینہار و دو اجانب را خبر
 نیاشد ہماں دوستاں دانند
 بسیار باشد کہ دوست مرد و
 دست خویش را دشنامہا و بد
 و انکار ہا کند و نیز اربہا
 و زرد و روش آں دوستی
 باشد کہ حد و صف و اندازہ
 گفتار نہ بود۔ یکے را شیخ
 الاسلام و سید القوم و رئیس
 الناس خواند و ہم بچنین
 خطابا تے کہ مرد غظام است
 و باز یکے و گرا باشد اورا
 زند خواند لونڈے خواند
 نقار و مرد و گوید و عربدہ
 ناک خواند و دیگر دشنامہاے
 چند ہر مرگفتن خوش نمی
 آید۔ آنا کہ مقدم گفتہ ام
 آں حکایت بزرگان و سرائے

سہراں است۔ و دوم کہ گفتہ صفت مقربان و مہرمان است کہ میاں و نافر بیگانہ
غیبت اور اجز بطریقہ بے ادب ال نمی خواند۔ و دیدہ و شنیدہ باشی بچہ را کہ تو دوست
داری بنا مے و لقبہ صنیر و محقر خوانی از بس دوستی و ہوا خواہی و بجز کیا تے محرم
می باشد باو سے کہ در ان جزئیات جزایں کلمات نیاید کنیزک بچہ و کو کو کے دگر کہ
در بعض بشریت تو محرمند باو سے چہنیں بود و حکایت ہائیکہ از ان تو او داند کسے نہ
آئی فلاں خواجہ و فلاں شیخ و فلاں ملک ایشانرا ازینہا خبر سے نہ باشد شعور
بنو و حکایت ابراہیم خواص و یوسف حسین گفتہ باشم و تو بارہا از من شنیدہ باشی
مصرع
مکدر چہ کنم۔

ایں جانر سے زورق ہر سوئی

و حکایت شیخ فرید الدین و شیخ بہار الدین ہم بارہا گفتہ ام و توسنیدہ
لئن اشرکت لیحبطن عملک آخر ہم ازین قبیل است۔

(۱۱۶) دیکھئے کُلّی مَیٰ باید کرد سخن فقیہ را بر معاملہ و کلام و جہیہ برابر کردن

مصلحت نیست۔ چہ گوئیم، تا تو بعض فقہاء ہم بخین گونید ہر کہ گوید در دنیا
خدا را دیدم کیفر کا فرست ہر کہ اس سخن گوید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

واگر توفیق یابد نبوے پیرا خدمتے تواند بچیز بدے وقدے بمالے
بمنال منت بر جان خود نهند و شکر پیر بجا آرد که مرادیں توفیق داد و اگر
عنایت پیر نبوے مرا ایں توفیق نبوے والکبتہ روزے و ساعتے خالی

نہا شد کہ برائے پیرا من التمددے طلبہ و دعاے کند و درازی عمر او خواہد
و مزید قربت برائے اور او را ہد ہر چند ازین چہ زاید و چہ کشاید ابدیں چیزا

اخلاص و ہوا خواہی و درونہ معلوم شود ہر چہ بدست اوست آں میکند و اگر پیر
از جہاں رفتہ است بروح او چیزے وادن و چیزے خواندن۔ و ہمہ روز
و ہمہ ساعت خفتن و خوردن و شستن و خواستن باید پیر پیر زبان او باشد۔
و مرید پیر پسند پیرا با انبیا چہ نسبت می ہئی گوید عقیقہ ماہا پنجہ بہت بہت
اما میاں بزرگان من تفرقہ نتوانم کرد و فیہ اشارۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ و جائے دیگر گفتہ ما
من نبی الا ولہ نظیر فی امتی و جائے دیگر گفت علماء امتی کانبیاء
نبی اسلام لیل و بعضے افضل ہم گویند۔ این فضل ابتدائی نیست۔ اگر پس می
محمد گویند شاید۔ در دیباچہ خواندہ باشی والصدوۃ علی محمد والہ صلوۃ
برآں گویند اما تبع نبی میگویند۔ بجائے بزرگے و سرور براہمان طلبند چند کسے
خادمے و غلامے کسے نعلین گرفتہ کسے چہ و کسے چہ برابر آں مرد باشند و
بجملہ طعامے و آبے و بخورے و مجلسے کہ برائے او را باشد ایشان ہمہ در آں
شریک باشند۔ و بزرگے و گرا باشند کہ ہم سنگ آں بزرگوار است اما دریں مجلس
او را استدعاے نیست آں ملازمان او و آں خادمان و غلامان او اگر
ہمچنین گویند کہ ما آں چشیدیم و آں دیدیم و آں خوردیم کہ آں بزرگوار از آں
چیزے ندارد و اگر بیاں مباہی و تفاضلی کند شاید این فضل آں بزرگوار است
فی فضل ایشان۔ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود الا وقد صحبت فی
قلب ابی بکر پس در دل ابی بکر رضی اللہ عنہ آں ریختند کہ در دل مصطفیٰ
ریختند و مصطفیٰ پیغمبر را مخصوص است اگر دریں محل گوید چیزے کہ مراد او اند

انفا در دیباچہ

کے راندازہ اند شاید۔ وگفتند انفسنا و انفسک علی نفس محمد و شات
صلی اللہ علیہ والہ وسلم و رضی اللہ عنہ پس انچہ در محمد باشد و رضی اللہ عنہ باشد
مقابلہ و محاذات میرود ایں ہم بفضل تبعیت است فضل اصالت۔ اکنون حسب
بیان ما بر پیر اعتقادے کن اگر و نیک بختی۔

(۱۱۷) مرید طالب را چند شرط است۔ از منوعات سلوک اینست کہ
نخست مرشد و ہادی را پیدا کند۔ میان مرشد و نامح تفرقہ تواند کرد و تفرقہ
کردن مشکل باشد۔ ہر کیے علی العموم زبان نصح کشادہ و متضمن نصح و انداز است
چون تفرقہ می شود کہ میان ایشان مندر کسیت و ہادی کسیت مرشد از دور رخ
اندا می کند و بہرشت ارجا۔ کذلک قرب حق و ابعاد ازوے۔ ایں انداز آند
ہادی ہیں میکند تفرقہ کردن براں طالب بچارہ مشکل است بیکجہ او جہا غیب
دست بردوست کیے نہاد و خود را زایل او کرد و جان و جہاں خود را بدال او بہ
بست و در واقع او مرشد و ہادی است بے آنکہ او تمیز خویش اختیار کردہ باشد
و اگر بمنذر رسد و او ازیں جہاں خبر ندارد و شاید دروے انکار ہم باشد و من یکبار
شنیدگان را دیدہ ام کہ ایشان دعوت میکردند و از عالم ہدایت و ارشاد ایشانرا
شعور نہ بلکہ تکلّ و انکار۔ اگر چنین باشد کہ شخصے دعوت میکند و البتہ از گفتار
او معلوم می شود کہ بمطلوب و مقصود قوم اشارتے می نماید معاملہ او بر حسب ایں
طایفہ است نوزدہ سہم گماں برند کہ مرشد و ہادی است۔ و شرط دیگر
طالب را باید خواہد انہ باشد ہمہ چیز خود را تواند باخت مال و منال و جہا و
رسم و عادت و اہل و ولد و مسکن و بلد و ہر چیز مقصود است از ہمہ چیز

و مرید طالب از

سلوک سلوک است

نخست مرشد را

چند

و مرید باید

بیکہ خواہد

شرط دیگر پاک نفس
تواند خواستن۔ و شرط دیگر پاک نفس و پاک نفس حد سے ندارد تا آنکہ میتوان تزکیہ
کن نخست از مکارہ شرعی و دیگر از اخلاق و مہمہ چنانچہ حرص و حسد و غضب و شہوت
و در بند چیزے ماندن محسوس و لذت و عے عقلی و حسی و شرط دیگر ہر چہ کند کند آنرا
وزنے ننہند نداند کہ چیزے کروم۔ و شرط دیگر تنہا باشد اگر باویہ و سر را بہ میر آید
سختو تر باشد۔ شرط دیگر البتہ از صحبت زن دور باشد و اگر مرد متاہل است
جز بقدر احتیاج نزدیک نشود۔ و شرط دیگر اہتمام و حلال خوردن باشد۔ اگر زن
چنین افت حلال مشتبہ شود از طرف خویش احتیاطے کند۔ و غذا خربقد توام
بنیہ نباشد تا چیزے طرف مخصوصہ کہ داشتہ شود۔ و بعضے صوم دوام را ہم
شایبہ از مخصوصہ داشتہ اند۔ ابو یوسف رضی اللہ عنہ میگوید اللہ تبارک و تعالیٰ
حکایت الکل بل الرابع و روزہ سیوم حصہ ایام مخصوصہ است پس خالی از اثر او
نباشد۔ و در تعلیل آب بیشتر جہد نماید و این سخن گفته ام و ملازمت پیر بر کار کہ
او فرمودہ است و دیگر ہر چہ او را پیش آید بدال سرفرو نیارد و اگر او را چیز
پیش آید از اعیان و آثار آنرا چیزے نداند و در پے اس وقت خویش بفارت
نبرد۔ و اندک خوابے کہ مرید کند باید کہ بغفلت نباشد خواب و میان خواب
و بیداری بود۔ و دو کارے کہ او را پیش آید خیر الخیرین را اختیار کند و نزدیک
فہم طالب ہر چہ اصعب و اشد باشد ہماں خیر الخیرین است۔ و البتہ ہوی
نفس بنفس ندہد و اگر غلبہ شر و خطا نفسانی گرفتہ باشد کفارت شرط است
بر نفس سخت تر نہند۔ و فخر بشرف آبا و اجداد بسیار است و شیوخت و دانشمندی
نباشد خود را از شہکتہ تر و خوار تر بیند و بداند ہر کہ خوار تر و شکستہ تر او بخوار

شرط دیگر ہر چہ کند

آنرا وزنے ننہند

و شرط دیگر ہر چہ کند

تنہا باشد و از صحبت زن دور

دور ماندن

شرط دیگر اہتمام

در اکل حلال

شرط دیگر

نزدیکتر۔ ورتزج ملت و دین و مذہب اس کو شش کند کہ ہاں مقصودش نماید۔
وہ تو صنی و طہارت آنقدر مبالغت نکند کہ از وظایف و اورا باز ماند و وقت
بیشتر بھریں منصرف نشود۔

(۱۱۸) بارہا سخن علی العموم گفتہ ام دو کار لابدی طالب سالک است یکے
تزکیہ نفس و م توجہ تمام۔ آں قدر کہ انبیا مبعوث ہوئے و خبر ایں دو چیز نیاورده اند
(۱۱۹) و بابت تربیت و ہیئت مخصوص خود را ندارد و در بند آں ہم نباشند و
البتہ در فراغت وقت کوشد۔ فرض کنیم کہ اگر حالتی است تو طہارت نداری
دل از مراقبہ و حضور خالی نداری دل را ہمیدان گرفتار دار۔

(۱۲۰) و برائے تزکیہ نفس را ہیچ شرط نیست جز مخالفت نفس و برائے
توجہ را ہیچ شرط نیست جز دفع خطرات۔ مراضاں اجانب ہم ایں دو
چیز را خود دارند و بے ایں دو چیز میر نہ باشند ہرگز۔ اجماع جملہ اولیاں بریں است
ایں جامعے کلی است انعم۔ صحابہ را رضوان اللہ علیہم باہمہ جدا و باہمہ
مسافر تہا و مشقتہا کہ می دیدند ایں دو چیز ایشانرا لازم بود۔ و مرتبہ و درجہ ہم
ازیں دو چیز نہ بود۔

(۱۲۱) و طالب راسلالتی ایساں خواستن نیست اورا بجائے ہمہ شہود
مطلوب مقصود است پس آں ہرچہ شود گو شود کہ جائے رباعی نوشتہ دیدہ ام۔

رباعی

در ہر دو جہاں ہرچہ شود گو شود گو
مشغول بحق باش و مبارز و د کوں
وزد و وزماں ہرچہ شود گو شود گو
در سود و زیاں ہرچہ شود گو شود گو

طالب اہرچہ دہند
اور اسے آن طلبہ

(۱۲۲) یکے کئی طالب و گرانہست ہرچہ اور ابد نہند و بدامن او بر بندند
اور اسے آن طلبہ۔ و دیگر مرد طالب را باید در دو درماں بروے یکساں باشند
در عین درماں دروے دارو کہ در حالت ہجران نہود و در عین ہجران در مانے دارو
در دو درماں نہود۔ و گفتہ اند حبلہ طالبان تمنائے مقام و اصلان دارند و حبلہ و اصلان
تمنائے مقام طالبان دارند۔ ابو الحسن رضی اللہ عنہم ازین گفتہ است در دما
ابدی است۔

محبت بے ریت و
معرفت وجود ندارد

(۱۲۳) محبت بے ریت و معرفت وجود ندارد و گروہی و مقصورے
بحقیقت محبت بعد ریت و معرفت است۔ پیران گفتہ اند کہ عہد مکن کہ
البتہ طالب از تقلید و از طلب بیرون آید کہ طلب و تقلید چیزے با برکتے است
و چیزے با دروے و در مانے است و چیزے با سوزے و راحتے است۔
بسیار اں از تقلید بیرون آمدند و البتہ ایں گفتندائے کاشش آن تقلید ابدی
بودے۔ لغوہ و گریہ و سوز کہ در ذکر و سماع و غیر آنست ہم از حبلہ تقلید است
و طالب از ہر شے مطلوب بجوید تا از کدام رہ درے برو کشانید لا تَدْخُلُوا
مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَاَدْخُلُوا مِنْ الْبَابِ مُتَفَرِّقًا یوسف را از ہر درے
بجوید تا از کدام دریا سید حبلہ ابواب بر در عمل طالب باشد۔ بعضے طالبان
دیوانگی کردہ اند مولہ شدہ اند قلندر شدہ اند برہمن و جوگی و بہرہ شدہ اند
مگر جاعے یا بندہ مطلوب و در حجب غیرت و در متقن عزت و محبت است بدینہا
کسے نیافتہ است مگر در اں رہ کہ پیر فرمود و پنجا مبر برد۔

بجزین بعضی بر در دریا
بہ مطلوب توان

(۱۲۴) و البتہ و طلب آن نباشد کہ خاتمے مراد دست و دہر مکن کشف

طالب انبیا کہ برقی

ضمایر کو شرف غیوب نشود۔ ہرچہ وراے حجب استاری شود من بدانم کہ ہائے
 است آنرا کہ پیش آمدہ است ہموادند۔ و مردماں ہز برای کار بہتر ندانند پیغامبر
 را ایمان بدیں آرنکہ خارق دلیل بر صدق نبوت اوست و اولیاء معتقد
 باشند بریں کہ ایں صدق ولایت اوست۔ شنیدہ باشی بار ما ابو سعید ابو انخیر
 برد و کلیسا آمدے و ازال قوم پر سیدے کہ امروز در دین ما چیزے نیست و دین
 شما چیزے ہست۔ اکنون رہ طالب ہمیں است قبلہ او مقصود اوست ہرچہ جز
 اوست اور اکفر است اور راد و زخ است اور ابلاے است۔ گفتہ اند طالب
 مرید است او تعالیٰ مراد۔ و چون بحقیقت نظر کند ہر یکے مرید و مراد است اگر
 ایں مرید مراد او نبودے ہرگز مرید نبودے۔ امور نسبی است ہر یکے طرف خوش
 میکشد نسبتے آئے می یابد۔

(۱۲۵) حاصل معنی ایں آمد بر مرید و چیز فیضہ شد کیے تحصیل مرشد و دوم
 التزام و التیام مراو۔ و اگر پیو گوید فلاں مرید من نیست ایں مرید ازال گفتار
 پیر از ارادت او بیرون نیاید و اگر یکبار مرید گوید کہ من مرید او نہ ام یاد را طاعت
 او و آردنی نہ ام و از ارادت بیرون آید اگرچہ صد ہزار اظہار اعتقاد کند۔
 ارادت صفت مرید است صفت پیر نیست ہم از اینجا معلوم می شود زیر اچہ
 پیر مراد است نہ مرید۔

(۱۲۶) مرید پیش پیر سخن بسیار گوید خصوصاً انجہ مالا ینفع فی دینہ
 و دنیا لا باشد۔ پیش پیر غیبت کسے نگوید۔ و از کسے گلہ نکند و از کسے
 شکایت نکند و اگرچہ اصحاب بر دواز ہر نوع جفا کنند۔ و البتہ پیش پیر آن گوید کہ پیش پیر غیبت

او غرضب نشود یا در اندوہے و غمے افتد و هیچ از عیوب خویش پیش پر عرصہ ندارد
 و برائے دفع آنرا بدل استمدادے کند و اگر محل ناشایستہ تصور صورت پر مدخل
 آید از بس غلبہ احضار صورت متخیلہ و خزائن خیال بدان التفات نکند و دل را جہد
 نکند کہ ازاں باز آید۔

مردی بن عقیقہ دارد کہ
 حقیقت و لایقیت خدا
 ضد شریت ندارد

(۱۲۷) و باید تحقیق عقیدہ کند کہ حقیقت و طریقت خلاف و ضد شریت
 نہ اند بدانکہ ہر یکے خلاصہ دیگرے است چنانچہ جوز و مغز با آنکہ پوست جوز از
 مغز بصورت و نہیت چیزے دیگر نمود اما جزئی مغز بحد و قسمت در پوست
 جوز ہست تا آنکہ از ورغن میکشد بچنین ہر سہ با ہم آمیختہ اند و یکے از دیگر
 خلاصہ تر است۔

در یکہ از دیگرے و دیگرے
 عینہ و لایقیت کہ ہست
 و لایقیت بر لایقیت دارد
 ہر یکہ از دیگرے معلوم
 نطلبہ

(۱۲۸) و مرید را نباید پیرے دیگر را مین تا آنکہ پیر و صد حیات باشد
 و نباید مرید را و موطوہ پیر طمع کساح بند و زیاچہ او ما در طریقت شدہ است
 زوجات مطہرات نبی اہبات المؤمنین اند و الشیخ فی قومہ کالنبی فی
 امتہ ہمیں حکم دارد۔ و مرید از پیر حصوی نطلبد و اگر چیزے در نظرش آید
 حل آں دو چیز است یکے در خود اندیشہ کند کہ ارادتے بود کہ مارا نمود و حضرت
 الشیخ مقدسہ عنہا پس ایں بقصہ عیسیٰ علیہ السلام نماید چیزے
 نمایند و سر بساکن چیز نباشد۔ و محل دوم با خود اندیشہ کند کہ انبیاء از لے افتا
 با ایں بہم نہ درجہ نبوت فرو نیفتادند ہم بچنین ولی اگر از وز لے زاید با ایں ہم
 از درجہ ولایت فرو نیفتد۔ مرد تو بہ کند نہ ایں جنیں باشد چنانچہ گناہگارے
 تو بہ میکند تا آل کہ سبائے رسد۔ ولایت داشت کہ در تنے و رائل ولایت دید

بسبب فعلی که از زاده است توبه کرد و او خود در قدم ولایت ثابت است -
 كذلك البتہ -

بسیار تعزیر نفس
 بیش میفرماید چنانچه
 میل خلق سو

(۱۲۹) و مرید البتہ در تذلیل نفس خویش کوشد و تعزیر را دشمن دارد و درین
 همه فرمان پیر غالب است اگر پیر عزت فرماید عزت گزیند و اگر خواری فرماید خواری
 گزیند - و اگر مرید را شهرت شود و ذکر خیر فاش شود خود را بدان ندهد و به سبب
 این خود را در اعدا و نیارد و در خفیه معاملت دیگر و زود به سر باشد و خویش
 و آنرا بسر برد آں موجب کفارت شهرت گردد با خود و اند شوم است و مرسل
 او که این بلا پیش می آید و گرفتاری است از خدا یا بندارش اومی شود امتحان
 من الله و اند که اگر این طرف سکون و قرار نفس را باشد حرمان عظیم و غبنه
 فاش پیش آید - و هم زرق مقسوم و اجل معلوم گفته اند - شاید زرق و نصیب کس
 نیست و دیگرے فراخ و وسعت دارد - ملاقات و دست و پا گرفتن هم برین نسبت
 است - و ترس و گریه است شاید که مطلوب چنین گوید متقابله مشتق که در ره ما
 دیدی و تعبیه که کردی بنده گان خود را گماشتیم فتوحات زیر پای شما یختند و
 اعتقاد و تعظیم کردند و گردن شما را چه و هم و هذا خسران عظیم و خذلان
 جسیه و آنکه گویند اذ احب لله عبدا مال الیه الخلق آره
 اول بلا که آید و اول امتحان و فتنه که افتد این باشد که لخلق
 سوے او شود -

بسیار از شیخوخت

(۱۳۰) و مرید را نشاید که تمنی بمنزلت و درجه پیر کند و البتہ سجایای تمنی
 شیخوخت مجتنب باشد - و از صحبت اهل دنیا اگر چه قارب او باشد احتراز واجبند
 مجتنب باشد

دوشن میرید بالغنا
 و فقر کے کہ اختیار کند باید بعزت باشد و البتہ بواسطہ فقر علوِ مہمت را فروز نمزند
 سر کیسے فروز نیار و نہ بتکبر البغت فقر شاعر بیتہ گفتہ است - شعر
 و ما کنت بنظر اہل جانب الغنا اذا کانت العلیا فی جانب الفقرا
 و مقابلہ فقر شکر خداے تعالیٰ سجا آرد۔ و اگر غنی صاحب حقے باشد یا از آہنہا
 مردمان اور احرمت میداند تو وضعے کہ باوے کند بموافقت مسلمان و برآ
 رعایت حق او کند و نشاید کہ نظر بر غناے او کند و این نیز نشاید بسبب غنا
 اور از ترک آرد و رعایت حق او نگاه ندارد۔

(۱۳۱) و اگر بر میرید آیندہ بیاید و با اعتقاد آید و انتظار نصیصے دارد و اگر
 احتراز میرسد بصفیقہ آیندہ شکستہ دل نشود بہتر و اگر نہ بضرورت یک دو
 نسخے کہ جامع نفع باشد در لیج ندارد۔

(۱۳۲) و اگر میرید را پیر بکارے نامشروعے دعوت میکند اگر میرید بطریق
 از پیر جدا شود کہ پیر نداند بہ بد اعتقاد وی جدا شدہ است نیکو باشد و اگر نہ الفدا
 عمالایطاق من حسن الملک سلین۔ و اگر مہدال کار پیرامی بیند او را بدو
 گذارد و البتہ در کار او در نہ شیند و مبالغت در تغیر و اہانت ننہاید او را اسم
 بدو گذارد و چنین ہم بہت کہ شتخصے باشد در شمارہ رود و انچہ می نوشتان و اربابے
 کہ در کار ایشان است ہمہ را بحضور آرد و بحسب آں مہاشر بود مردم دانند
 بعینہ فلاںے آمد در مے چنین داد و شربے بہ بہا خرید و حریفان فلاں و فلاں
 بودہ اند و ریشہء دامنے و جلوس سادہ خالی نبود و میوہ و جگرے و دلے
 ہم نقلے و کبابے شدہ و آں مرد بہمہ چیز نامباشر و در واقع بحقیقت این

دوشن میرید با مستحق

اگر میرید را بکارے
 نامشروعے دعوت کند
 و اگر میرید را پیر بکارے
 از پیر جدا شود کہ پیر نداند بہ بد اعتقاد وی جدا شدہ است نیکو باشد و اگر نہ الفدا
 عمالایطاق من حسن الملک سلین۔ و اگر مہدال کار پیرامی بیند او را بدو
 گذارد و البتہ در کار او در نہ شیند و مبالغت در تغیر و اہانت ننہاید او را اسم
 بدو گذارد و چنین ہم بہت کہ شتخصے باشد در شمارہ رود و انچہ می نوشتان و اربابے
 کہ در کار ایشان است ہمہ را بحضور آرد و بحسب آں مہاشر بود مردم دانند
 بعینہ فلاںے آمد در مے چنین داد و شربے بہ بہا خرید و حریفان فلاں و فلاں
 بودہ اند و ریشہء دامنے و جلوس سادہ خالی نبود و میوہ و جگرے و دلے
 ہم نقلے و کبابے شدہ و آں مرد بہمہ چیز نامباشر و در واقع بحقیقت این

صورت است آں مرد آنجا نیست او سیم نداده است اومی یہ ہاں خردیہ است
 او پیچیرے مہا شرنشدہ است او حریف فلاں فلاں را حاضر نکرده است۔ اگر
 انجینیں گماں در باب پیرو و بر شرط اعتقاد مریداں باشد۔ یا رے حکایت
 میکرد و قتی من بیرون شہر گشتے میکردم زینے حسیضے دیدم اطراف او بلند بود
 دیدم مرفے بیستے شستہ کہ آنکشتان دست و پاے او در گرد از اندوینی
 و گوشن نیز و آں پر کالہا جامہ آلودہ خون نیز گرد بر گرد او افتادہ شستہ دیگے
 در شانہ کھچری می پیرواوند جفرا ت نزدیک داشتہ ایں استادہ از حالت او
 تہرہ میکرد و از ابتلا و گرفتاری اومی دید آں مجذوم با ایں مرد صوفی مخاطب کرد
 گفت دیر باز است چند سال شدہ است کہ من طعام با آدمی نخوردہ ام و از رو
 آں میبرم کسے با من خورد و کسے با من نمی خورد تو مرد صوفی در ویشے عارف
 می نمائی توانی با من بنشیننی ایں جفرا ت و کھچری و روغن من تو بنشینیم یکجا
 بکنیم بخوریم آخر دمیگوید از ہیبت ایں دعوت گیر ختم بفرما و گفت اے مرد صوفی
 در ویش سر پس کن نظارہ بسوے ما کن میگوید سر پس کردم دیدم جوئے خوب
 صورتے ریش تنک بر می آید و سبت سبزی شود و جاہا بنایت حسن و لطافت
 پوشیدہ ایں صوفی بر غیبت بر طرف او میل کرد آں مجذوم گفت اے مرد
 ظاہر بینے لایق چیزے نہ۔ ایں مرد تا ازوے سخن پرسد چیزے دیگر پرسد
 یا باوے چیزے گوید نظر کند ہیچ چیزے نیست آنجا نہ آں جواں است نہ
 آں جاہانہ آں ہیبت ہیچ چیزے نیست۔ اکنوں ایں چنیں ہم ہست
 ولیکن نادرہ کار سیت قولہ تعالی و مَا قَتَلُوْهُ وَاَمْا صَلَبُوْهُ وَاَلْکَلْنٰ

حکایت یکے از باب
 حضرت منہ نواز

مُسَبِّحَ لَکَھُ گواہ گفتماراست۔ اما این چنین شیخ لائق شینخی نباشد۔ اما اگر
 باین قدرت شیخ باشد باز یہا ازوزنایدانچہ اصلح و انفع باشد خلق را دعوت
 ایشان آں طرف است و افعال ایشان از اں صحن است اگر کسی را حرام
 خواہند بخورد گری باوے بازند و آنرا کہ نصیب و وجہ آنے مطلوب دارند
 اورا بر رہ اَھْلِی اِلَیْہِ سَبِّحًا پیشوا شوند۔

(۱۳۳) مرید در تعلیم بسیار نکوشد لغلم او قدر مایکفید فی دینہ
 و دنیاہ ملاحہ مندرکالصور و الصلوۃ و بعض المعاملات و اگر
 تا اینجا تعلیم کند کہ سخن عربیت را فہم کند و از کتب عربیہ معنی درست بیرون
 آرد خالی از نفع نباشد بلکہ مرشد را بیشتر مطلوب باشد۔ البتہ مرید را
 روزے چند سخن سلوک مطالعہ باید کرد و ایں دو چیز است یکے مسلک و انچہ
 لازم لواحق اوست و دوم حکایات و سیر سلف و انچہ مجاہدہ و مشقتے کہ ایشان
 دریں باب دیدہ اند۔ در قسم اول مرد بینا شدہ رہ دانستہ در رہ رود و در قسم
 دوم مَا یُنْبِتُ بہ فَوَادِکَ جنتے عالی آموزد و البتہ داند بے ایں مجاہدہ
 و بے ایں مشاق کارے بسر نہ رود۔

(۱۳۴) و عادت بریک لباس نکند باید کہ حسب وقت معیشت باشد
 گہ باشد و رانے و دستارے فرچینے و مرقعے چنانچہ صوفیا نرزمی باشند
 وقت باشند ایں ہمہ ایثار فقیرے کند بغلبہ وقت سماع طرف مغنی بیرون اندازد
 تا ثانی حال بغوتہ و پرکالہ کلیمے بردوش کند و طاقیہ بر سر باشد ہم بدیں عفت
 کند۔ و اگر زمانے تنگ آستینے و کیتائی کسے آرد یا اور دست و دہاں پوشند

مرید را بقدر قدرت
 دینی و دنیاوی علم
 حاصل کردن باید۔

مرید عادت بریک
 لباس نکند باید کہ
 جنت وقت باشد

البته مقید به لباس معین نباشد که مرد بدین ترسم شود بخیل صفت گردد و
 آنکه گویند مطلوب عایت لباس صورت پیر است نیکو سخنی است اما معالمتی
 که ما گفتیم معامله شاهبازاں است و این معامله رسم پرستان است - پرستیدن
 رسم پیر اگر چه کارے دارد بسیار مزید باست در و اما به اسمہ رسم است اگر از اونی
 به اعلیٰ رود عیش نکند - و یک کلتے است در و او دوستد و در خوردن و پوشیدن
 درستی اتبل چنداں میر نیست این بشریات است هر کسے با ققناے بشریت
 خویش معاملتے کرده است - اس بشریتے که خدمت شیخ فرید الدین را قدس الله
 سره میسر بود خدمت شیخ نظام الدین را قدس الله سره میسر نشد معاملتے معینتے
 جز آن بود همچنین شیخ نصیر الدین قدس الله سره و کذلک بعضے مریدان شیخ
 نصیر الدین قدس الله سره در بعض ازاں شوق پیش گرفتند و در بعض ازاں سهل
 بحسب زمانیا بحسب اققناے بشری -

مریدان همیشه از شیخ
 چل میزدند

(۱۳۵) در عوارف گفته است الشیخ صوره است شوق منها
 المطالبات الالهیه و این سخن دو معنی دارد - آنچه از خدا مطلوب داری از ا
 صورت طلب کن و دیگر بهر آهیتے که خواهی از اں صورت یاب - و دیگر هر چه
 از خدا مطالبه باشد و متوقع و منتظر باشد از پیر بهماں خدا لطف کند کرم کند
 غضب کند قهر کند جلال نماید جمال فزاید رود کند قبول کند کذلک الشیخ
 ازین یک لفظ شیخ شهاب الدین قدس الله سره بسیار اسرار مفہوم شده است
 اگر منویسم بسیار گوی می شود -

مرید پیر را گذاشته
 هیچ نزد

(۱۳۶) مرید پیر را گذاشته در خانه کعبه نزد مکر آنکه میر مصلحت خویش ازا

آنسو فرستد۔ بدانی اگر پیر تو مرشد محقق عارف بہت تو پیش او بروی زیارت خانہ کعبہ التماس کنی اور ضاد ہدا اور دل بداندایں احق مارا شناخت۔

(۱۳۷) اگر مرید در مرتبہ ابدال رسید پیش پیر حکایت ازاں طایفہ نکند و خود بصفہ آل طایفہ ظاہر نشود و اگر ملاقات کند کا حد من الناس ملاقات کند۔ و اگر پیر عارف و محقق است خود احتیاج او و ایم باقی است ازین طیر و سیر و عروج و ولوج چہ کشاید۔ و اگر ابدالے برے پیوند آید مرید شود پیر را باوے ایں نصیحت باشد کہ بر کسے بر صورت مستکبر ظاہر نشود و اگر شود مرم بر حسب آل باوے معاملتے کند مقابلہ آل انتقامے نکند۔

مرید اگر در مرتبہ ابدال
پیش پیر حکایت ازاں
طایفہ نکند

(۱۳۸) و اگر مرید خواہد کہ خرقہ و لقمہ از غیب گیرد نہ بدین امید شنید کہ او ضامن رزق است البتہ رزق خواہد داد چنانچہ در بعض سلوک افتادہ است و انچہ نصیب من است بمن رسد۔ اما من ایں میگویی کہ اگر تبوکل شنید باید نفس را بدین قرار داد بود کہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ مرا آب و نان و جامہ و ادنیٰ نیست من بکبر سگی و تشنگی و برہنگی خواہم مرد از کسے نخواہم خواست و نظر بر یارے نخواہم داشت۔ پس آل تا چہ پیش آید۔ اما از من ایں قدر گوش داری کسے ایں جنین نکرده است کہ او ضایع رفتہ است اما شہ طکار نیست کہ گفتیم استقامت بریں است۔

کیفیت ذلک مرید
در حصول رزق

(۱۳۹) اگر مرید را مطلقو بے باشد کہ پیر ازاں آگاہی نیست اواز مطلوب خویش در گذرد و ہر چہ پیر فرماید ہمہ راں رود ہماں مطلوب کہ دفعہم پیر در نمیکند ہمہ راں کا طلبید امیدوارم کہ فوز بمقصود باشد۔

(۱۴۰) و مرید پیشتر اوقات خویش در یک عمل نگذار و مثلاً بیشتر روز و شب نماز میگذارد یا تلاوت میکند و اورا در ہر ورے سری باید زد تا از کلام سوختہ بایے شود و دریافت دل میکنی و رعایت حق و سیرت حسنہ ہمہ ملحقات ایں کار اند ابو الحسن نوری قدس اللہ سرہ گوید سی سال بیدار بودم یکشب بخفتیم دم ہمہ راں خواب بمقصود رسیدم و الحقتہ علی الشہرۃ۔

(۱۴۱) مرید ب تصنیف کتابے و بہ التقاطی و بشعرے و غزلے مشغول نشود و بایں ہمہ استعداد وقت خویش را مصروف بمقصود خود گرداند یا بکار کہ موصول بمقصود باشد۔ و ندانی کہ موصول بمقصود جو کسب دل باشد و اعظم امور کہ بدان کسب دل است حضور تام است۔ ابواب بزرگ اندازند اما در ہر کار کہ باشند حضور را بکار دارند اگرچہ در ہر کارے حضور آن حسب آل کار است اگر برال اجتناب فاور نباشد یا تلقین نیافتہ است ہمیں تصور شہود وجود بسندہ اش بود فافہم و اغنم فلتدخروا لتصف۔

(۱۴۲) مرید را برہر گزند نباید نشست و مرومے کہ البتہ سخن ایشان بجد دین نباشد احتراز واجب داند و اگر مرید و پیر احکام انحراف مذہب کند شرط نباشد کہ ایں مرید ہم مخرف شود اما در حق پیر بد اعتقاد نباشد و انحراف اورا بدو گذارد۔ عاقل ایں قدر داند مرجع مذہب بمرکب رود و حق حقیقت در اے نسب و اضافات است۔ گفتہ ام در استقصار و ب تعصب مذہب نباید بود و در پس حق رو واللہ یدہی الی الصراط المستقیمہ و آنکہ گویند عاشق را مذہب معشوق است اکنون ایں سخن دیوانگان

دیگر است مارا بایشان کار نے نیست۔ و دیگر تا مرید را توجہ تمام بر پیر نباشد از
مشرّب او بحق تشرّب نباشد۔ مریدے است کہ با صوم و صلوة و دیگر اوراد و اذکار
بیشتر و دومی است کہ اس قدر نذر و بیک اتفاق گفتہ اند اس دومی بہتر از اول
شخصین است۔ اگر درین شخص اعتقاد و حضور و توجہ پیر تمام تر از اول است اس مخ
کار دارد۔

(۱۴۳) اگر مرید در بند و باید کہ غفل ظاہر و باطن و بے بیشتر بود از آنکہ گاہ
در اخفای اعمال در بند بود۔ و در بلغ و صحرا رفتن ہمیں حکم دارد خصوص کہ تنہا باشد۔ و جدو جہد
در میان صوفیاں اصطلاح یافتہ است از اس چارہ نیست مثلاً اشراف و چاشتہ
وغیرہ۔

(۱۴۴) عیب تمام است مرید را اگر شب یار و زغال خسپد بہارہ خوا
او بین النوم و الیقظہ باشد و البتہ اجتہاد کند کہ وقت خفتن کہ چشم بند و دل
بر اقبہ دہند و تا ہر چہ پیش آید از وہم و خیال امید واری باشد و از عین
خل و خطرہ جدا بود۔ خواب او نباشد مگر برائے دفع لال را یا استعداد بیداری
شب باشد یا خواہد چیزے حکمے یا کارے درست تربند خود را بخواب و ہر
چنانچہ گفتہ ام۔ و دیگر برائے آن خسپد یا اخذ بلذتیں باشد و فانیز بیدرتین شود
و بیداری چیزے است کہ در خواب نیست و در خواب چیزے است کہ در
بیداری نیست۔ و پروردہ بیداری زینتے و جمالے و حسنے است کہ ہماں
بیندہ داند و در پردہ خواب و در آئینہ خیال لطافتے و شکلتے است و خشکی

مرید را توجہ تمام بر پیر
باید داشت

مرید را جدو جہد در
اخفای اعمال خود باید کرد

مرید را غافل نباید
خفت۔ خواب بیداری
و الیقظہ باشد

و موانستے است من ذاق عرف در بیداری ہر لذتے کہ داری و ہم منقض
باقی است اما در حالت خواب ذہول محض است تو با مقصود خود بہ تمام خویش
و ہم و خیال غیرے نیست۔ ہم از انجا است کہ سلف صلح خدا را بخواب
دیدہ اند۔

(۱۴۵) و مرید برلے حضور از حالتے بجا لے تفرق کند خوربا تمام بد و بد
ہر حالتے کہ ہست گو باش کو غرض دارم نمیخواہم کہ آنرا تفرقہ باشد البتہ میں خواہم
جمع باش بہر حالتے کہ ہست ہاں وہاں دل را فارغ نداری۔ و مرید را نباید کہ
درویش آید کہ من یک ساعتے دیگر خواہم زیست ہموارہ باید بر دہیز مرگ شستہ
باشد تا ساعتے فضا تے بکار یک بہترین کار ہا است ہاں کار مشغول باشد۔

(۱۴۶) و مرید را مقامے مخصوص باید برلے شب ہوں را کہ آنجا شخص
مائی فراجم وقت او نبود اگرچہ ہر جنس کہ باشد باشد باید آدمی زاد نباشد اگرچہ
پسر و دختر و مادر و دوست یا خاد میکہ یاری میدہد برائے وضو و خیرات
تنہائی بنجامیت خود اثرے دارد و بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخست
وحی در خلا بود و در ملائکہ و تراز مردماں پس در ہر دینے برلے تسخیر کو اکبر را
برائے تسخیر شیاطین را غلو تے ملازمے اختیار کردہ اند با شرائطے مشککہ است
آں دست دادہ است و در کار ما ہم تنہائی شرط است با پاکلی نفس و ذاکر
مراقبہ۔ درین صفت امید ظہور ملک و ارواح خلاصہ و ابدال و اتواد و غیر
آں ملاقات ارواح انبیاء و دریافت دولت وصول مقصود۔ ہیچ کیسے
بدولتے جز بدین عمل نہ رسیدہ است۔ شخصے نماز بسیار میگذازد و تہاتو

بسیار میکند با امید دریافت مقصودے کہ طالبانرا باشد۔ خداوند سبحانہ و تعالیٰ
 ایں صلوٰۃ و تلاوت و روزہ اور قبول فرماید تا اور از غیب بغیر واسطہ کسے اور
 تلقین ذکر و مراقبہ شود و بدینچہ دفع خطرات میسر آید دل مصفی شود شفاف صاف
 عکس پذیر گردد و همچو آئینہ باشد عکس انوار قدسیات برداشت شود یا ابدال او تا
 یا ولی و مرشدے اللہ تعالیٰ بر و گمارد تا بروے آید و ایں رہہ اور تلقین کند
 و نماید مقصود و مادر ایں باب ایں است کہ بے کسب دل ہیچ شرفی نیست
 ہر چہ کنی کنی۔

بے کسب دل ہیچ
 شرفی نیست

(۱۴۷) و مرید را باید تخلیہ بہتر از تجلیہ داند۔ تخلیہ اصل کار است و مجمع علیہ
 است بیکانکان ہم بدی سخن آشنائی دارند طایفہ جو گویہ ہم بریں میروند
 اما اگر تجلیہ را بجائے تخلیہ داد ایں نیز کارے است۔ ابتدا بتخلیہ دہد و اگر
 تخلیہ و تجلیہ ہم یکجا شوند زہے کار و ایں عمل خواجگان منست رضوان اللہ
 علیہم اجمعین۔

مرید را تخلیہ بہتر از
 تجلیہ است

(۱۴۸) و نشاید مرید را پیش از کشفات و تجلیات حصول مقصود
 خود مطالعہ کتب اہل تحقیق کند و علیٰ ازاں حاصل کند زیر اچہ ایں آں علم است
 و حصول مقصود و تجلیات کہ صوفیان ایں را حجاب اعظم نامند۔ اینکہ گویند العلوم حجاب اللہ الا کبر
 ایں علم سلوک محققان است۔ نیز ایں علم را ایشان علم دنیا و علم مجازی میگویند
 بسیارے دیدم کہ ہم یاران من بودند ہم بمطالعہ علم و مبالتی سخن تحقیق ایشان
 شد ایشان ہم برال قرار ماندند و ہمانہ عین مقصود تصور کردند و دانستند کہ
 وراے ایں چیزے نیست حرمانے کلی و ہجرانے اصلی پدید آمدن خود با اللہ منہ

مرید را نشاید کہ پیش از
 کشفات و تجلیات
 حصول مقصود و تجلیات
 کتب اہل تحقیق کند

(۱۴۹) واگر مرید عیال است اورا با عیال ای تدبیر است اگر بغلت
 من العیش وارد و تدبیر ایشان بغیر سعی و قصد ای نسبت ایشانرا بدیشان کلاً
 و جملتہ گذارد و خود بفراموشی و وقت خویش باشد و از ایشان حصہ و رفتہ نگیرد
 مگر آنکہ بصفۃ آیند و آرنڈ چنانکہ بیگانگان باشند بحکم مروت و اشفاق بقدر
 حصہ ایشان با ایشان مدارے کند بلکہ اگر چیزے از غیب آید ایشانرا از ان کم
 قسمتے کند۔ و اگر قوت ایشان بفراموشی نیست تا مرد خود کسبے و کارے و آخر
 نمیکند غرضے بکفایت نیست۔ و اگر چاکریش میش آید اگر آں چاکرے از آہنا
 است کہ در او را دو وظایف خلل کند و وقت را بغارت برد آں چاکری و آں
 کار برود حرام باشد۔ اکنون ایں مرد را کمرا دت کشود و غاشیہ خدمت
 بروش بود ایں را بہ ارادت و مریدی چہ کار۔ و اگر تر بے میکند اول وقت
 چاشت بکار شود تا آخر وقت پیشین باقی وقت بہ وظیفے و بصحبت اصحاب
 گذراند و کسبے کہ کند ہم بدیشان بدہد خود ببقیہ گدای یا از غیب قرار گیرد
 یا تعینے از بیت المال برائے ایشان را کند بشرط آنکہ او را در کار و در وقت
 مشوش نیفتد مثلاً در کبابی ملکہ نرود و برد نولیسندہ نرود و خواری برآ
 ایں کار نکند۔ و تدبیر دیگر ایں است خود را مردہ بیند بصفت مردگان بازو
 چیزے از صفت موتوا قبل ان تموتوا نقد و وقت خویش کند با خود گوید
 اگر تو میری زن چہ کند یا بعد از من غیب نگہ دارد و یاد حکم دیگرے و دیگرے
 ضایع میزند و اگر زمیند خجیب برآیند یا برنیاسند اکنون تو زن خود را بطلب بلوکہ
 من مردم اکنون او اگر بکسرنگی و فقر یا تو میماند بخنج و اگر نہ او داند و سرکار او

مرید عیال دارا
 چہ بیکرد۔

فرزند ان یا لکھ سنگی میرند و یا بہ پرورش کسے آئند برایشاں برآیند یا چنانچہ
خدا خواہد فلکین۔ بریں صفت گوشہ گیر۔ چوں بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مقرر غلبہ کرو فرمان آید ایشاں از طلب اختیار ایشاں بدیشاں بدہ و القصد
علی الشہدۃ چنینیں ہم کردہ اند چند درے بگردند و چند پر کالہ حاصل کنند قوت
اہل و ولد سازند و ہمہ روز و ہمہ وقت بجد استغرق باشند۔ ازیں جملہ میں معلوم
شد کہ ایں کار بے فراغت و ست وادنی نیست تا از ہمہ حیسب ز فاع نشوی
ازیں رہ نصیب نہری۔

تا از ہمہ حیسب ز فاع
نشوی ازیں رہ نصیب نہری۔

(۱۵۰) مرید را نزل نباشد مرید قہقہہ بخندد و مرید مطایبہ بسیار کند
بر زبان مرغشش زود و سخنان شنیع گوید و بر امر و بر عورت صورت خوب
نظر تیز کند و اگر افتد و خجیف با استغفار و توبہ گراید و ایں نظر بازی را قسمت
اہل دل نشمرند و تحقیق داند بدین قدر سخن بر من تقلید کند کہ نظر بر امر و بر عورت
جمیعہ کہ در حفسیدہ دارند خالی از شہوت خفیه نیست ہر کہ دارد و ہر کہ دشت
حکایت صوفیان زمانہ خود و ہر چہ اندک من قبل بودہ اند با ایشاں نمیکویم
سخن با ہمراہن طائفہ است کہ دریں کار علم اند خالی از شہوت خفیه نبودند۔

مرید در نزل و قہقہہ
و مطایبہ نقد و بخشش
بر زبانش زود و خوش
نظر تیز کند

(۱۵۱) اگر مرید طالبے را پیر از سر رفتہ آگرایاے است کہ ہم مرید
پیر است و آل یا مرید و از شاد است برو شہر طاعت و انقیاد و بندہ است
و آید اگر او توجہ خویش فرماید قبول کند و از پیر و گردانیدہ نیست غایت
باب از اول صف بد و گردانیدہ است و او متوجہ ہمہ بدان پیر است و اگر
غیر مرید پیر باشد اما خیالانہ کیے است بر و رود استر فاما وے کند اگر او ہم

اگر مرید از سر مرید بود
و اگر پیر از سر مرید بود

پرورش پیرا دوہم ازالہ اوراہ نمائی کند اطاعت کردن واجب باشند و اگر غیر آل کار فرماید لیکن مخالف کار پیر نیست ہم اقدام نماید و اگر مخالف روش و معاملہ پیرافتد اینجا تاملے باید کرد۔ طالب بیچارہ را اینجا شکل حملے است نہ دست آویز است نہ پابے گریز۔

میرزا از رسم و عادت
مردان و مریدان بود

(۱۵۲) مرید باید کہ از رسم و عادت کہ مردان برسوم میر و مذہب زار باشد و آنکہ گویند مرید مرید نباشد تا فرشتہ دست چپ او ہی سال بیکار نہ راست میگویند مرید غرق در یای ارادت است اورا کجا پرواے آل کہ صاحب شمال نبوید تا دل مرید از تصور حضور مقصود کار معنی تصور نکند لذتے بکمال نگیرد و روی پیش آمد فی نیست چنان بدان لذت مشغول شود کہ ازوے برود و حال حالت اورا نقدے باشد۔ خود بسیارے از مقتدان مشاہدہ ہیں قوت غلبہ حضور گفته اند و ایں تصور چنان بکمال گیرد کہ نہ ہوشود ہچنین گفته اند۔ صاحب تعرف و کتاب خویش ہیں سخن میگوید۔

میرزا از خدمت
میرزا از خدمت

(۱۵۳) و مرید آخذ بعزایم باشد و عزیمت او ہر چہ نفس است و صحبت و اگر ایں مرید را رہ ذکر و مراقبہ کشادہ است و ازیں در فتح بابے شدہ عزیمت او ایں است ہر چہ حضور و قوت ذکر دست و ہد ہماں عزیمت اوست مثلاً مرید را قدح شہوانی شد شہوت البصر صرف نرساند و کسر آل بمجاہدہ و ریاضت کند۔ و آنکہ اورا جمال حضور حسن ذکر جلوہ کردہ است اورا ہر چہ ایں دست بہد عزیمت ہما نیست۔

میرزا از خدمت
میرزا از خدمت

(۱۵۴) و مرید در خواب بہر صفتے کہ بیند پیر را ندانند آنچہ اوست اورا بدل

تنبیہ می کنند۔ و آنکہ برائے تدبیر ستقامت خیال را استعمال مخدے کند مرید را
نشايد انچنين اورا بايد تدبیر او ہم بدل او باشد تا بفرغت تواند بخیر مشغول شد
آن خارجی تا آید و تا باشد و تا پاید۔ و مرید پیر اور دل خویش بندد تا تصور و اما
تحققاً و این را تمثیل قدوسی داند۔

در خواب بیند و اندک
برائے تنبیہ حالت
اوست

پیر را اگر ابتلا شود
مرید را بد عقیده بناید
شد و یک دل بد باطن
او کند

(۱۵۵) اگر پیر را بر عورتی و امری ابتلا شود مرید بیاں بد اعتقاد و مکرود
با خود و اندک پیر سرے را در منظر این شخص مشاهده کرده است نظر بریں ندارد و نظر بر
متمثل وی میکند چنان باشد صورتی در عالم قدس نظاره شود مثال آن در
دنیا بیند بیننده مبتلا نشود۔ ابتلاے او بریں صورت نیست ابتلاے او بر آنچه
گفتم۔ اما سن بآں پیر میگویم اگر دریں موقف وقفه نکرے از قدس با قدس بید
بیت

هر چه از اں نام و نشانت دهند گزرتانی به ازانت دهند
مرید را دریں باب اتباع پیر نیشاید کرد و اگر نہ در حلقه شہوت و دام ہوا
گرفتار گردد لغو ذی اللہ من هذا اللحماء۔ و اگر مرید را این ابتلا
پیش آید پیر نشاید کہ اتحان نماید و آنرا کارے و بارے و اندچنانچہ در بعض
مردم شنیده ام۔ مرید را از صحبت امار و احترازے بجا است مخصوص
از مطرب امر و مکر و میان طایفہ باشد عقب شدہ و محاورہ باوے شرط نیست
خصوص امر و طبع باشد و اگر در مجلس چنین اتفاق افتد احتراز بہتر باشد و اگر احتراز
میسر نیاید غرض بھر بریں گفت کہ فطر بر سینہ خویش میدارد۔ و اگر شخص چنین
کے است کہ دیوار و عورت و امر و شیخ پیش او منظر نیست و این از نظر او

ساقط است باو کسی سخن نیست۔

(۱۵۶) مرید بلہو و طربے مشغول نشود چنانکہ اس پر دو ایندن تیر فرستاد
حکایت کردن گشت و تماشاے باغ کردن بہوا و طہیت۔ و اگر نفس امارے
باشد خواہد دفع لال بدیں کند تا در وقت فراغتے نہ نماید شاید و اگر اور آہنجا
حضور و کارے دست میدہد خود بہتر۔

(۱۵۷) و مرید در سفر و حضر بے مسواک و تسبیح و مصلاد و مال نہ باشد و
و بعضے ابروت را برابر داشتہ اند۔ اگر سفر است یا بصرے بروں آمدہ است
خود لا بدست چنانچہ شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہ در عوارف آورده ہر
صوفی کہ باوے آوند آبے نیست بداند کہ او قصد کردہ است کہ ترک صلوٰۃ
کند و عورت خود را برہنہ کنن خواہ ایں قصد کردہ یا نکردہ باشد اور ایں پیش
آید و اگر مشی ہم در شہر بکارے و مصلحتے زیادتی نیست۔

(۱۵۸) مرید را در ایام ارادت خطرہ از دلج شود و فرامخت شہوت پیش آید
اگر برائے دفع آنرا محلے حلالے پیدا کند موجب بازماندن و بازافتادن باشد
اور ارہ جزا ایں نیست کہ مجاہدہ و مشقت آل قوت را بشکند و آل بے کہ میجان
کردہ بود برائے خروج را ہم در صلب قرار گیرد و مدقوی شود و بسیار مجاہدہ را بہر
تواند برد۔ مرید نا صبور باشد ہر ساعتے کہ بر و گذر و بے مقصود او بلاے است
بر جان او مردن ہزار بار بہتر از آل حیات باشد۔

(۱۵۹) مرید در تزیین ظاہر خود کوشد تا آنکہ میخواد البتہ دستارے خوبے
بستہ ہامہ خوبے پوشیدہ ہم چنین باشد ایں کار مریدان نیست۔ مرید در بندطہا
بہ بندیاں۔

نباشد۔ و مرید از زن و کنیزک بسیار نباشد و این کار بسیار کند مثل ایک سخن
گفته ام بارها۔ مرید از مراد و جلال دور باشد و از محافل و مجالس گریزی باشد
قبلا و خطی نشان و گواهی خویش نکند و برای دادن گواهی را و برای اثبات
و دعوی را بر دور حاکم نرود۔ از برای مال و منال را خصوصیت نکند۔ و برای
میراث نقود و عقار را مطالبہ نہ پیوندد۔ و مرید در دل عہد با خدا کند کہ دریں جهان
دورال جہاں خصمے با کسی نکند و اگر کسی از مال او و از ملک او چیزی بستاند
اگر بظاہر بات و ہونے کند و لے بیاطن بخشیدہ باشد۔

(۱۶۰) مرید چوں قدم در ارادت کند خلوت شنید با خدا لے خوش عقد

عہدے کند کہ ہر کجا کہ حق مائی از اں من بر کسی متوجہ شدہ است من از اں

باز آمدہ ام ہم بدو بخشیدہ ام کہ او تصرف کردہ است یا بروست۔ ازین

معاملہ امید باشد ہر جا کہ کسی برو حقہ دارد خدا از جہت او رضاے خصوم

در رہ ارادت اول کند۔ و در رہ ارادت نخستین رو مظالم است ایں معاملے کہ گفتیم آن شخص

امیدوار باشد کہ رو مظالم او شود۔

(۱۶۱) و اگر از مریدے در سہ ذمیہ اید یا بدیہ ہیج کیے از اں حکایت

نکنند ہم بدل پیش دارد و ساعتہ فاعلتہ بسلامت پیش آید و خالی از احدا

نگذارش و مرید را نشاید اگر مریدے دیگر یا یارے و شیخ دگرد و چہار شود

سلام علیک گوید اشارتے بسلام کند زیرا چوں آں صوفی پیشینہ مریدت

یا بظاہر یا بیاطن او شغل بخدادارد تو اور اسلام کنی اور ارد سلام باید کرد ہر

آینہ تفرقہ در جمعیت او بشود۔ اگر چیزے میخواند اں سہ شتہ گم کرد اما اگر تو

مرید چوں قدم در ارادت

ہند از جہت حق قبول

کہ بودیگر اں روبا

آید

در رہ ارادت اول کند

تو در مظالم است

اگر از مریدے

ذمیہ نہاید حکایت

آنکہ کسی کند

مرید را نشاید کہ

یارسد ارادہ را

کند۔

اشارتے بسلام کر دی کہ خلف از سلام است سبب کار کیک بہترین کار ہا است
این را خلف او کرده او نیز اشارتے بعیکہ خواہد کرد از طرفین تفرقہ نمی شود و
چو این مرید است زبان و دل این ہم بکار است این را ہم شاید عادت تسلیم
باشارت کنند۔

حرکت ازینجی بہت
مستحق
تہنیک

(۱۶۲) و اگر مرید از موسیقار چیزے میداند و میگوید شاید دہن ابد
گماشت کہ کار را بغایت خواہد برد و ہمہ ضرب و نوای و نغمت سرود
در دل خواہد نشست اما اگر برائے تطہیب وقت خویش را یا برائے نوحہ کردن
بر روزگار خود یا اصحابے کہ ہمدرد اند و ایچ کیے میان ایشان از دیگرے
دعویٰ تفوق و تفضیل ندارد و اگر بدیں مصلح گاہ گاہے بدایں فن آویزد
زیانکار وقت او نباشد بلکہ مرید کار او گردد۔

میں لباس پیراں
انتخاب کردہ شاید

(۱۶۳) مرید شاید لباس پیراں کند چنانچہ او حدی فہرچی جہلک
مرقع صدق اینست کہ ظاہر باطن برابر باشد تو مریدی ہر جا کہ غشے
و تشخیص کہ بہت بر خود نہ ترا بایں کار ہا چہ کار۔ و مرید نشاید خادمی با خود گیر
مصلحا و بہر حق و غلیں دست گرفتہ برداں شیوہ مشایخ است۔ و مرید ورہ
متبختہ و مترفع نہ رود و منکسر و منحض نہ رود۔

بیکہ کہ گویا
باز نہ آید۔

(۱۶۴) و کاریکہ مرید پیش گیر و مصلحت ہائی از اں کار پس نیاید آنرا
بسر بردن تا فرہمت ملی کند ضعف قوت آرد سبب اں افکار کند بہت بر بند
تا بسر برد۔ این نفس است اگر گشت گذاری مہمت گیرد۔ و اگر مرید در خواب
یا در بیداری حال کسے را بشاہدہ کند اظہار اں بر کسے و بر اں شخص مصلحت نباشد

ورنہ اس مرید را شیخی پیش آید و از مقصود باز ماند۔ و مرید را نشاید مرد مجلسی شود
 ہر جا کہ بنشیند ہم باوے یار شود و او را بر یک جلے استادن و ہم بدل جا
 دادن شرط است۔ و مرید را بدین و ہم کہ نفس را ذلیل و مستذل سازم
 در محال غیر ثایستہ استادن نشاید نفس خواہر گردد و چوں خواہر شود جاہر گردد و بتجا
 آل محل نصیبہ ازاں کدورت گیرد

(۱۶۵) مرید و طالب را باید مقصود و مطلوب خود را قریب الحصول دانند
 ایام مرحومہ و حسنات و مبرات و دیگر خیاںچہ ذکر مراقبہ و نماز ہر بار کہ بدیشان
 مشغول شود ہمچنین یقین کنند ایں بار آں بار است ایں وقت آں وقت است
 کہ فتح مقصود می شود و چوں ازاں کار باز آید چوں آں مرام بکام نباشد
 گریہ و نعرہ و شکستگی دل دم سرد و سینه گرم نقد وقت او باشد ایں نیز کار
 دارد۔ دو کار داریم یکے برد و جدان مقصود و دم گرمی طلب و در دنیا یافت با
 سوز و تپاک دل با فراط۔

(۱۶۶) مرید طالب سوئی الخلق قوی التکریب باید تا مشاق را بہر توان
 برد و احمال شدید را بمنزل رساند۔ و اگر ضعیف باشد از بسیار کار ہا محروم نہ
 شد بہر شقتے و رزہ کار و برد و مطلوب راحتے و لذتے دارد کہ ہماں واجد داند
 و آئینہ مقصود رسد آں خود فوزے و ظفرے دیگر است اورا ہیچ کارے
 بہ ازین نیست زاویہ را ملازم گیر و چشمے و لبے بہتہ بخیال دستے لازمست
 نماید عظیم کار نیست ایں اگر بریں لازمست میسر آید مجموعہ طالعالبان باشد
 (۱۶۷) مرید را باید کہ دلاور باشد از شبہاے تاریک و دباویہ ہا ماند

مرید را باید کہ مقصود
 خود را قریب الحصول
 دانستہ باشد

مرید را سوئی الخلق
 قوی التکریب باید بود

مرید را دلاور باید بود

و تنہائی بسر بردن و در زمین مسیح بیتوت کردن و همچنین موفیات دیگر
 بے تشویش بے تعلق بے التفات ماند۔ و مرید را باید ہر اسے از جنے و
 شیطانے نباشد۔ ہم همچنین مار و کتر دم و شیر و غیر آں او خود را بجدادادہ است
 درو طلب چناں گرفتہ است کہ از جلد درو ہا دل فارغ آمدہ است۔ مرید را
 باید قلند صفت باشد یعنی از جلد رسمہا و عاداتہا و از نگہا و عار ہا بردن آید
 بود۔ نمی بینی کہ ایں مرکبان چہ بے شرمانند کسے کردہ است سروریش را بشد
 و خرسوار شود یکے خود خود را تعزیر کند اورا چہ گوئی۔ اشارت ازیں صورت
 اینست کہ ما ہمہ چیز را فرو انداختہ ایم و جلد رسوم شرعی و عاداتی را طح دادہ
 ایم کار ایشاں حسیت اللبّان اللبّان مرید طالب را ہم ازیں
 بے التفاتیہا نصیبہ باید۔

حبس نفس

(۱۶۸) و مرید را اعتقاد کردن حبس نفس لا بدی است چنانچہ
 میاں جو گیاں است اگر چہ آں قدر کہ ایشاں می توانند کرد و تواند ہم
 ازیں مستم خالی نباشد و ہر کر ایں نوع مطلوب افتد صحبت از عورت
 قطع کند کلا و جملتہ و آب بیشتر کم کند و طعام را آنقدر کم کردن لا بدی است
 کہ ہیں قدر قوت ماند کہ نماز فراموش و نوافل استادہ تواند گزارد۔ اگر مقیم
 است و اگر مسافر است آنقدر کہ در رہ تواند رفت۔ سخن فضول ایشاں
 ایں سجدہ باشد اگر حبس نفس میر آید خطرات خود دفع می شود خطہ تاج
 نفس است

(۱۶۹) مرید را بر خیر و شر کسے کارے نیست۔ امر معروف و نہی از مکر و مہاجیر شکو

کلاس ندارد
و طبیعت مردمان دیگر است اورا کار یا خود افتاده است۔

(۱۷۰) و مرید در ضیافت نمک شاید البتہ خواہد ہر کہ برو بیاید برود اور اطمینان
بخوراند اورا کار است با خود کہ ایں ابواب پرسیں آں راہ می شود۔ ایشان
مشیتان آں کار اند۔ مرید در غم و شادی کسی یار نباشد و اگر در ولایت و
و طایعے حاضر شود جز برای حفظ سنت و رعایت دل پیشینہ نباشد و
باید از ضرورت منتقدان بقدر ہا بکار ماند۔

(۱۷۱) مرید را ہوسے حسے در سینہ نباشد و اگر ایں نوع سر بر کند
قدم در تمام آں حسے نکند دست در مجاہدہ در ریاضت کند تا آں آرزو پرور
دانش محو شود۔ و اگر البتہ نمیرود اگر از قبیل مباحت است و شے سیر است
پیش سگ استخوانے اندازد تا ابدان متعلق شود از حفیدن باز ماند و ترارہ
رفتن بغیر تشویش میسر آید و اگر العیاذ باللہ از قبیل ناشروعات است ایں
مرد را دانید کہ مرید طالب نیست و اگر بہت کارش ایں باشد کہ جاں بازو
و بدال کار نساو۔

(۱۷۲) و مرید استقبال خواب کند چنانچہ مثلاً یکے بساطے فرار می کنند و
وسادہ می بند و نجوشی و خرمی یا میفرارند و چشم می بند و انتظار خواب میکند
استغفر اللہ ایں خواب خدا ترسان و خدا پرستان نیست ایں کار اہل ہوا است
مرید را خواب با غلبہ است ایں جنس غلبہ کہ دروے بجا آوردن نمی تواند
و باید بغیر وضع خسپد تا خواب بغلیہ خویش آید و مرد و ترے ازاں
غفلت باز گردود۔

(۱۷۳) و مرید را استعمال و سومات نباشد و احترام از گلی ہم نہ واگر
چند درمے روغن زیادتی خورد و مقابل غذا مے جو خود را بسیار سے ترک آرد بد نباشد
معدہ بک بود و قوت مرد باقی و فراموشی ہاے ہر ساعت وضو چندان نہ و بر
قوت مزاج را و رطوبت و ملغ را ہم اثر سے دارد۔ اما و سومات و حلوا و اطعمہ
پر خوردن کار مرید نیست۔ انچہ ایں کبر او یاں سے بعین امید زند و در آن عاید
اما مرید را علی الدوام ایں کاری باید کرد۔ او مرید است کہ ایں کار ہمارہ کند و کہ
وقتے تعیین دارند بر اے ایں کار را ایشان مہوسانند۔ اما چنین شاید شخصے ہمہ روز
و شب بکار جدہست در سال یکد و بارے چند گاہ روز عاشق و مصعب گیرد
الزم و واجب دارد۔ مرید را کہ طعام بخار آگنیز و طبعی لہضم باشد ازاں احترام
بواجبی باید کرد۔ و شرم باشد مرید را کہ گویند بیضہ افمادہ است۔

(۱۷۴) اگر مرید را صاحب حقے بر اے کار فراموشی میکند میگردد کہ او کار
اہل ارادت کند بدل التفات ننماید از قدم ارادت پس نیاید چنانچہ او مہربان
نمیخواہد کہ جواں او چند گاہان طبعی کند و ہمہ شب بیدار باشد و از اکتساب و تجارت
دست باز دارد و نخواہد از دو لہجے و مصاہرتے شود تا نسلش زیادہ گردد و چشمش
بنظارہ جمال پسر روشن گردد ایں انواع را التفاتے نکند و حسابے نیار و دو کا
خود مستقیم ماند۔ لفظ جبار از قبیل اضداد است۔ جبر کستن و شکستہ رستن
اگر طالب را در رہ طلب وقت گرمی کار را رعایت حقے فوت شود خداوند بہت
و تعالیٰ جبر کر و کند چندان رحمت خویش بدل شخص شاگرد کند ہمہ حقوق خویش را
بخشد و منت بر خود نهد و مہجور و صادق باشد اول حال کہ آں صاحب حق

مرید را استعمال نباشد
اعتدال و زرد
راز طعام لہضم
بخش زند

مرید را بفراموشی
حق التفات نیاید
و قدم ارادت بدست
نیاید بہت

فراموشی میکرد آخر وقت ہم معتقد شود و خواهد کہ بندہ و مرید گرد و مقصود من اینست
تو بیخ و وجه قدم ارادت را پست بر پست تر بر البتہ پس نیامی ای بیخ غرضے۔

(۱۷۵) اگر کسی در حیات پیر یا بعد وفات پیر ملاقات یا پیرے دیگر نش

اگر از او آں بیند کہ از پیر احساں نمیکرد از موارد و معارف و حقایق
باعتقادی بدل نمی باید داد شاید پیر را روزگارے است کہ این ہمہ کار را

این ہمہ چیز را در جنبہ او است و در خفیہ کنیف او است اما اظہار شرط نیست
و اگر از این پیر نصیب گیر و داند و اعتقاد کند کسایں دادہ پیر است کہ بدیں رو

مقید بود و بدیں شرط مشروط۔ اما بہتر این باشد مرید ہر پیرے را صحبت نکند
اگر مرید در تربیت پیرے در گرفت و از نصیب گیر ہمیں عقیدہ کند کہ گفتیم چنان

شخص در خانہ کعبہ رود و آنجا فتی و فتوے شود و آن تحقیق داند از دولت ارشاد
و دعوت و صحبت و دست بعیت پیر است۔ ہم همچنین از ہر درے کہ بر چیزے

رسد ہمیں عقیدہ کند۔ سمت خانہ پیر را حرمت دارد اگر تو اند خوے آن سو
نید از دو پا آنسوے فراز نکند۔ و ہم همچنین کفش پیر را و دیگر چنانچہ مصلاد و ستار

و طاقیہ و دراع و ہر چیز ہست بے وضو دست گیر و در محلے با حرمت دارد و گا
گا ہے کبشد بر رو و بر چشم و بر سینہ مال دوز پیر خواہد انچہ بتبع این بر من ارزا

کردہ بمن از زانی دار۔
(۱۷۶) و البتہ وصیت باشد چیزے جامہ شیخ باوے در گور باشد خضر

طاقیہ و اگر گرد تربت شیخ چند کرتے کرد و شاید کہ حرمت آن قالیے است
در دل آن قالیے مقعد عرش باری و مقعد رحمان است و در کتب فقہ

اگر در حیات پیر یا بعد وفات

او از ہر گے دیگر کرد

را چہ رسد او را

عقیدہ باید داشت کہ این ہمہ

دادہ پیر است

مرید را باید کہ غایب را

و تبرکات او را بسیار

احترام کند

بہر دعوت کردہ مرید

چون از تبرکات پیر کرد

انہند

ہم روایتیے است۔ وزیر پاکے شیخ البتہ مہرے بدارو۔ والبتہ کل برد برت
 اندازو۔ ارواح راز بوسے خوش نصیبے تمامی است۔ پیش تربت پیر یار نہ نشید
 زیادہ از سورہ میں خواندن نمی شاید۔ ہرچہ بیشتر خواہی بود خوف آں باشد
 راستا و چنانظر شود و آں بے حتمی آں قبر باشد۔ ترا باشد و چشم ہم برت
 بداری یا چشم بستہ ہم در خیال صورت پیر باشد۔ و اگر چیزے نزدیک تربت
 گذاردی شاید شش کہ ضاعے آں مقبور بریں است اور ابیان فریدے فضیلتے
 می شود۔ و اگر در حیات پیر یا بعد وفات او بحضور او شستہ است اگر آیندہ در آں
 حالت بیاید برائے احترام آں آیندہ بخیر و مکر آنکہ پیر خیر آں فائز ہو افقت
 پیر باشد۔

مرید یا ایک کو نیک
 باغد سب چیزے نہند

(۱۷۷) و مرید البتہ کہوشد کہ با رخیش بر پیر نیندازد و البتہ اہتمامش در آں
 باشد تعلقے از پیش او برگیرد۔ و مرید بداند چنانچہ پیرا در دین اختیار جے بمرید
 نیست فلذلک در دنیا۔ و اگر مرید را وسعے ہست در رزق و پیران آں
 سعت از ہم پیر و اند آں ضیق عیشے کہ پیر با رخیش گرفتہ است آنرا با اختیار
 او گذارد و اگرچہ میند کہ گاہ کاہے از ضیق معیشت سکتایے می باشد آں
 شکایت ہم بمصلحتے حل کند۔

مرید از سخیر کو نیک
 اجتناب باید دیند

(۱۷۸) و مرید را شاید در سخیر کو کہے و جنے مشغول شود یا ایں کار محقق
 باشد ایں ہمہ کار و دنیا و نیست و او دنیا را با آخرت و دواع کردہ است حالت
 سیر و اسبقا لمفرد و ن نقد وقت او شدہ است

او بمرید را متفرق

(۱۷۹) مرید پیشوائی کہنے نکند۔ مرید خدمت پیر اختیار نکند و اگر پیر

در تامل

فریاد آں کارے دیگر است۔ مرید بر سر خرچے و برہ دادے و متدے؛
 مرید ہر روز گوشت و خور و کبلی ترک نیار و حلاوا و مالحات و غیر آں تمسب
 قیاس است۔ و مرید در محافل و مجالس برائے نشست خویش اسن عند نفس
 محلے تعین نکند۔ مرید در رہ راستا و چپا نگراں نرود۔ مرید اگر میاں
 خلاف شرعی را بنید انکارش بدل اسبندہ بود و ذلک اضعاف الایمان
 ہمیں معنی دار و یعنی ذلک الایمان ایمان اضعاف عباد اللہ از
 ضعیفتر و سکین ترکیت۔

(۱۸۰) مرید از اسماع شنیدن چارہ نباشد اگر طالب مرید و مجتہد
 طالبان بر انواع اند۔ طالبے باشند لعقل و فہم خویش اختیار طلب خدا کردہ
 زیرا چہ اعلی و اہل است و واجب و اثبت است و اعظم و اقدم است
 اکنون آں مرد طالبے بر حکمت است عاشق نمیت۔ عاشق و محب دیگر
 آں حالتے است کہ جز القادس اللہ نمیت درضیق گفت و شنید نیکیان
 واجد مبتلا و اندازاں قضیہ کہ گفتیم۔ یکے اختیار اولی و اقدم کردہ است
 سنائی رحمۃ اللہ علیہ اشارتے می نماید۔ بیت

مرایے بجد اللہ زراہ ہمت و حکمت بسوئے خطہ وحدت بر عقل از خطہ
 اگر عاشق را پر سندر فلانہ را بچہ دل و ادوی او اگر عاشق است و اور اعتراف
 ربودہ است او ہیچ بیانیے نتواند کرد و اگر گوید ہمیں قدر گوید مہی دانم کہ چہ
 در ربود چیزے بود کہ بروں است از گفت و شنود۔ اینجا تحقیق وانی ہر آراء
 در انگیزند و در تر و روند۔

مرید از اسماع شنیدن
 چارہ نباشد
 طالبان بر انواع اند
 یک گروہ بہرہ حکمت
 روند و گروہ بہرہ دیگر
 بہرہ عشق و محبت

(۱۸۱) مرید سعت وقت را ضیق وقت را طالب نباشد۔ اما اگر سعت پیش آید شاید موجب تشمت وقت او باشد اما اگر در ضیق تشمتے دارد در ارادت او نقصان است۔ او ان ارادت از اول بلوغ تا گذشت چهل

اگر دریں ایام قصد پیوست با شرط آل کار یرجی منہا الفوز بدولت وصول الحصول و اگر چه دریں ایام که ریاضت و مجاہدہ می بند مقصود بایام او نہ منہ نزلع نباشد کہ در پیران سال باید در وقت مرگ باید با بعد از عن قریب من الموت او خود بسوال آید۔ تو بدایں مقبور را چه حضور باشد و کدام دولت او را دست داده بود و اگر نہ وقت بعثت گاہ حساب یاد در بہشت پیش از آنکہ آنجا وعدہ عموم شود۔ و اگر آں درد او را و آل احراق او را تا آنجا دارند کہ بر ہمہ مومنان مشاہدہ دیدار شود او را مخصوص باشد بخمیس مخصوص کہ یغبطہ الانبیاء والاولیاء والشہداء والصدیقون۔ عرض ما نیست دریں ایام طلب باید ایام طلب ہمیں است از پیران کار نسزد۔ گفتیم مگر پیرے کہ جوانی بدیں کار بسر برودہ باشد۔

(۱۸۲) و مرید را نشاید کہ ہوس ہوس مطعومے کند و ایں ہوس را بسر برد۔ استغفر اللہ برائے ایں خطرہ خیلے بر نفس بندمت و ملامت و مشقت پیش آید کہ نفس را کابجاں افتد۔

(۱۸۳) مرید را ایں قدر باید دانست اگر کیے را در صورت مجاز میل افتد او را برائے رہ بردن بدو چند کار است۔ اعتکاف بردن او یا ملازمت سردی یا بچہ ناز در روزہ بردن و در عافیت

مرید سعت وقت را
ضیق وقت را طالب
نباشد

مرید سعت ہوس
ہوسے نشاید

مرید از انہرے طلبیاید

سردی یا بچہ ناز در روزہ
بردن و در عافیت

بدست اوست و سحرے و جادوئے و تنویدے کردن و بر عالمان ایل رہ و
 بر ساحران ماہر ملازمتے و التماسے کردن۔ ہمیں منوال مرید را لابی است بود
 او و مسجدے باشد و خطیرہ باشد و رکنج و خرابہ یا کہ گہے برون مسجد و گہے بصلحت
 با مردم و باز با دو عباد و مردم صلحا میخفتن ضرورت است و رہ از ایشان آموزد و
 و جہان مقصود از ایشان یا بد و ہر چہ باشد بذل ایں راہ کند نمازے و روزہ
 و دروے و دعائے از ضروریات کار مرید است مقصود ہیج دریر کہ آں از
 ابواب پراست فروداشت نکند ہر رہے و ہر رہے می پوینتا از کلام رہ روک
 مقصود بیند۔ و بعضے مریدان صوم و وام اختیار کردہ اند ایشانرا بیشتر ایں صفت
 بود کہ چیزے رسد نقدے جنسے طعامے ایں برائے افطار دارند۔ و مریدے دیگر
 روزہ اختیار نکند ہر چہ بقدر سدہم بدال سازند اگر ہمہ روز گذرد و چیزے شروبے
 واکو لے نہ رسد اورا امساک باشد۔ اما تعلیل شرط است ہم ایں گفتہ اند من صام
 صوم الدھر فالحکمہ انہ قد اجتمع عندک شئی من الدنیا اما جنین
 می گوئیم صوم دوام بہتر باشد و اگر اختیار مرداں بود کہ البتہ چیزے را بصلحت نہا
 اگر ہمال وقت رسد افطار کند نیکو معاملتے است ایں و اگر نہ فائدہ راقوت و
 سازد و اگر چیزے دارد برائے دفع تشویش وقت را یاد و سہ دیگر صایم اند برا
 موافقت ایشانرا از معاملہ محققان دور نباشد۔

(۱۸۴) مرید را ہر چہ بدتش باشد باید کہ از اں خاستن تواند اگر چہ بادشاہی

مرید باید کہ ہر چہ بدتش

باشد۔ حکایت سلطان ابراہیم شہنیدہ قدس سرہ۔

ابا شد از اں برخیزد

(۱۸۵) مرید اگر وقت انتظار سولے کند بخور و شاید و اگر جائے میزانی است

وقت انتظار مرید را

خبر سدی را دخل مہست و خصم خانہ برائ کار و نہیت شاید کہ برو دود راں مجلس
دفع تشویش خویش کند۔

(۱۸۶) و مرید ہمارہ درد ہیز مرگ شستہ باشد کماں نبرد با خود کہ دوم است
زندہ ماند تا کارے کند۔

(۱۸۷) و مرید را شاید کار و شغل کہ از پیر گرفتہ باشد و پیر را در آن باب است کار
و ضنبتہ باشد کہ آنرا آشکارا کند۔ و مرید از پیر برے طلب کند و اگر کند پر خطر
باشد اگر بر مزاج افتد زہے کار و اگر بخلاف افتد زہے بلا و اگر مرید در زیارت

بزرگے یا پیرے رود التماس نہ پیوند و اگر التماس بکند صورت ضرورت آں باشد کہ از
پیران بزرگ صالح طلب کند کہ خاطرے باز نہ کہ پیر او برو نظر شفقت کند۔ و اگر از گور
بزرگے یا پیرے استملک نہ بگوید اللہ علیہ کہ کہ پیر مرا اشارتے فرماید و مرا پیش او
بنیکی ذکر کند و او را بریں آری کہ بر سن نظر شفقت کند۔

(۱۸۸) مرید پیر یا همچو شیشہ صافے شفافے تصور کند و انوار قدس را در آں
آں شیشہ آنچنان سخا آں انوار درون شیشہ نماید ہر بار کہ مرید پیر را بنید و اندک
نور قدسی بر بجلی کردہ است و این محکس اوست و سن در نظارہ آنم۔

(۱۸۹) مرید را باید ہر چہ پیر فرماید و حال صورت امتثال پیش آید و اگر چہ
امرے محال نماید۔ مثلاً اگر فرماید شتر را دست و پا بر بند بر کن بالائے بام
بیا را اگر چہ ایں امرے متعسر است و ایں را محال عادی گویند اما مرید اقدام کند امرے محال نماید۔

(۱۹۰) و مرید ہر چہ در خواب و مراقبہ و واقعہ بیند پیش پیر کند را نداننا پیر تعمیر
آں کند و حسب آں معالمتے فرماید۔ مثلاً در واقعہ یا در خواب بزغالہ بیند کہ بظہر پیش بر عرض کند۔

اویل کردہ یا برو غالب آمدہ یا ہمیں صورت او دید پس سیراں را تعبیر نہ ہوت
 کند و حسب دیدار او برے دفع آں کارے فرماید ہم چہ نہیں ہر حیوانے و
 ہر پرندہ کہ بفعل و صفے مختص است چنانچہ رنگ و مورچہ شج نسبت اوند
 ستور و خربا کل و شرب مار و کثرم و امثال آں باید او شیر و گرگ و پلنگ
 ہمیں حکم دارند و غضب نسبت کنند و پیرا دریں باب برے دفع آں تبیر
 ہست و اسخہ انوار را ہر حصے بیند اورانیز تعبیرے خاصے است و پیرا آنجا
 فرمائیے و کارے۔

(۱۹۱) اگر مرید را اتفاق افتد در مجلس چند بزرگے حاضر شود مثلاً آنجا
 خضر است و ابدال و اوداد و دیگران و پیر است باید از ہمہ گذشتہ روے
 بہ پیر آرد۔ اگر چیزیے جوید و طلب ہم از روے و اگر پیغامبر را بر صورت پیر بیند
 اشارت بریں باشد ابلع او ابلع پیغامبر است۔ و اشارت بریں باشد کہ
 پیر موفق با تلع نبی است۔ و اشارت بریں باشد کہ ایں پیر بجائے من است
 میان من و او بیگانگی نیست۔ حکایت مابدیں مانند کہ نحن ہر و جان حللنا
 بداد۔ و اگر انچیں اتفاق افتد ایں را خواب واقعہ گویند ایں کار بدست
 من و تو نیست تا از غیب چہ آید در پیش۔

مرد را اگر اتفاق افتد کہ
 در مجلس پیر را دیگران کاہر
 باید بداند کہ از ہمہ گذشتہ
 پیر را پیر اود

(۱۹۲) اگر چہیں اتفاق افتد مرید رو واقعہ پیر را بیند و داند کہ ایں
 خدا است تعبیر کند ایں مظاہر او است و متقلب با انواع تقلبات او و خدا

مرید اگر پیر را اود بیند
 بیند۔

کار مابد و پیردہ است کہ افعّل ماشئیت و معنی افعّل ماشئیت ایں است
 کہ اکیے متعلق باعلاق باری باشد اورا گویند چنانچہ او تعالی آنچہ خواہد کند تو

معانی

نیز آنچنان کن فانک معفوای فانک موضوع عنک وزرک و ثقل
وجودک و نحو عنک و هو انیتک و بسیار مردم اینجا ای گفته ا فعل
ما شیت یعنی ہر چیز خوش آید کن از نیک و بد۔ استغفر اللہ ای گفتا
محققان نیست۔

(۱۹۳) مرید اگر چیز را در خواب یاد واقعہ بندہ و آن چیز ہم چہاں
شود مثلاً آمدنی بودنی شدنی را دید ای را قبیل کر مت نشود و ای را بخوار
نہاںد جلد عوام درین قسمت مشترک اند بل الکلا فی الجانب و مرید را خطہ
در ول آید یہاں زماں اثر آں ظاہر شود ای نیز ہم ازین باب بہت۔

(۱۹۴) و مرید را امروز کہ عمر دنیا بہ شہتند و ہفت سال رسیدہ تعمیر
احتیاط باید کرد کہ فاش آشکار معلوم حق کسے نہ خورد و اگر در احتیاط کوشد مگر
بگرستگی مرید یا طعام سب آید۔ اگر کشیدہ و تعلیل کند بجائے مخمضہ باشد۔

(۱۹۵) و مرید و راں کوشد کہ درین دو وقت سخن با کسے گوید۔ بعد ادا
سنت بامداد تا ادا صلوٰۃ اشراق و بعد صلوٰۃ عصر تا فراغ از او پس اگر بچہ
اورا ضرورت باشد و آن ضرورت بلاے باشد بران سکین۔ اما مشایخ و مریدان
ازین قسمت منتفعی اند۔

(۱۹۶) اگر مرید بل کمی یاد اند و مییاد اند البتہ اظہار آن برکت نکند و بچہ را
نیاموزد و خود آن کار نکند برے خود را نہ برے خداے را۔ گدای کند خود
بہ نہ ای رنگ آمیزی کند و اگر در اثناے ارادت و طلب ای چیز با پیش
آورد اللہ علیک ایھا المریدان تلحظ الید بدانی اتحانے عظیمہ او ای

آمدہ است و بلاے قوی متوجہ شدہ است ترا از خود و چنان خواهد ماند کہ تو
 لایق شاگردی طبعیست ہم نخواهی ماند۔ و البتہ صادقاً ترا از این جنس پیش آمده است
 و آید اما صادق کہ جامہ نہا پردازد۔ چگوئی کسے را کہ اضطراشد و او در آن اضطرا
 اضطبار و وزید بدل سوختگی قرار گرفت من الشد پرے او فتح بابے از غیب شد
 و اگر نشد بر آن جان عزیز را تسلیم یار کرد و دیگرے عملے کرد و آن وقت را گذرانید
 کہ بہتر کیے جان خود را بذیل آلہیت بر بستہ است و کیے بدنیا بر بستہ است
 فشتان شستان باین المنزلتین۔ و آنکہ عملے بذوالنون صری
 رحمۃ اللہ علیہ نسبت کنند آن بکیمیا و سیمیا و عمل و دار و نسبتے ندارد و متعلق
 باخلاق اللہ است واللہ یفعل ما یشاء ایں را قسمتے از نسبت روح اللہ
 تصور باید کرد۔

حصول نعمت از طلب
درست

(۱۹۷) مرید را طلب آنکہ درست افتد یا از عالم غیب برو شاہدے
 شدہ بود و آن جمال و امکان حصول آن جمال اوراد و طلب و ارادت آرد یا
 القاسم اللہ و دلش افتد کہ دولت دیدار ہم دریں جہاں کبار را بود و باشد
 (۱۹۸) مرید را باید بداند کہ از معاملہ پیران سلف و خلف ایں محقق شد کہ
 پیر بجائے میر رسد کہ مامول العاقبت می شود۔ ایں شجرہ نیشتن و ہر کیے را
 سندے بندے داشتن و دوام توجہ مرید بایہ و رحیات و ممات دلیل کرد کہ
 اجماع ایشان بریں است کہ ایشان مامول العاقبت بودہ اند و اگر در میان
 ایشان بر شخصے مائی و ہم خلل افتد مرید را توجہ درست نیاید و ہیچ فضلے از
 ایشان نتوان گرفت۔ قول ذوالنون رحمۃ اللہ ہم بر کین سخن گواہ است

امول العاقبت
پیران

سید رسول جنت
نیت۔

ما رجح من رجح الاعمال طریق ومن حول لا یرجع چنین دانم بعد
کشف حقیقت از طرف آلہیت بندہ را حفظی درستے است او بجای
رسیدہ است فرو افتادن را امتناع نمائندہ است زیرا چہ اشخصے است فرد و
بالا اور ایک سال گشتہ است۔ یک سخن کہ میاں صوفیان و متفقہ اختلاف
بینی دارد ایں است کہ گفتیم۔

میر میر ابو طرب کا بیان
است نیز گیارہ۔

(۱۹۹) و مرید را ہوے و نہر لے و طرب لے کہ حلال آمدہ است بر خود حرام
گرداند اور اجزیک طلب جزیک کار ہمہ گذاشتنی است۔ پیرے باشد کو کہ
باشد کہ طایبہ باوے مباح است بر مرید حرام باشد کہ باوے مطایبہ کند
ہم ہمچنین مباحے دیگر کہے رباعی گفتہ است نیکو رباعی است۔

رباعی

در ہر دو جہاں ہر چہ شود گو شوگو وزد و زماں ہر چہ شود گو شوگو
مشغول حق باش مست را زد و کول وز سو و زیاں ہر چہ شود گو شوگو
(۲۰۰) مرید را ہر حدیثے و اثرے و حکایتے کہ در باب عبادات طاعتا

میر انشا یک تحقیق
عیشے و آسے و باطن

و مجاہدات رسد برائے صحت تحقیق اور امتیج حاجت نہ باشد زیرا چہ محض
خیر است برائے محض خیر اسند چہ مطلبی کہ اتفاق است حمد و رح فی الدین
کھلا۔ و اگر سخنے در ترخیصے و تسہیلے باشد برائے تصحیح اور امتیج باید کرد کہ بولا اگر
زنا و قہ است

عبادت شود از حد گذارد
بیکہ بہر عمل کند بیکین
تجدد و ترمیم و ترمیم

(۲۰۱) مرید اگر کاغذے در رہ گذرے افتادہ یا بدو در ان سخنے بنشتہ
باشد بدان سخن مرد مرارہ سلوکے دست و بد عمل کردن براں واجب است

میر اگر کاغذ در رہ
بیکہ در ان سخنے بنشد

مرد عاشق ایں است ہے درہ کائے باشد کہ بدایں روئے مقصود تو ایں دید۔ دیریں
فوضہ شدہ است بیک
بدایں عمل کند

قضیہ مرید نہی ان گوی باشد چنانچہ عاشق و معشوق را گہے بہر نسبت کند گہے
بجلی نسبت کند گہے ہمارے و کثر دے نہ آنکہ ایں ہمہ نہی ان گوی عشاق است۔

(۲۰۲) مرید را اگر در ابتداے ارادت مالے در ملک باشد حسن چہ آں
مرید ہر مالے کہ در ابتداے
ارادت دارد باید کہ آنرا
مرد کند

مال ضروری بود البتہ آنچنان شود کہ بروز کوۃ واجب نیاید۔ و اگر آنچنان شود
کہ ابو بکر کرے رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سید ما خلفت
لعیالک فقال اللہ ورسولہ و اگر نہ معاملہ عمر کند رضی اللہ عنہ بلغت
تکفہم اگر عیال باشد ورنہ شبانہ بر خود ندارد۔

(۱۰۳) مرید را شاید ورود ایں گماں بر دشب افتد جنس کتم و شب
گذر در روز را جنس کتم و مرید را ہر چہ پیش آید ہم بقدر وقت سازد و تسویف
و اہمال را از حرام شمارد
مرید کار اہم و زرا
بہر دوا گذارد

(۲۰۴) اگر مرید را نظر بر جمعیے مستحقے افتد بازش بعد از نہ بیند و از رو
و بیک ازوے بہر دوسرے فروا نکند چشمے بند و بخیاں او بدل مشغول شود کوکار
باشد۔ بہت زنجارہ روی اگر از مو بکلی برات باشد ایں معاملہ آں مرید است
کہ او را با صورت خیالی پیر کارے نیست۔
مرید را اگر کجا تا نظر بر
جمعیۃ افتد باز بالقد
بد نظر کند

(۲۰۵) مرید را انچہ اعمال جوگیہ است از ہر جنبے کہ ایشان دارند
خبر جنس نفس و نسبتے مخصوص کہ ایشان دارند و متکاے کہ با ایشان باشد
استرازا واجب داند و ایں دوسہ چیز کہ ازاں جوگیہ گفت ایم
لابدی صوفی است۔
مرید از اعمال جوگیہ
استرازا و زور دالا
جنس نفس

(۲۰۶) واگر مرید را از روے خوردنی و آشامیدنی شود میاں ایں معاملہ
 یکے کند نخست در اں کوشد کہ آں خطہ و آں ہوس از دل کجی رود و اگر بازمی زنجار
 استخوانے پیش گئے اندازد و خود بفرغت مشغول شود یا بماند آں تدرماندن
 بہست ہوس او بدوند ہد یا بمقابلہ آں مجاہد تے سختے بروہند و آںرا قبول کند
 بدیں ماجرا دفع کدورت آں ہوس میشود۔ واگر مرید را عیال باشد و ہر بار خاطرش
 بر اے تقرب میکشد بناید ہر بار بدیں تراشخائی مشغول شود بدین حالت
 تو فان رسد کور شدہ آں تشویش از خود دفع سازد و اگر نہ ایں جسبب
 حرانے عظیم است و اگر دبار الدینۃ البینۃ مزید با بنید و شوق و ذوق غالب تر و
 قوی تر گردد و طلب قوت گیرد و عشق موج با وج رساند و اگر مرد صاحب تجلیات
 است تجلی با جمال تر باشد و باشیوہ و شکل بیشتر بود و رہا بندہ تر آید۔ اے عزیز
 حکایت از تجربہ میرود۔

(۲۰۷) و مرید را باید بادیہ و زاویہ حجرہ و گشت کوچہ و بازار و خلعت کیرہ باشد
 یعنی البینۃ دلش از تصور حضور مقصود و یاد کرنخی برخیل اوزاں او خالی نبود۔ ازین
 عاشقان مجاز پرکس بہت ایشان را دلسے خالی از خیالی معشوق مرید رہیں اور کیاں شود
 صورت است۔

(۲۰۸) اگر مرید بندہ کسے باشد اورا تدبیرے نیت جز پاکئی نفس و دل
 متوجہ تام۔ اینچنین بندہ آزاد وقت خویش باشد ایں بسیار آسانی است۔
 بروے جزوہ خوقت نماز فرضیہ بدنیات دیگر برو متوجہ نیت زکوۃ را مال
 باید حج را سفر یا داو بندہ مولی مشغول است۔ جہاد اگر فرضیہ افتد

اجازت و فرصت باید۔ اگر نفس اور چیزے رو و حد و نصف حد احراز است
روزہ ہماں سی روزہ ماہ رمضان پس اگر خود کارے عالمے آں کار فرماید کہ امت
روزہ نتواند کرد و شرعاً معذور باشد۔ الغرض مقصود آں دارم کہ مرید طالب اہل
دو چیز کہ گفتیم خمیر رایہ جملہ سعادتهاست و جملہ طاعتها و عبادتها بے این دو چیز بے
خسے و بی پوست جوے نہ خرد۔

(۲۰۹) مرید را بر خست نسبت و نسب خویش نظر نباید کرد و طلب کند نشود
و شوق کم گردد و ہم حرمای و حلال افتد بداند۔

مرید را پرچی زبرد
نظر نباید کرد و ہم
بند باید داشت

بیت

اینجامہ شرنده و دل پارہ حسرند باز اچہ قصب فروشاں و گراست
مرید۔ ایں عمل مبارک است کہ دلش از ہمہ طالبان مشتاقتر و از ہمہ
سختگان افر و خستہ تر و از ہمہ روندگان شتاب تر و تیر تر و از ہمہ بلند ہمتاں
بالا تر و بیشتر و بلند تر و از روئے ظاہر نظر بر خست نسب و شکستگی نفس خست
خجیث و از ہمہ کمتر و پست و نشتن۔ ایں حنین مریدے باو یہ با قطع کند کو ہما
را پا مال سازد و دریا ہاے آتش را شنا و رشود کار ہا سزد و ازوے کہ رشک گاہ
جہا طالبان و مجبان بود۔ مرید باید در یں سخن اندیشہ کند کہ سرور فقہا چہ فقیر باید
و بشیوے علما چہ گوید رحمتہ اللہ علیہ علمنا هذا لا یصلح الاکل ضرب دکانہ
و فرق اخوانہ و طلق نسوانہ ایں عال علم ظاہر است باطن رچہ
پر سی و چہ گوئی۔

(۲۱۰) مرید در خانقاہے و لنگرے برائے قوت راقرا نگیرد و ننگ حقا

مرید را در خانقاہے

خروج آجنا و خدا تم کشتہ و اگر ضرورت برے دفع تشوش در خانقاہے در بے حلقہ برے قوت سکونت اختیار کن ایں ضعیف حال را باید کہ ہمہ روز و ہمہ شب برے غذا و برے قدر زیاده کن۔
 پر کالہ نان را حاضر و شاید میال آں ساکنان نباشد۔ البتہ تنہای گزینند
 یا مہر ان خانقاہ را ویہ گزینند کہ جز برے فریضہ بیرون نیاید یا کہ روز شدہ
 در گورستانہا و باد یہ ہارود و شب شدہ در آید۔

(۲۱۱) و مرید را از دوختنی و سختنی چارہ نباشد زیرا چہ بود اور و مرید را از دوختنی سختنی
 چارہ نباشد
 تنہای است۔

(۲۱۲) مرید ترشی بسیار نخورد کہ لاک شیرینی۔

(۲۱۳) مرید را اگر احتلام بر حرام افت باید بر توبہ خود اعتماد کند۔ و آنکہ
 گویند احتلام عارفانرا نعمت اللہ است آں سخن دیگر است۔

(۲۱۴) مرید برے آنرا کہ ایں کار است کہ معاونت است مرسلانرا و
 تفریح قلب مسلمان است و کفایت مومن مومن است وقت را غارت
 بید بود و نشایہ کجا
 و بیدار شدن

کند و برے فوز درجہ و ثواب را اقدام نماید نشاید ایں ہمہ حسنات است ابوہ
 بر است کہنے گوید کہ بد است۔ اما مرید طالب را رہے علاحدہ است کہ آں
 رہہ بدینہا منغوش مشغول و مکرر میگردد و گوی خارے و کلونے در رہ افتاد بد
 می ماند۔ و اگر گویند خداوند تعالیٰ از برکت آں اورا فتح بابے روزی کند کہ
 سخن است ایں کہ از برکت ایں فتح بابے شود انشاء اللہ علیہ کہ مرید طالب
 دارد و بال ماند کہ کلیدے بدست کردہ و قفلے کلید را در عمل داشتہ میگردد و اند
 و می جنبانند تا صورت فتح ظاہر گردد۔ میان ایں کار و آں کار چند تفاوت است

اندیشہ کن بہ بین آری فتح امکان ہست چو امر ممکن است شاید در بعض موضع واقع ہم باشد کہ بہ رعایت مبرات و حسنات امید رجائے ثوابت ہست ولیکن بہ نقد تشنت است جمع ہم نیست و در اں کاریا د محبوب رول کار محبوب و رول درہ محبوب نزد کیترین راہ ہا است از و دیدن و پوئیدن و تا د محبوب رسیدن و سر براں در کوفتن است فخرستان بینہما شیندہ دورہ است تیکہ رہ طالبان و دوم رہ نیکمروال۔ ہر چہ ثواب در اں بیش تر و امید بہشت و نجات از دوزخ بسیار تر اں کانیکمروال موافق تر۔ و دوم رہ طالبان است با ایں ہمہ عبادات کہ نیکمروال دارد اور اول متعلق بخدا و متوجہ بہ بحق و جزا و چیز دیگر و رول نہ و ازیں ہمہ عبادات جز دریافت مقصود چیزے دیگر مطلوب نہ و کاریکہ طالب دارد و بیچ کارے ورنے و فارے ندارد۔ اگر حضوری کہ طالب راست باوے نیست۔ مردماں سالہا نماز گذارہ اند و شہا بیدار ارا نہ اند و روزے و شبے ختم قرآن کردہ اند اما بوے از رہ طلب نیافتہ اند چوں ایگاہ او خبرے نہ داشتہ اند۔ اینجا سخن بیا راست اگر نولیم مختصرے دراز گردد این محل سخن نیست۔

راہ دو است یکراہ
طالبان خدا دیر نگراہ
نیکمروال

(۲۱۵) و مرید را باید کہ بداند کہے را کہ کشف غیوب و اطلاع برضا یا رشد ببلای مبتلا گشت کہ مباد ایچ مسلمانے بدماں مبتلا گردد۔ غیب با ہمہ غیب است اما علم فروا چہ را ید۔ مرد بارے بہ نقد وقت خویش خوش است۔ و آنکہ او امروز داند کہ فردا چنین مصیبتے پیش آید ایں مرد صاحب کرامت بہ نقد تمکین داند و گہیں باشد۔ انچہ شدنی است خواہد شد اما ایں غمے زیاد تے

مرید را باید دانست کہ
کشف غیوب و اطلاع
برضا یا رشد
از انچه باید بود

است کہ بروے افتاد۔ دیگر ہا سر پو شیدہ می پوشند تا در ہر دیکے چہ چیز است
 ہمچنین دلہا است خدا و دلہا چیزے نہادہ است در دے کرے و غدرے
 و نقاقے ہست ایں صاحب کرامت را اطلاع بر ضمیر او شد کہ در ضمیر او چنین
 و چنین است آنکہ چہ شود برومی گوید او انچہ ہست ازاں باز آمدنی نیست
 مردمان بسیار ایں کار کردہ اند و ایم اللہ کہ بسیار جانشوخی و دلیری ایشان
 شدہ است۔ و اگر نمیکوید بدل می داند ایں آئندہ ہا بن ندارد و در دل او
 چنین و چنین است نہ آنکہ بہ نقد وقت ناخوش است و الا بغیب میگذاشت
 میدانست کہ مر محب است و چنین و چنین است و بوجہ خیال خوشی بوجہ
 خوشی می بود ایں مرد صاحب کرامت را کہ بر کشف غیب است و آنچہ
 وراے استار و حجب است او میداند مردمان میگویند زہے دولتمتے کاو
 دارد۔ او زہے دارد او کنیز کے دارد او ماورے و خواہرے و پسرے دارد
 کار ہا و کارخانہ خدا است کارے و غریب و در سیر و دواں مرد و ہاں
 مطلع اکنون آنکہ چہ میگوی خاموش ماند ماہن گرد و ہر چہ کہے میکنند گو کہ بن
 کوشتمے می بیند یا حسب آں معا ملتے با ایشان کند آنکہ چہ گویند دیوان
 شدہ است عقل بر باد دادہ است سخرہ و مغمکہ گرد و تو چہ گوئی اورا چہ
 گویند و ایم اللہ ایں بلائے است کہ ایں قوم بسیارے از خداے استعنا
 کردہ اند کہ میسر نیامدہ است۔

(۲۱۶) و مرید را نشاید البتہ خود را بنامے شہرہ کند چنانچہ کیے لافقتہ مرید را شاید کہ خود را
 اند کہ بشر حافی و فلان را گویند و ہنکارہ پوشش و دیگر را خوانند چرم پوشش بنامے شہرہ کند

کارا و خلوت است و کارا و نستی است و کمی است۔ پائے بر منہ گشتن بضرورت احتیاج باشد و دہنکوہ و چرم پوشیدن برائے قطع مونت باشد البتہ اسپنخاں کردہ تر احافی نامند و چرم پوشش و دہنکوہ پوشش گویند نہ بجای دسر خود کہ نکستی اینچنین کارے۔

(۲۱۷) مرید را باید نخست چشم از خواب باز کند و خیال دل خود رود کہ خاست از خواب در دل چہ گذشتہ است از آنجا بداند کہ او طالب آن چیز است و اگر خیر مقصود و کار مقصود در دل گذشتہ است او بداند کہ او مرید خدا و طالب خدا و طالب حق نیست ہو سے است کہ می پیر و از مردان شنیہ کہ بہتر ازین راہ را ہے و گر نیست و خوشتر از ان نام نامے و گر نہ خود را مرید طالب نام نہادہ است۔

(۲۱۸) و مرید در نماز مراقبہ پیر کند تصور او در راستا و چپا باشد بداند کہ پیر کیے از دو طرف او حاضر است یا او را امام تصور کند یا خود را بن دیدہ ہد داندا اگر موضع سجدہ گاہ پیرا تصور کند یا او را حاضر و شاہد یا بدکارے باشد این قدر امیدواری بسیار بود۔ و در وقت تصور پیر بہترین صورتے و شکلے کہ اور دیدہ باشد ہمہ ایاں صورت تصور کند و تحیل آں بندد۔

(۲۱۹) و مرید ہر جا کہ باشد اگر در باد یہ و اگر در شہر باید کہ نماز نہ یعنی جامعہ فوت نشود۔ و آں بزرگانرا کہ شنیدہ عمر و ربا دیہ گذرا یندہ اندا ایشالہ جامعہ از غیب بودے ارواح خلاصہ با فرشتہ گان یا مردان غیب یا ایہ می آمدند نماز مکیہ از بند جامعہ فوت نشدے۔ و دیگر اگر کیے تنہا ماند و آں

مرید چوں چشم از خواب باز کند اور باید کہ خیال کند کہ وقت بیداری در دل او چہ گذشتہ است

مرید را در نماز مراقبہ پیر باید کرد۔

قابل نیست کہ دومی پیدا شود اینجا بضرورت سنت بدو متوجہ نیست و آنکہ گویند اگر تنہا باشد حفظہ را تصور کند کہ باوے میگذارد و خیال است این تحقیقے ندارد و اگر ایں مرد از آنہا است کہ فرشتگان باوے شاہد شوند او امامت کند و ایشان اقمہ کنند ایں فضلے دیگر است ایں ہمہ گفتیم بدینہا سنت جماعت بجا آوردہ نمیشود برائے آنرا اناسے بایند و باقیات در ہاویہ تناسی ساقط اند اما مردان غیب و صلحائے دیگر یاری کنند ایں جماعت است ارواح خلاصہ و فرشتگان اینجا دخل ندارند۔

(۲۲۰) مرید ہرگز گمان نہر کہ جنید و شبلی و بایزید از پیر او بہتر اند یا کہسے مرید ہرگز گمان نہر کہ
دعصر او ہمچو پیر دوست و اگر نبوے اگر تحقیق شد کیے از وفاتی است مرید را کہسے دیگر پیر دوست
دست از او گن پیر فرو نباید بلید۔ پدر پسر را پرورد نہ مرد اجنبی اگر چہ رحیم کریم
باشد او را با تو چہ لطفے و رحمتے۔ اما پرورش پسر گردن پدر فریضہ است او دست
دادہ است و تو متولد از سر اوئی۔

(۲۲۱) مرید تعبیل دیو و پری و گفت را اگر چہ داند مشغول نشود و مرید تعبیل دیو و پری
ایں کار نکند۔ مشغول نباید شد

(۲۲۲) مرید را آوند آبیے دایم برابر باید خصوص کہ از شہر بیرون شود مرید را آوند آبیے
بزیارتے یا بجایے۔ بخود داد

(۲۲۳) مرید بردیا ورنہ شنید کہ ششت وقت و تشوش حال آجنا مرید را سفر یا اسف
حاضر است مرید بستمے کہ کعبہ و حرم مدینہ و زیارت بزرگے نیست مسافری نکند دیگر کہ از حق صدیقی
لہ بغیر ایں مقاصد جز ہوا پرستی نباشد۔ نیست نباید کرد۔

(۲۲۴) مرید ہر جا کہ استدعا کنند برائے طعام و سماع را اجابت نکند و اگر نہ ترسم کہ نفاق و بر خوردن و خوشاں آمدن نقد و وقت او باشد مرو مجلسی گردد چنانچہ نذیراں و شاعران و مجلس می باشند۔ و مرید مذکور کو لطیف ساز بنائند۔

(۲۲۵) مرید برائے خرید و فروخت را خود نیاید گیر بغیر و تمے کہ افتاده باشد کہ کسی ندارد و چون این چنین اتفاق افتد باید کہ طریقہ عوام خلق کہ پس قلع می باشند و کمین میکنند نکند ہر چہ پیش آید ہمراہ سازد و اگر گوی میکیں آمدہ است نمیگویم نہ آمدہ است میگویم کہ مرید اوست کہ او را پروا این چنین ہا نباشد و اگر کیے را و بازار بسودا و فرستد برائے محاسبہ را منافی نکند و آنکہ گویند بتبیین حق را تا از آں ایں برا و چیزے نما ند و از آں او بریں چیزے نرسد ہر آئینیہ ہم برائے ایں را باشد و اگر نہ چہ معنی دارد اما ایں میگویم کہ حق مرید برا و ماند بخشد و باستقصاے پیرامون حق پیشینہ نگردد با ایں ہمہ استرضار او را رسیدار۔

(۲۲۶) و مرید را در طہارت و نظافت آن قدر کوشش نباید کرد کہ لایذیات و خلل افتد تطہیر و تنطیف ہاں قدر کہ فقیہہ فرمودہ است باقی و اگر زیادتی است۔ مرد احمق بر خود میگیرد امر تعبدی است پس مخلص باید بود ہمراہ اختصاص باید کردن کہ از خدا بر تو وارد است و علما را آنجا اجتہاد است عارف گوید اصل در اشیا طہارت است اما در تشخیص و تعیین امر تعبدی است از حد مطالبہ تجاوز نکند۔

(۲۲۶) مرید انشاید وصحبت قلندر اے یک نفسے شیند و نشاید در مجلس
مستال حاضر آید اقل ملاہنت نقد و باشد۔ و از صوفیان نظر باز نماز کند لفظ
بدیشاں کردن مصلحت اہل ارادت نیست ترسم ترانہ دے در پافتد و از حقیقت
محروم کردی من جہانے را چنین دیدہ ام و بسیار اہل ہستند چنین۔ و اگر مرید را بصورت
و ہیئتے تجلی کرد و مثال آزادریں حاضر دیدن شاید طرف او تیز نگریستن پے او فرق
و اور دوست گرفت و اگر نہ از شواہد غیوبات و دیگر محروم گردد۔

(۲۲۸) و اگر بر مرید دوسہ جامہ برائے تہذیب و تنظیف را باشد و بایل ہمہ
وقت اہل کیستہ مال نمی باشد شاید مرید را بناید رستانی شکار و سال آئید چون دیگر
آنکہ در محلے است کہ کسے از سببے تدبیر خرقہ و لقمہ او میکند تا او بفراغت بخدا
مشغول باشد اگر نگاہدار و برائے آنرا کہ تشویش آن شخص را نشود و تعلق زیادتی
برونیفتد واجب آید۔ و آنکہ در ویشاں خرقہ میدوزند و در ہم در ہم ہوزں میزند
و خشنے و سخنے و دوشستے میسازند برائے دفع تشویش رستماں و تابستان
را ایں خرقہ را سالہا بداند متحسن باشد و اگر میراث گذارند زہے کار۔

(۲۲۹) مرید کہ کہے گدائی ہم کند و لیکن شبے رو چمپیدہ بچندوب
گرد و آں مقدار کہ قوام بنیہ شود سد جوع او گردد ایں نوع را ازین زیادتی
نباشد و جمعے نبود یا آنکہ از کسے خواہد اما بطریق تعفف و تعزز مثلاً گوشت
بر رویش تنگ است سعادت تو باشد اگر ایں وقت را دریابی و مثال یں

(۲۳۰) مرید انشاید کسے را لقبے مکر و ہے و مقبوحے کند
(۲۳۱) مرید را مراقبہ و ذکر بیشتر باید مراقبہ و قے معین ندارد اگر چہ

زیادہ بایک کرد
ذکر ہمچنین است بران نمطے کہ نفیتم اما رعایت ضرورت او خالی از تعلق نیست
اما مراقبہ کی در یکی است۔

مرد را در پیوستہ بیتی کریم
و محکم و تنہائی شب بیداری
را دوست می باید داشت
(۲۳۲) مرید سچیز را دوست دارد و گرسنگی و تشنگی و تنہائی
و شب بیداری۔

مرد را بیدار کند آنچه
خاصہ پیرا است
(۲۳۳) مرید را نشاید آنچه خاصہ پیرا باشد کہ خصوصیت خاص باو دارد
آں طرف لخطہ کند و قصد آں چیز کند کہ آں چیز او را باشد۔ حرمت زن و کنیز و
پیرا از احترام زوجات مطہرات و جویرات او آموزد کہ صحابہ را در آں باب چه

فرمان بود ایں را ہم یہاں باید بلکہ ازال زاید زیرا چه بنی صاحب شیع است
اکثر معاملات او برخص است تعلیم اللامت و ترخیص الہم۔ اما مرید از رخصت
بقدم عزیمت آمدہ است۔ تا مرید را از احوال پیر و لمحہ از حقایق معلوم نشدہ

باشد نشاید از صحبت پیر بدور ماند تا خللہ و عقیدہ او رہ نیاید و مرید اگر کسی
تعلیم باشد یا پیر فرمودہ است یا خود او بے آں کار نمی تواند آمدن بایشان بعلو

دینی باشد از مثل علم نجوم و طب و معقولات و حفظ اخبار امش ایں مجتنب
باشد۔ و سجد شیع و تفسیر یا بمسائل فقہی و سلوک ہم داخل حدیث و تفسیر است
مرید را بدین ہم مشغول شدن تفسیع وقت است اما ہم شغل بقال السوال

رسول اللہ است۔
(۲۳۴) مرید نام نباشد مرید مغتاب نباشد۔ مرید و عیب کسے نہیں
و عیب کسے کند۔ مرید بر علما مان و کنیزگان آں غضب کند کہ دست بر سر
و شدتے بہند۔ و مرید در جہاز در نہ نشیند۔ و مرید بقصد خود در مخاوت

مرد را از نامی و غیرت
احترام کی می باید داشت
و غلامان و کنیزگان نباید
مرید را زنا می و غیرت
احترام کی می باید داشت
و غلامان و کنیزگان نباید

وہاں تک نہ روئے مرید گراں بار بر کسے نہ باشد یعنی بر ہمسایہ بار آشناے و فراتے
و یارے۔ و مرید سبکبار باشد۔ و مرید رار و انباشد کہ صفت کاہلی چیز
و روے باشد۔ مرید با عورات بسیار نہ شنید اگرچہ مادر و خواہر او باشد۔
و مرید اگر اتفاق افتد پاکشے ستن باید کہ آن شخص از و مجتہد تر و متشقق تر باشد
و مرید را سونرفے و رسمانی برابر باید۔

مرید ایک اندر خلق
بیشود بلاے داند۔

(۲۳۵) و اگر مرید را آمد و شد خلق شود گفت مرواں در حق خود خطبہ
نماز و خود را بد اں خطاب نہانی نکند کہ قبول خلق علامت قبول حق است
ایں را بلاے و مخنتے داند کہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ بروے گماشتہ است۔
وَ اَکْثَرُ کُوفٍ اَوْ اَنْزَاجِزْ اَمَّا اِذَا احْبَبَ اللّٰهُ عَبْدًا مَّالَ الْیَدِ الْخَلْقِ مَعْنٰی سَخَن
ایں است کہ چون خداوند سبحانہ و تعالیٰ بندہ را دوست دارد البتہ برو
بلاے نامزد کند۔

مرید از سرش
آزودے بہشت کا شہید

(۲۳۶) مرید ترس و درخ نکند۔ مرید آرزوے بہشت نکند۔ مرید
درجہ و مقامے نہ طلبد۔ مرید چون در سجد یا خانقاہ پانہد باید دل را بیدار کند
و دروے بگوید و از خدا مریدے طلبد و پائے راست نہد و اگر پائے
چپ نہد درویشان ازوے ماجراے طلبند و شکر رائے۔ و ماجراے کہ میان
صوفیاں آمدہ است مرید آنرا بدل و جاں مباشر و معتقد باشد۔ و مرید در
مجلس ہر جا کہ جائے یا بد نہ نشیند۔

آرامیدہ جو غل غل
و خوشن

مرید از تنہا بلوٹ
چیل و خدسات

(۲۳۷) از آغاز بلوغ چہارہ پانزدہ سالگی تا چیل چند ایام سلوک بہت
بعد از ایں اگر در ایام سلوک نہ کردہ باشد و عمر محمدیں رہ صرف نہ کردہ باشد

اگر تیرے سوسلوک کند زیادتی باشد آں مواردے کہ ایں طایفہ را است آ
البتہ دست نہ بند دریں ایام سرچو ش عمر رفتہ است و رے ماندہ است
در و در وصف بکمال نباشد۔

(۲۳۸) مرید را با ہمہ جہاں صلح باشد۔ مرید را با خداے تعالیٰ عہ
باشد کہ ہر جا کہ حقے ازان اوست بکل باشد و جلاے دادہ شدہ است
چنانچہ حق کسے بر تو متعلق است پابند است ہمچنان حق تو بر کسے کہ ہند
پابند است از جملہ حقوق نیز ارشود۔

(۲۳۹) مرید را باید البتہ سماع بشنود اورا ازاں چارہ نیت و اگر
در خود احساس ذوق نمیکند اورا مصیبت بر رور کار خود باید داشت و
آں باشد کہ مگر تخم محبت در زمین دیش نہ کاشتہ اند۔

(۲۴۰) مرید بہ نظر ہنگامہ نہ ایستد شعوہ گراں را نظارہ نکند
و تماشاے سواری بادشاہ وغیر آں چشم نکشاید۔ ایں ہمہ ملہیات ا
و با اصحاب کہ ہم خر قہ او اند کہ اگر کیش او کی وقت بحسن مطایبہ بیکدیگر نشیند
موانقتہ کند و اگر ایشان ہمیں شیوہ سازند کہ با ایشان ایں بسیار میباید
فالاقتناب والاقتناب۔

(۲۴۱) مرید اگر در اول حال پیش از آنکہ قدم در راوت ہند
سلوک را سپرد و جاہے و مالے بودہ باشد کوبو ذریعہ بواسطہ تہا بود
عبادت کردن مردمانے براو چشم دارند و پیش او ازین دریاہات
تفنیکات ایشار کنند او ایں را قبول حق نداند زیراچہ دیدہ و چشمیدہ
مردیکہ پیش نہادن
قدم در راوت جاہ
ال جاہ بود بہر ہونہ
غیر آن۔

مروانے کہ ایشان خمیس و خیس زاده باشند بسبب آنکہ اوراد و معامات خواص
بینند اعتقاد کنند و دست و پایش گیرند و چہ نیز ایشانرا و کنند آن مرد چو
خمیس خمیس زاده است ہر اُمینہ گمان بر و کہ این قبول آہی شد۔ چون نڈ
او این را قبول آہی پدر و مادر و جد را دیدہ است کہ مہ رنگ و ریش و شہنہ
شہرہ اسیلی خوار بودہ است ام و ز زیس و شہنہ شہرہ المکہ و زیشہ ہرامی بنید
قدم پوشاومی کنند نہ آنکہ او اند کہ این قبول آہی است۔ آنکہ او با سحر
و عزت بودہ باشد کابرا عن کابرا کر اور ازین انواع پیش آیدش بدین لحظہ
نکند بلکہ باے و اند با خود گوید من این جنس را گذاشتہ آمدہ ام براے احتیاء
دل و فقر پس این چہ روز بد پیش آمدہ۔

(۲۲۲) مرید را با انعیان صحبت نشاید تخیل بش میل کند و شاید نفس خود را
شکستہ و خوار بیند بسبب تنگدستی کہ او را پیش آمدہ است و کشادہ حستہ
لہ کہ دیگرے دارد و تخیل کہ و نفس طمعے ہم خیزد۔ و دیگر فقر اختیار کردہ صحبت
باغنی باشد و غنی بر افتقار و احتیاج او مطلع نشود و معاونتے و بنظر ہر تے گوشت
محبت انعیان شو بہاے و گر ہم دارد و اما بدین قدر کہ کفایت کفایت باشد۔

(۲۲۳) و مرید را این صفت لابی است کہ ہر چہ بد و دہشت
او بدال سرفرو نیار و چنانچہ خواہد من می فرمود قدس اندرہ العزیز و اول
ارادت من میفرمود کہ اگر تو بصفوت آدم و خلعت خلیل و کلام موسی و معرفت
عیسی و قربت محمد سرفرو آری صادق نباشی۔ و اگر مریدے را این صفت پیش
آید کہ ہر چہ بد و دہشت او بدال سرفرو نیار و او کسے باشد کہ چندان احتیاجش

بہ پیر نماند زیراجہ پیر میں میکت کہ مرید را در بند چیزے شدن نمی دهد و ہرچہ پیش آید از ان پیشتر می نماید و از ان پیشتر می برد میگوید ش ان اللہ بحب معالی اطمینان و بکیر لا سفسا فہا۔

(۲۴۴) و مرید صورت ملامت اختیار کند ملامت او میں باشد کہ در ا اختیار کردن نباید سکارے نکوشد و اگر بغیر اختیار و ظاہر شود بدال ہم چنداں التفاتے نہماند۔ مرید یک تمام شب بیدار
(۲۴۵) و مرید اگر ہمہ شب بیدار بود البتہ غلطیدہ است و ششم بودہ است شاید بچش از طلوع آفتاب قدر
گرم کند شاید بلکہ البتہ بایک کرد تا در وظایف و کرفس گرانی نہماند۔ مرید اگر از او را دو وظایف خویش وقت فارغ ماند براقبہ مشغول شود کہ بہتر یہ ہمہ کار است و اگر مراقبہ دست نمیدہد نباید یہ سبب ایں تکلاؤ نفس سامت افزاید و از ان سر بر کند و بکایت و گذاردن و خواندن و بکار ہرے و کمر مشغول شود ہم در خیال حضور و چسبیدہ مانندی افتد می خیزد و قتی چنین ہم باشد یک نفس استوار ہم خیزد ایں کار گذاشتن و بکارے و بکمر مشغول شدن حسنہ ندان غبنہ فاحش باشد و حرمانے نقدے بود ازین جالیں آمدن و پس افتادن است زینہار ہزار زینہار ازین و رطہ بیرون نیای و اگر نوعی دست دہد پنج وان یزید فتوحاً علی الفتوح ورنہ جزای مجاہدہ و ثواب مقاسات مشقت نقدہ وقت است باز تا کید میکنم ازین کار گذری۔

(۲۴۶) مرید در رہ رود بایک کہ جامہ بر سر باشد تا اطراف لمحات را مانع گردد۔ ہرچہ در رہ رفتن پیش آید ہاں منظور شش بود و صور و اشغال شب

مرید را صورت ملامت

اختیار کردن نباید

مرید یک تمام شب بیدار

بودہ است شاید بچش

از طلوع آفتاب قدر

چشم گرم کند

مرید را خیال بکیر

قدردان تمام گذر

بکار دیگر مشغول شود

او ایب مرید در رہ

رفتن۔

موجب مزید خیال ادا باشد و اگر جامہ نبود دستار پیل گوش نیابت جامہ
 نگہدار و۔ و از صوفیان شنیدہ ام کہ مرید یا فروش باشد و دستار شن پیل
 گوش و اگر آں چنان اتفاق افتد کہ البتہ گوش از مراقبہ نفرت دارد امکان
 صورت حضور نمی نماید بغزل و حکایت محبت و عشق آمیزے تعلق کند و اگر انجام
 ذوق نیاید روے بصحرانہ تازہ وضوے کند می افتد می خیزد و رکعتے چندے
 گذارد نمازست حنہ بعینہا است از جزای و ثوابے خالی نخواهد بود و در
 صحرای رود و نماز کہ گذارد و خواہش از خدا جز این نباشد کہ دلش حضور آید یعینہ
 حضور دل خمیرایہ ہمہ سعادتہا است۔

(۲۴۷) و اگر مرید وضوے داند کہ در علمها اثرے دارد و باید بکار بندد و اگر
 از اہل دل است و اگر برائے نفع پیشینہ چند لفظے کہ در اں اسامی شریفین
 نیست و از اں خواص حروف اثرے میدہد و ریغ ندارد و نفع مسلمانی است
 چنانچہ فضول مار و کز دم و چنگلیہاے دیگر۔

(۲۴۸) و اگر مرید سجداے و برصے مبتلا شود اں وقت را غنیمت شمر و
 بدانند خداے سبحانہ و تعالیٰ ہمہ را از من طبیعت نفرت داد و مافراغ
 و بے تعلق کرد و دل ہمہ را از من گسست و دل مرا از ہمہ گسست اکنون ہاں و ہاں وقت
 ایں است کہ من تمام خود را بدو ہم و ہمہ از اں ادا باشم۔ حکایت کلیب
 و اصحاب جنید رحمۃ اللہ علیہ شنیدہ باشی۔

(۲۴۹) و اگر مرید را در آواں ارادت زلتے پیش افتادہ است باید
 از ارادت پس نیاید بآں بدبختی بہم دست از دامن نیکنختے باز نیارد و ہاں
 پس نیاید۔

ارادت اور انکشاف کند کہ طرف خود بردوار قنوط و یاس آرد و لا تَقْنُطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ دامن گیر محبت او شود۔ در گہہ است شرمندہ ہم باشد و خواہندہ ہم بود و چیدہ و گزیدہ و رسیدہ ہم اگر چہ ہر کی منزلے و مقامے خود دارد اما بنظر بصفت و اشتمال یکجا اند۔ میگویم با تو پس آمدن رہ نیست ہر چہ آمد آمد ہمہ را درود در گہہ و آمد۔

(۲۵۰) مرید خیل باشد ہر چہ اور از اسرار و انوار و واقعات و حالات پیش آید البتہ از اسلحہ کثایت کند ہمہ را در جنبہ نخل طبیعت نہاں دارد۔ و مرید حریص باشد البتہ از ادراک معانی سیر گردد ہر چہ پیشتر و ہند او پیشتر طلبہ مرید با ذل باید بذل نفس و روح خود کند و در طلبہ پیش پا بند نشود ہمہ را بذل و ایثار کند۔ مرید در رہ سلوک ای چنین باید کہ اگر روندہ را در اثناے رفتن ذیل خر قہ او بنجارے در چپہ داینجا و تدبیر است یا بہ ایستاد امن خر قہ را از دست خار وارہ اندویا آں قدر کہ خار خلیدہ ماند گومانہ و خر قہ نقصان پذیرد پارہ شود فلکیں ہر چہ شود گوشود او از رفتن خویش واپس نہ بیند و نہ ایستد آنکہ بتدبیر خر قہ را از قبضہ خار رہا کرد ہر ائینہ وقفہ باید داند کہ علی باید تا ایک بسمر شود تا آں زماں رفیقان چند گامے پیشتر کردہ باشند ایں مردار ایشان پس ماند ہر چند کہ ایں ہم بگام میرود و ایشان ہم بگام خویش میروند پس افتاد ضروری آمد و آنکہ بدو ذبہ ز نقار سد ہر ائینہ آزر دہ شود متعادل درو کند و مردار و گم گیرد با ایشان رود و لے نہ بوقتے خوش۔ و آنکہ غم خر قہ نخورد و پارہ شدن و نقصان و سوراخ اور او حساب نیار و از یاراں پس نیفتاد و از روندگان

مرید را در کثایت کردن اسرار و واقعات بخیل باید بود و در ادراک معانی حریص

مرید را ہر چہ آید باید در راہ نہ ایستد

بدور نشد۔ مرید راویں مثال اندیشہ باید کرد ہر چہ آید آید و از قدم ارادت
پس نیفتد۔

مرید را بدو چہ غلبہ
و فقائے کسان چہ چین

ضرورت

(۲۵۱) مرید صاحب توان بایشہوش بدان قوت بود کہ یک زمانے
از ہوائے خویش بازماندن تواند و اگر باز ماند بضرورت حادثہ ملول و رنجور
ناخوش و ماسودہ و درمند از ہمہ جہاں رستہ و جستہ بایہج چیزے قرار گرفتہ
ضیق نفس و مہر و حشت و وقت نقد حال اوست۔ مرید گدائے نیکو ملح باشد یک
ساعتے و یک زمانے سراز و درخند کار بخشند گدای پر و رصہ قدہ بزکنت با ہمہ
الحاح و زاری سر از آن آستان بزکنت اگر چہ خواہش و زارش با فرط
کنند۔ اما او در کار خود استوار باشد۔ چہیں ہم می باشد کہ محذومے توانگرے
صدقہ دہے از الحاح گدائے تنگ می آید میگوید بر کسان و ملازمان خود کہ ایں
گدائے ملح بے شرم را مرا خوش بدمانش بد مید کہ مراد و رقبہ میدارو۔ ایں
معاملت مرید را بر دور پیر لا بدی است و غلبہ و فقائے کسان پیر کشیدن
ضروری است و ایں معاملت و حضرت تعالی و تقدس نیز اثرے ماتے دارد و
شاید خداوند سبحانہ و تعالیٰ بر بعضے مقربان خویش گوید آں فلانے بے شرم
گناہ ہا میکند و مع نہا چیزے میطلبد کہ لائق حال او نیست اما چہ کنیم او ملازم
حضرت ماشدہ است کسرش چہب مراد و از آستانہ ما بردارید کہ اورہ
بر آئیدگان نا تنگ کردہ است۔

مرید صاحب غلبہ

(۲۵۲) مرید جسود باید۔ ایں حسد عبارت از ازل غلبہ است کہ مٹلان
و مفران گویند ایشان ہمچیں گویند۔ غلبہ ایں است کہ کیے را منعم بینند و خود ہم
باید بود۔

خواہند کہ منوت بہ نعت او شوند این آرزو دارند کہ همچو او باشند و حدود آ
 در زوال نعمت محمود خواهد مرید این خواهد این خواهد کہ ازین پیشتر رود اگر غیرت
 مردان و رکاب شود و رال باب سخن گفتن دشوار باشد۔

مفہوم دینی اکسل
 ام السعادت

(۲۵۳) مرید را از کابل ہی نصیب باشد گوشہ کہ شیند و سرے کہ آنجا
 فرو آگند و چشے کہ بر بند و جس نفسے کہ کند نخواہد کہ از آنجا بر خیزد این آں
 کابل ہی است بر عکس مذموم اگر گوی اکسل ام السعادت روا باشد۔

کہ ہمارہ فہماد مرید
 حال مرید طالب اند

(۲۵۴) مرید را چند کیسے موافق طلب اوست بمزوری بارے بردن آئے
 اند کہ کہ از کروہے زیادت نباشد۔ بر آں میگویم اور مینہ اش آں آں
 نرسد و نفس کارے دگر نرسد۔ و دیگر خیاطی و پارہ و فوری۔ این کار است
 کہ ممکن است کہ تو درین کار باشی و دل و زبان را در یاد خدا واری۔ حیاکت ہم
 نزدیک یہ خیاط است اما در حیاکت اسباب بسیار باید و بی یاری وہ
 نشود۔ و دیگر را ندن ستور خراسان و دیگر چرانیدن گوسفندان۔ این خود کار
 لطیفے مبارکے کہ انبیا کردند۔ گویند بیچ پینا مبرے نبود کہ گوسفندان نہ چرانید
 نگر کہ چہ خوش کارے است ہمہ روز و صحر و باد یہ تنہا اندن۔ نماز شام پر
 دفع لال وائس بشریت را در خانہ آمدن۔ عارفانہ حیاتیت تا آنکہ انبیا را بیک
 صفت کنند۔ ہمہ بریں مثال ہر سبے و کارے کہ در اثنائے مباشرت آں کاریا
 خدا توان کردن آں کار لائق حال مرید است۔

مرید را از رسوم مرد
 و در باید بود۔

(۲۵۵) مرید از رسوم و عادات کے کہ میان مردم در ولایت و ضایم و رال
 مباشرت نباشد۔ مرید و بیچ مصیبتے بر رسم عوام نہ شیند۔ مرید و رعایت

صلہ رحم ہاں اندازہ مبالغہ نہ باشد کہ از کار مقصود باز ماند۔ مرید را غربت نیک موافق است۔ بدیں شرط کہ دل غربت متحمل او باشد و خود را با ترہنے و توجہ متثبت مرفع نکند۔ چنانچہ رسم غریباں است ہچمان شکسرو متواضع ماند۔

مرید را ادب چنانکہ
شماہ باید داشت ز دنیا
سود جیات او بر سجا
شنید

(۲۵۶) مرید را در حیات پیر نشاید کہ بر سجادہ شیند خصوص نہالچہ و شکس زندیا تسخ کند و خادمے را در پیش دارد و در داد و ستد کوش پیر را نگاہ دارد کہ ای محل رشک و غیرت پیر است و در سماع سر می نشود و ہر بار کہ در سماع بچند بار بیاید بر صلاے خویش ایستد این وضع مشایخ است۔ مرید را ادب باید سخا داشت۔ اگر مرید در خانقاہ و یا در مجمع صوفیاں می باشد البتہ کج و گوشہ اختیار کند برائے فراغت ذکر و مراقبہ۔ مرید کہ در پیش پیر آید جائہ کہ در برابر او باشد باید بہ صفت اسدال بنو ذریا چہاں ہئیت بے التفاتی است چنانچہ در صلوة منع کردہ اند و سایل ظاہر را بر معاملت پیر باز نیارد۔ اگر پیر پیر است بہ تحقیق او کہے است کہ در شان او این تواناں گفت الشیخ فی قومہ کا بنی فی اعداء بتواناں و انت چنانچہ بنی ملہم من اللہ است ہر چہ او کند از خود نکند لذلک پیر۔ فعلی نہا پیر امن اللہ فرمایست باشد و چیزے مخصوص کہ بنی آں وضع نہ کردہ است۔ مرید را بر اہل بیت پیر خادم و سقا و کناس و جزاں کہ با خانقاہ نسبتے دارند رعایت بواجبی داند۔ مرید نخواہد کہ ایچ جاے اورا ذکر خیر کند مگر پیش پیر و نہ رسد کہ کسے اورا بدگوید مگر پیش پیر۔

مرید را رعایت خدم
پیر را حق است باید کرد
و مرید پیر را چہ
اورا ذکر خیر نہ کند
چون ترسد کہ او را بدگوید
مگر پیش پیر
مرید را رعایت
بلکہ او نیکو است

(۲۵۷) اگر مرید را صورت زیبا ملیح دل و نفس فریب نباشد موافق حال

اوست مناسب روزگار اوست ورنہ البتہ از تشویش خالی نباشد۔ قصہ یوسف
 و زلیخا نیکوتر شنیدہ۔ مرید طالب اگر رنجور شود باید شکایت و نالہ نکند
 و خود را بر حمت عاجز کردہ و ادا و بدان سخت مضطر و مضطرب بودن و غم
 بخی سخت مضطر اہل و ولد خوردن نباشد۔ و اگر نالہ از الم زحمت۔ نالش او برائے یوسف
 کہ نباید اجل در رسد و من بغیر فوز بمقصود خویش ازیں جہاں روم۔ و دیگر
 نالہ کہ عمرے در کار طلب بر شد مقصود بدام نیاید و شکایت ادا و از سختی
 مرض باشد و اگر شکایت بود و موجب آں خلل در او را دو وظائف باشد اگر یہ
 بجا آرد او از رحمت از تشویش خالی نیست و شاید مرض باشد کہ بحسب مطلق

مرید باید کہ از خدا
 تعلقہ روزانہ نمود
 بقائے ہوا اگر شبے مائی فائز شدہ است خواہد از ایں رنجور و پشترہ برد و اگر فائز
 خود نماند بر اثری دوا نیست لذت عبادت در دوز و سوز و طلب کم از لذت جہاں نبود عاشق چہین ہم گفتہ
 ہجران خواہم منہا صل نخواہم من تجرہ کردہ ام کہ ہجران کشتور

گفتا عطار رحمۃ اللہ علیہ ہم بوسے ایں سخن دارد

کفر کا فر را و دیں دین دار را ذرہ در دوت دل عطار را

آرے ہجران بحقیقت است و وصال و ہم و خیال

(۲۵۸) مرید و زحمت بیچ و روے از او را و خود فوت نکند۔

وقت کار ہاں است مرید را و زحمت بہانہ بود برائے ترک طعام و آب
 را و برائے ملاقات و صحبت خلق را و اگر تپ باشد تپ طبیعت و ہول
 دارد چشم بہ بند و دل بہ مراقبہ و ہذا خالی از ذوق و فتنے و فتوحے نباشد

چہاں حقیقت است
 و صل و ہم و خیال
 مرید را و صلات
 امن پر باید کرد
 چگونہ باید بود۔

تا آنکہ بعضے ایں مرض تپ را دوست داشته اند۔ و آنکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 آکہ وسلم گفت حسی لیلۃ کفارت سنند تپ یک شب کہ با فکر و اندیشہ باشد
 ہر اُمیہ کفارت او را یک سالہ شود۔ ہر کہ دور تے و ظلمتے کہ بر دل افتادہ باشد
 تپ یک شب کہ بتفکر و محاضره باشد ہر جا کہ تاریکی وغیرتے بود بشوید بہرہ۔ و مرید
 را در رحمت یک اندیشہ دیگر ہم باید نظر در قدرت قادر کند و خاطر دار و سبحان
 خالق با ہمہ چندیں قوت و قدرت کہ داشتہم و سرے و سرفرازی و خود نمائی
 بآن بود مگر کہ یک ساعت چگونہ ہمہ مذہوب و مذہول شد عجز و بیچارگی ضعف
 و درماندگی پیش آورد و یقین با خود و اندکہ البتہ مقابلہ ایں خالی از لطف و رحمتے
 من اللہ نخواہد بود۔ و مرید در رحمت اختیار خلوت کند البتہ در ایں بے مردم نباشد
 یک دوے لازم او بوند کہ او را در حکایت و سخن دارند بیاں دل بزر رحمت تمام
 نزود اما اگر خلوت باشد او باشد و دل بحضور خداے تعالیٰ و رابطہ مطلوب ریا
 زہے کار و مرید را باید در رحمت طرف شکرت گراید نہ سوے شکایت با خود گوید
 الحمد للہ را میگذاشہ است البتہ بخشش دروے یاد آورده است۔ ایں
 حکایت طالبان و عاشقان است۔ اگر صحت است شکرت عافیت و اگر
 زحمت است شکرت مذکرت است و دیگر با خود گوید خداوند سبحانہ و تعالیٰ
 ما را بدین نعمت مخصوص کرد کہ ما بہ چیزے مبتلا گردانید کہ دل و نفس بالضرورت
 طبیعت التجا و کتناغ نکند مگر کہ کف حمایت باری تعالیٰ۔ مریض را چنین ہم باشد
 کہ بغیر اختیار او از زبان او اللہ را شد و غلیم دولتے است ایں چنانکہ کیے را ہمہ
 راہ با و در ہر بروے بنہند ہماں یک راہ گز از نوآں راہ وصول بدوست باشد

دانی چہ نعمتے است ایں کہ از ہمہ پریشانی ہایا آرد و جز یاد خود و تصور خود و تنہونی
نکردن و ہر وہلہ و غلبہ و جعے شود رجوع او جز بہ تسلی یاد کردن دوست نباشد و نہ
بغیر واسطہ او این فعل برتر کثرت او میکند بغیر واسطہ کسے در مجاز شنیدہ باشی اگر
معشوق عاشق را بغیر بے و شستے و اندازے و المے مخصوص کند او میان اقران
خود سر فریزی و خود نمائی نماید کہ منم کہ بدیں مخصوص ام۔ دل مرید بخوار از ہمہ ہوا
دور باشد مطلوب خود را در تصور خود و در محضر داند و از ہمہ غافل و فارغ بود۔ مرید را
وز رحمت غم زن و فرزند ان و اہل و ولد نباشد و از خدا عاقبت خیر طلبد و عاقبت
خیر او بحسب روزگار و حال او ایں باشد کہ وقت از ہاق تجلی و اتقالی بر صفت
رضا و ظہور جمال حسن بود۔ خوف عاقبت عرفا جز این نیست یعنی ترسم کہ
آخر الامر تجلی بہ صفت قہر و جلال باشد کہ او گفته است کما متوکلون تبعثون
پس بعث ہم ہدال صفت شود چون بعث ہدال صفت شود ہر ائینہ مقروض ترسم
از اں جنس شود۔ شنیدہ بہشت کہ دارالامان است اہل آل را نیز خوفی باشد
نہ خوف احتراق خوف تجلی جلال باشد۔ چہ میگوئی شخصے کہ در محضر بادشاہ بود و باد
بغزت و جلالت خویش نماید تو میدانی بر جان تو چہ بلا ہا باشد اگر ایں رہ و قتے
ویدہ باشی و دانی تلخی ز قوم و خطل چشنندہ شناسد۔ مرید طالب اگر در رحمت نالد
از بس لذت بود نہ از وجع الم حکایت لیلی و شکستن کاسہ مجنوں شنیدہ باشی
مرید طالب را در رحمت تبجلد باید و اگر محض و سکینی اظہار کند نہ بآکسار و از جبار
طبیعت بلکہ مطلوب اظہار عبودیت و سکنت خویش باشد چہنیں ہم باشد اگر خوف
کارے بر سکینہ و بندہ صورت ضربے و شستے پیش آورده است و او تبجلد میکند

بغزت غلبہ و غلبہ
احال مرید باشد
غلبہ و غلبہ
انزاق و غلبہ
بصفت و غلبہ
مفہوم خوف و غلبہ
و غلبہ
در بہشت کہ دارالامان
است اہل انرا نیز خوفی
نہ خوف احتراق بلکہ خوف
تجلی جلال۔

و اظہار عجز و سکتے می کنند ہمہ را شکوہ و رنج و شاید از دیوان غضب او
 باشند و میں دید یہ اظہار عجز و در ماندگی کردن محبت موجب از دیوان لطف و رحمت گرد
 صبر ممدوح است زیرا چہ در و اظہار شکایت نیست۔ تذلل و تواضع ممدوح است
 زیرا چہ خود را بنادان بر مرتبہ خود است۔ بندہ بندہ است عجز و سکت و ذل لازماً
 بندگی است۔ جلالت و کبریا و عظمت و مدح و ثنا خاصہ خداوند است اِنَّ اللّٰهَ
 يَامُرُكُمْ اَنْ تَوَدُّوا اَلَا تُكَلِّمُوا اِلٰى اَهْلِيْهَا۔ مرید در مرض دل حضور حق و ہد
 متمناے او در اہ حالت جزایں نباشد۔ خداوند تعالیٰ راستے است کہ در حالت
 اضطراب بندہ جتنے کند و رحمت ہر کسے جب حسب مطلوب او است۔ طالب مرید خواہ
 کشف و تجلی است رحمت و در حق او حسب خواست او باشد جنس ہم باشد کہ مرید
 طالب مرض باشد چہ مصلحت کیے ایں باشد کہ بواسطہ وجہ و المے کہ در مرض
 است کہ دورات نفسانی شستہ شود و دیگر امید از ہمہ چیز منقطع گردد و دل در دین
 مرگ شنید و البتہ خوف بروز و ظہور امارات او باشد و دریں و بطہ امید کشف و ظہور
 ہست زیرا چہ دل راست بر خدا شستہ است۔ طالب حضور جنس ہم کردہ اند کہ
 رفتہ است و در بیشہ شیر شستہ است غرض دارد کہ شیر برائے و را مد بیشہ خوش
 طالع شود دل است بر خدا شنید و دریں محضر امید حضوری مطلوب ہست۔ بعضے
 خود را دفن کردہ اند زیر زمیں ہم برائے ایں غرض را کہ وقت آخر شود و امیدے
 نماں دل است بر خدا شنید ابو سعید خراسانی رحمۃ اللہ علیہ ایں تدبیر کردہ بود و کہ لک
 حریری رحمۃ اللہ علیہ۔ و میان طالبان کسے اشتیاق مرگ ہم کند امید آن کہ
 وقت از بلاق روح امیدش بدامن او دہند۔ و کہ لک وقت فرود آورد

دگرور و کذلک وقت سوال و جواب بعضے چنینیں ہم باشند کہ بگویند در روز و غم
اندوہ سوختیم رہ کارے نشد بمریم ازیں بلا برہیم برے ایں کار را در زمین مسیح
و آسنا کہ شیر در زندہ و مارے عقورے باشند رفتہ اند۔ ناظم تعالیٰ ازیں حال
خبر داده است۔

اہل کجا است بیا کو چہ یار با مانیت کہ در فراق ازیں پیش زندہ نتوان بڑ
و طالب را در مرض فنوس و در یغ بسیار باشند اندیشہ برد و غم خورد کہ قدر حیات
ندانستم وقت با و را و او کا خوش میکند شت ایں دم گبرانی و بد شواری سجا آورد
شو آں ذوق و آں لذت نمی باشد۔ و طالب باید در مرض صامت و ساکت
باشد بسیار گوی نکلند و از مرض گلہ نکلند و اگر سینے و آہے از و برمی آید باید کہ جنس
باشد چنانچہ کہ محبوبے مجھے را بدندان و ناخن رنجاند ازیں عاشق ہوا پرست
پرستے کن کھیل کہ سخن مادر فہم تو آید۔ و اگر مرید مریض را بحکم طب احتمالے فرمایند
باید آں احتمال سجا آورد با خود ایں راست گیر و کہ ہر چہ خدا کند آں شود و ارجو
حاجت است۔ آہے راست است ہر چہ خدا کند پرہیز کردن و بے پرہیزی
ہر چہ خوش آمدہ باشد گراں دیدن یک فعل است و ہمہ فعل خدا است اما ترسم
بے پرہیزی کردن از ترس نفس باشد کہ ہر کہ در رحمت از مضر پرہیز کند چیزے کہ
نفس را در آں التزلزلے و الہامے دستے ہست او ازاں چو نہ باز خواہد آمدن
و دیگر در پرہیز و دار و رعایت سنت نبی است شنیدہ باشی ماتہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و قدس الدواعی علی۔ و اگر احداث مرض شود
کہ طالب مرید بداند کہ امید صحتے نیست از ہمہ چیز دل کیا را بر کند و بیہیج لذت و

مرید یعنی را کلم
طیب احتمالے یاد کرد

و محبوبے لفظ نما نہ تمام دل را بحضور خداوند عجب نباشد کہ ہر چیز مطلوب است
 نقد و ذیل خرقہ او بندند۔ و مرید طالب برائے صحت را عجز و وزارتے نکند
 نہ بر طبیعے نہ بر راتی و غیر آں۔ و چنین ہم باشد عجب در ایلام محبوب مالہ بکند
 چنانچہ شنیدہ باشی مرداں آہ آہ میکنند و نہ آں کلمہ از رو و علت باشد۔ از
 بس لذت بود ایں سخن ترا شکل باشد اگر امکان وجوے طلبی از اہل شہوت
 و ہوا پرس کہ در لذت چونہ می نالد و چشم ایشان چونہ آب پر می شود۔

(۲۵۹) مرید طالب را باید ہمراہ جویاں وصال مراد و مطلوب باشد
 و اگر یہ مطلوب رسد بے شبہہ است بہ انتہا و غایت مراد و اصل نیست نہ او تنہا
 ہمہ را ایں حالت است و اگر نخواست خود برسد خود دروے باوے بے شبہہ
 می باید کہ او ستر و میان فقداں و وجدان باشد تا ذوق وصال و لذت
 در توقیم ماند کہ ہر دو مطلوب کلی است۔

(۲۶۰) ہر چیز آفتہ دارد عشق را و آفت است کیے آفت ابتداء عشق را و آفت است
 اوست و آفت انتہاے اوست آفت ابتداء ایں است طالب بسیار جوید کہ
 مطلوب نہ بیند تا آنکہ عسر و حوصلہ بلکہ گماں است حالت ہمہ بردا و چنین ناسید کلی شود
 و از حصول تسکین کند بحرمان ذوق طلب کم شود امید ہزرت و نہزت و اضطراب
 و اضطراب ہمہ برود و دفاع شود شنید۔ و دوم آفت ایں است وجدان بمقصود
 رسد دفاع شود با خود گوید انچہ می بستم یا فتم ہمہ درین زمانہ آنکہ لذت وصال و
 وجدان ازوے کلی برود و مفرغ ماند خایب خاصہ گردد۔ و اگر متر و میان
 فقداں و وجدان است از ہر دو جہاں از عالم درد و درماں نصیب برتر گیر و اگر

باشد و بغیر واسطہ ہم باشد۔ پس بغیر موجبہ بغیر خدا طالب رارخ کردن مصلحت باشد۔ و اگر تقدیر ازلی بریں رفته است کہ صطحاب ملاقات ایں طائفہ نصیب است۔ باید کماں را کارے ندانند اگر چه بدینہا امید واری بیشتر می باشد اما مطلوب غیور است و دیگر مرادے از ایشان نطلبند و نفسے نخواہد و اگر چه ایشان گویند امید و آراں نباشد و بدان التفات کند۔

(۲۶۵) و اگر مرید را بالتفاق زمانے آمد و شد خلق و دست و پا بوس رو نماید اور البتہ از ان چارہ نباشد بلے دفع ایں بلا را در صورت نامموجود و نیاید ہم معتاد خویش باشد و بدینہا التفات نکند و تحقیق دانند بلاے است خدا بروے گماشتہ استعاذہ از ان واجب شمرود و در خلوت خویش بجز و انکسار بحضرت خدا نالد و پہنہ پیر گیرد و معاملت پیر گراید و البتہ ایں را ندانند کہ قبول خلق دلیل قبول حق است۔ معنی سخن ایں است کہے را خدا قبول کردہ باشد خلق اورا قبول نکند و آن شخص خود میداند چیزے از قبول حق اورا احساس می شود ویر کا شنف و مسامرہ محاکاتے مجالسہ اینجا قضیہ سخن شحکم بالظاہر کاذب است ایں کار باطن است مرد خود را خود اندکہ در چہ ورطہ است و از کد ام فضا و از کد ام ہوا و پر و از دارد۔ احسنت بلا بر تو گمازند و تو از نعمت دانی و شکر سجاری و خود را ولی تصور کنی۔ و آنکہ میگویند کیے میگوید انی ادرید اقبال الخالق الی چہ دانم آل گویندہ کیست از مستد لان و مجتہدان است یا از واصلان و محققان۔ اگر مرید طالب را از ایں منقول کہ اثبات یافتہ پتر آید پس باید چوں معاملہ شیوخ نکند معاملہ مرشدان و متہیان نہ نماید معاملہ طالبان

حرف خلق بر کبریا جہ
کنند اورا چہ پاکیزہ
زین بلا محفوظ ماند۔

عہ یعنی پناہ

و مریدان کند مثلاً بغرة عظمت بر کمرش بنخست شیند و نفسی و گفتار و یراد و کار
آرد و خود را بصورت از ایشان نماید استغفر الله این سیه و غل باشد کاری که
از ان خویش دارد ان کار میکند و با مردم بمعاظمتی نمیکند و محاوره خوشه پیش می آید
این هم نکند خود را بر هر یکی شسته می شکند من هیچ نام من هیچ کس ام من هیچ چیز
ندام من بجای نرسیده ام مانند این کلمات را در کار دارد ان نوع نیز کی از
اسباب جذب نفس است این بیت را شنیده باشی -

خود را بزبان خود ستودن رسوائی رسوائی رسوائی است

خود را بزبان خود شکستن رعنائی رعنائی رعنائی است

(۲۶۲) و مرید طالت در هر مجلس محفل که در آید هر جا که یابد بشیند میان فرود
و بالاتر نماند و آنجا که بنشانند بنشینند و اگر در پایان مجلس شسته باشد برآید
صد کشا کنند تهنیتش کنند هر جا که بر نرود که ان نیز کی از خود نمائی است

(۲۶۴) مرید طالب را باید اگر کسی بوقت دو بار قوت رساند ترک آن
صحبت کند و البته فاقه ضروری را غنیمت شمرد که کسی نفس در اینجا پیشتر است
قوت رساند که صحبت او بگوید

(۲۶۸) مرید را نشاید البته وصف سخن چینی در و باشد و نشاید سخن کی
بدیگر رساند خصوص آنکه سبب آزار دلهای باشد و اگر ترایم که دوستی هست انی

در شرط دوستی آنست که دوست را از دشمن اکا مانند عمل بمالمت اهل دل کند
آن معاظمتی است همه دلهای کمتر را راست سازد و مرید سبب اصلاح و صلاح باشد
و العیاذ بالله فساد و فساد بد نسبت ندارد و بنمای خرابیها بنیاد بگیرد و فساد
قراری یابد و دیگر مرید طالب را جز یاد خدا و دلش نباشد ان چه کار دوست که

مرید باید که در مجلس
آید هر جا که یابد بنشیند

مرید را اگر کسی در قوت
رساند که صحبت او بگوید

مرید از سخن چینی
و نشاید سخن کی

دشمنی را جز یاد خدا

سخن از جاب بدگیر رساند و او چه پروا این کار دارد دنیا بدگیر مدطالبیت

مرید باری که برتر از نبی

(۲۶۹) مرید یکساں و بشرف مال و جاه آبا و اجداد و لاف و خود را

والی جاه آبا و اجداد خود

بدان فضلی و شرفی نه هند که آن نیز نوعی از استحسان و تحسین دنیا است در ره

فصل نه بند

طلب موالی و حرار را یک نظر بیند

(۲۷۰) مرید طالب را از صحبت مرد واصل منتهی فائده تعلیم و تلقین باشد

مرید را از صحبت مرد

اما اگر او از احوال و معارف خویش حکایت کند شاید زیانش دارد و مرید

اصل منتهی فائده تلقین

خبر معامله ترغیب و ترهیب دیگر قسم که از انوار و اسرار شود اول باب را

تلقین باشد و پس

در گفتن منع نیست - اما دوم قسم ممنوع است مگر آنکه آن مرید در مقام دعوت

و ارشاد و شنید

(۲۷۱) و اگر مرید در وقت خویش بنید یا در خواب و واقعه با وی

مرید شیخ زاد و واقعه بنید

گویند که پیر تو خدا است یا پیر شمس است او را گویند که ای خدا است این

او را گویند که ای خدا

تعبیر درست کنند که این پیر من آن شخصی است که عکس انوار الهی بر جبهه دل او

او را چه تعبیر یاد کرد

محاوی شده است عکس در و ظاهر شده بدین اعتبار او را بنام او خوانند

اگر گویند پیر هر چه میگوید از خدا میگوید و از خدا می شنود و با خدای باشد

با خدایکی شده است هم در ره صواب تعبیر باشد

(۲۷۲) اگر مرید طالب را پیر اجازت شیخوخت دهد هم بجز اجازت

مرید را بناید که بگوید اجازت

دست کشاده کند و خود را شیخ نداند و رسیده گمان نبرد و البته متمتع و

یا فتن از شیخ مرید کرد

متائل باشد و اگر کند عقیده برین بند و کمن شخصه هم کای بن عاریتی

سپرده اند و مرا فرمان پیر بجا باید آورد این وقتی کند که پیر را در آن مضامین

سخن در در برت

و اہتمام احساں کند مرید طالب را این معنی ہست ایمان دار و مرد مومن است
ایمان را دو رکن است اقرار جمعی و تصدیق اقرار جمعی ہر کہ اورا جوید
یابد و او شیء موصوفے بصفات کمال است و تصدیق او بدین است ہر کہ ہر
حستہ است و پیر اشارت کردہ است البتہ سنجیدہ رسیدہ است اورا شناختہ
است و دیدہ است بعضی فقہا اینجا انکارے کنند علماء ظاہر را از باطن خبریست
ایشان چنین میگویند کہ رویت بہترین نعم است باید بہترین نعم در فاضل ترین
اکندہ باشند و گیرے میگویند برائے البصار را مسافتی باید نہ بعد بعد نہ قرب
قریب و این در ذات او متصور نہ اندہ منزہ عن کل جہۃ و سہۃ و
فوق و تحت و مقابلہ و صحا ذاع آری این باصرہ اگر بیند کہ من و تو
بر سر و ابریم برائے از مسافتی باید سخن مکالم کہ تو گفتی لاحول و لا قوۃ
الا باللہ مکان متصور نیست نہ رائی را و نہ مرئی را اینجا رائی و مرئی ہر دو
یکیت نہ مسافت است نہ مکان نہ قرب است نہ بعد نہ قرب قریب و نہ
بعد بعد اما دریں حالت آں رائی این مرئی را می بیند و ہر دو یکے اند آں
مرید طالب را نصیب جمال و نظارہ و جہ بیہستہ است دریں یکجائی بیگانہ
را عکس و پرتوے نصیب می شود اے مرد فقیہ اے خواجہ دانشمند اے شیخ
زاہد و متقدا اے مولانا و مجتہد و فقی اگر سرائی کار و اید صورت نیست کہ گفتیم
و اگر نہ نیست سہ نہ ہمہری تو مرا راہ خویش گیر و برد۔

ترا سعادت باد امر انگو سناری

اہم شکل این می شود مرد دانشمند را خبر از واقعہ حال نہ طالبان زمانہ می آید

باری تعالیٰ و دنیا
طالب صادق را گوش
نہادن را قبول
عیان سنجیدہ

و میگوید استغفر الله الطريق مسدود و الوصول الى الله غير موجود و الرسول
 مردود و القال بنده موم غیر مدوح اکنون تو دانی جان تو داند تیکلک امة
 قد خلدت لها ما کسبت و لکنها کسبتا ای سخنان را هنر رفتگان
 می‌شوند و اگر چه مرید طالب ابد و ستا یکدست شوند قدم در باز آور و او
 نهندان شهر باز سراندا چنان بیای طلب استوار یافته است هرگز باز گشتنی
 نیست این قوم را یا مطلوب بدام آید یا سرورین کار شود

یا در اندازیم سرایا بدست آیم هر یکجام خمتان گردیم یا سلطان شایم
 (۲۷۳) طالب مرید را نشاید کتب سلوک که مردم شایخ دراوا از حقایق
 و معارف سخنی بنشته اند مطالعه کند و اصلحت نباشد ای کتب طالب
 از طلب باز دارد و بجای رسیدن ندر خطا نمند و نه وصل الی اغایت
 المقصود و نهایت المطلوب و ای کتب که میان مردم به بیان حقایق و
 معارف شهرت یافته اند چنانکه فصوص و دیگر مصنفات محی الدین ابن اعرابی و
 تمهیدات تاضی عین القضاات لاتیق مطالع طالب کشف محبوب باشد و
 منهج العابدین و ترجمه الاحیاء ال کتابی که بدین نام مرصدا اگر چه بر مرتبه
 و غیره از حقایق و معارف خالی نیست اما البته حش طلب بعث ارادت
 دارد هم شاید که مطالعه کند

(۲۷۴) و مرید طالب را نشاید که خود بی آنکه تحقیق مقصد شایخ و
 عارفان رسیده باشد تصنیفی یا مکتوبی سلوک آمیز نویسد و نداند کار
 نشاند که کاتبی که خود را چیز بر چیز دانسته نامفهوم را مفهومی خود تصور کرده

مریدان مصلحت نباشد
 که کتب حقایق و معارف را مطالعه کند و بخواهد
 و تمهیدات و سلوک کتب
 و منهج العابدین و غیره

برادران که می‌خواهند به تحقیق
 مقصد عارفان رسیده
 نشاید که کاتبی که خود را چیز بر چیز دانسته نامفهوم را مفهومی خود تصور کرده

فعلی نہ اصل و اصل باشد۔

(۲۷۵) مرید طالب را نشاید زبان نصح بر مردم کشاید این وظیفہ رسید
 کائنات و فانی شدگان از ہمہ مطالب و مقاصد اعنی بانہماے کار رسید و ہمہ
 چیز را چنانچہ آں چیز است دانستہ این چہرے را نشاید زبان نصح کشاید این
 شخص را باید خالی از علم و تعلیم نباشد او چہرے دانستہ است و آں چیز ہمہ چیز
 است کہ او دانستہ است اگر آں سر را چنانچہ او دانستہ است در ظہار و بیا
 آرد بر آئینہ او را از ذلیق نامند ملحد خوانند و اباحتی گویند یا مرد و مردم شود یا خود
 سنگسار گردد اگر علم و تعلیم باشد خصوص نخے و معانی و بیانی معقولے و اطلات
 اکثر احادیث اینچنین کس بیانے کند لہذا سے حقیقت پوشانند کہ آں لباس
 لایق حقیقت است نہ بینی کہ اندک سبحانہ و تعالیٰ میفرماید الکبریا و زوای
 و باز آمدن خلق ازوے جز بر ہم وطن ایشان نیست و آنرا خداوند سبحانہ و
 تعالیٰ عبارت از کبریا کرد یعنی کبریا و مردم را در ہم وطن انداخت کہ البتہ او را
 ندانند و نہ بینند ترا ای سخن بمانے اگر معلوم شود ہم کار سیت بادشاہے
 مالک الرقابے و شبے تاریکے خود را در صورت گدایان متذل کند و کاشکستہ
 بر دست گیرد و چوبے کثر کرے را عصا سازد و بر مردم تقمہ دہاں سانسے گدایان
 می طلبند بطلبد جاسے و ہند و جاسے ندہند و جاسے اہانت کنند آنکہ کہ گمان بڑ
 در باب او کہ بادشاہے مالک الرقابے است و ضابطہ مالک او کسی است
 بعد آنکہ مردم دانند کہ بادشاہے است فرایص در لرزہ افتد و کذلک شہر
 ہر کاکہ کہ میان دو شانہ است درس مثال آں بزرگی بادشاہ و جلالت او

تصفی کنند
 مدبران را یکدیگر
 نصح جویم یکدیگر
 بیگمان و مصلحت
 نہ کہ گدایان

نافع آمدہ است خلق را نمیدانند کہ بادشاہ بر در ہا میگرد و عوام و خواص را علم
مشائخ را و اہل دنیا چنانچہ تجار و امارا بصیحت کند مگر بر کسے کہ نہایت کار اورا
مطلع باشد۔

(۲۷۶) مرید را نشاید از انچہ او است حکایت کند و اگر اتفاق افتد کہ
حکایت کند از ان کند کہ از ان گذشتہ باشد و از انچہ پیشتر است خود بطریق
بہتر کہ از ان کلام کند سخن از پیشتر بموجب پس افتادن باشد۔

(۲۷۷) و اگر پیر مرید را توجہ خود فرماید و لے عظیمی است کہ در دامن او
بستہ است اما این مرید را نشاید کہ پیر را سجدا ئی گیرد اگر چہ اورا تعالیٰ باوی
بیند و باوی کی گشتہ شناسد با این ہمہ بندگی برجاست۔

(۲۷۸) مرید را نشاید پیش پیر شیند و ردی خواند یا خود را بر اقبہ دہد و
حضرت پیر ہمیں نظر بر پیرداشتن است و اگر سماعی بہت قوال چیزے میگوید
مرید را نشاید کہ در ان بیت شیندن گریہ کند بجنور پیر و یا انہار حال پیدا آرد
و یا بتی کہ پیر را خوش آمدہ است ایں باں بیت شریک شو کہ گفتیم کہ در حضرت
پیر ہمیں نظر بر پیر دارد و بس و آنکس کہ مرتبہ پیر دارد یعنی میان مردم ہمہنگ است
بحضرت او نیز اضطرابے و انہار حالے نشاید اکثر آدابے کہ با پسینہ نگہ میدارد
باوی نیز نگہ دارد۔

(۲۷۹) مرید ہمارہ مجتہد و مضطرب باشد و اگر سکونے و قرآنے در و پیدا
آید آں سکون و قرار اورا از کمال غم و اضطراب اندوہ باشد۔
(۲۸۰) و مرید سخن بسیار گوید اکثر احوال بصفت سکوت باشد۔ مرید غم

کے چند روز موافقت چنانچہ مصیبت زدگان می کنند کنند و کذا لک خوشی و
 شادی مرید ہر لگو ہرزہ ساز نباشد تلاوت بسیار کنند چنانکہ وقت حضور و
 مراقبہ بغارت رود و اگر چہ تلاوت بامراقبہ باشد لیکن ذہول بہر کار دے گرو
 اثر سے علیحدہ دارد و ذکر بامراقبہ جمع کردن عظیم ثغلی است و ذکر بے سوز و سوز
 بے حضور و بے طلب کار نیاید بطی کہ بر دل زندہ نعم و اندوہ زندان میں مبرور
 دل چنان زندگویی بستہ است بزور ایں را بطہ میخواند اہل بستہ بکشاید
 (۲۸۱) و اگر مرید در تربیت ابدال افتد ایشان تربیتہ خاصہ داند
 جز تربیت مشائخ ایشان مشروبے بخوراند و در اں مشروب اندک سکرے
 و طربے باشد و اں طرب و اں سکر جز بحضور و جز بذوق و طلب باریار و
 اں مشروب ساختہ عمل کے نسبت ایشان پھنیں گویند چند درختانست و
 کوہ قاف اں درختان رسالے چند بار گیرند گویند ہر یک را ہفت گاہ ہشت گاہ
 بار باشد و درخت ہم شش ہفت بیش نیست و شکل اں بارہم چو مرک باشد
 اما ایں گوشہ ہا دارد او ہموار است شیرہ ایشان بعضے سرخ رنگست و بعضے
 سپید رنگ و بعضے زرد رنگ و بعضے بادنجانی و بعضے زعفرانی آنکہ زعفران
 اورا کہنہ نامند بہر کہ بدہند یا پیچ و میمہ در نفس او نماند از غلے و حسدے و شر
 و شہوتے و غیر اں الغرض ہر یک اثری دارد ایشان برای اں غرض ہر یک
 لطفے دارند بخوراند ہر چہ ایشان فرمایند کنند گرجہ کہ صورت نامشروع و
 ایشان جنیں ہم میکنند مترشدر انگوتہ می بندانند و برابر کردہ بگدا می
 بیرون می آرند با صورتے مسدلے او ہمانے بلکہ روی ہم سیہ میکنند و سبک

و در حال در سکت

باید بود
و ذکر بامراقبہ

سوز و سوز

تربیتہ ابدال

مراقبہ

شراب ہم بر سر میدہند گونید بو بر سر کرده بہر کوے و بہر سوے گبر و شراب
را بر لب ویش و بہلت اومی الذہا نگساں ہجوم کردہ شینند باید بدیں و
امثال ایں کردن اقدام نکند و اگر ایشان از سبب ایں اظہار بخشی میکنند
الغاث بدان کند غم ایں بخشش بخور و ایشان قسمے دارند باہر کہ آن قسم
رفتہ است از فرہیج و جہی جدا شدنی نہ اند۔

(۲۸۲) و طالب بہ طیری و سیری و غایب شدنی و حاضر آمدنی
منوونی و ر بودنی بدینہا سفر فرود نیار و ہما نچہ مردماں گونید اگر بر آب روی
خسی و اگر در ہوا پری کسی دل در یاب اگر کسی دل در یاب و معنی دارد۔
یکے آنچہ مردماں گونید دلے در یاب یعنی بمراد کسے کارے کند و چیزے بدہ
و خوش کند دوم دل در یافتن عبارت از اکتساب اوست و دانستن دل
چنانچہ حق دانستن کہ بحقیقت تحفہ انسان ہواست آنکہ او پس رضی اللہ عنہ
با عمر گفت رضی اللہ عنہ کہ علیک بحفظ القلب ہیں معنی دارد یعنی او را
نگاہدار و نگارے و اگر مشغول کن معنی دیگر ہم احتمال دارد یعنی آنچہ دل فراید۔
اں کن یعنی حفظ فرایش اکن اول کار مبتدئیت دوم کار مریدہ و دل
بدست آوردہ است۔

طالب را باید کہ پیر
دیسے دفران افند
یناد

(۲۸۳) مرید مجتہد و مضطرب را در سماع شنیدن محلے و محلے بنا شداد
چیزے بادل خویش دارد و ہر نعمت کہ بشنود او خبر بہانہ نمی طلبد شنیدنش ہماں باشد
و از دست رفتن ہماں و اگر محلے و محلے بود او عاشق طالب نیست او مرید است کہ
لفکر و اندیشہ خویش بہترین کار با اختیار کردہ است بیتے و سخنے کہ شنود محلے درستی

کیفیت مرید مجتہد
مضطرب در سماع

بفکرے و اندیشه کنند و بدال گردید عمر تکی که کپش و شوهرش مرده است
مویگری و نوچیکت و اغرض آن نوحه ندارد او همان مجروحین آواز خود را
پر کالہ پر کالہ و قطره قطره میکنند

(۲۸۴) مرید و زینت خود نباشند و البته لباس محقوره و مشهوره نباشند عمر گفته
است رضی اللہ عنہ ایاک و اللباس المحقوره و المشهوره از قول عمر رضی اللہ عنہ
معلوم می شود مرد را لباس محقوره نشاید و مرد محقوره را لباس مشهوره اگر مرد مشهور لباس محقوره پوشد
موجب یاد تشریف او بود و اگر محقوره لباس مشهور پوشد موجب شهره او گردد

(۲۸۵) مرید شب فاقه را و روز گر سنگی را غنیمت شمر و خصوص فاقه
و گر سنگی که ضروری پیش آمده باشد و آنچه باختیار باشد آن نیز موجب تصفیه
و تجلیه دل باشد و لیکن در فاقه ضروری شکستگی نفس است بتمام و در فاقه اختیار
و هم رعوت و خود بینی نقد است خواه من میفرمود قدس سره الغریز که
طی باختیار بهتر از فاقه ضروری بود این بدال ماند که گوئیم عبادات انسان فاضل
از عبادت ملائکه است زیرا چه ملائکه را تعبد ضرورست اما انسان را تعبد او
تعب نفس اوست پس این اختیار بهتر از آن باشد که آن بضرورت آید بنده
خواجہ عرض داشت که در سخن نیست که خواجہ فرمود اما بنده خواجہ را در فاقه چیز
می آید اگر فرمان شود عرض دارم فرمودند گو گفتیم مقال خواجہ است که شکستگی
و بیچارگی و ماندگی در راه طلب و تقوی اثری تمام دارد و در فاقه
که شکستگی ضروری این نوع بنقد اوست خواجہ فرمودند که میگوی بریں اعتبار
همین آید و مرید را در طے و یا فاقه ضروری سستی و منعف آورد دل را بدال صنف

ستی مذہب و لرا بمرگ و ہد با خود گوید کہ لے نفس اگر تو میری بمیر من غذا تو بخور
 و او مگر آں کہ خدا بد بر لے این مصلحت در خانہ کسے مہمان نرود و دیدن باری
 و دوستے پیشہ نگیر و تو ایشاں طعام پیش آرند و سوال کردن و چیزے جامہ
 فروختن و گر و کردن خوردن خود چہ معنی دارد و دریں محکمہ صوفیان حضرت
 دادہ اند اما من باب عزم و جزم را کشادہ میدارم اینچنین کسے رامیاں و حال
 یکے پیش آید ان مات فخذ مات شہید ایںجا این حجت نیارے
 وَلَا تَلْقُوا أَبَايِدُ يَكْمُرُ إِلَى التَّهْلُكَةِ بسیار تہلکہ است کہ طالب اختیار کند
 و اگر بد ان تلف شود رہے دولت وقتی این بیت خواندہ

در رے عشق ما اگر گشتہ شوی شکر نہ بدہ کہ خوں بہا تو منم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدہ نفس را جہاد اکبر خواندہ است اگر کسے
 در جہاد اصغر گشتہ شود شہید باشد چہ بگوئی اگر کسے در جہاد اکبر گشتہ شود شہید نباشد
 وَلَا تَلْقُوا أَبَايِدُ يَكْمُرُ إِلَى التَّهْلُكَةِ حضرت عام است نہ عمل خاص حکایت
 شنیہہ ہاشمی مردی بر قلہ کوی ایتادہ بود پیر سیدایں اسمان را کہ آفرید گفتند
 خداے گفت زمین را کہ آفرید گفتند خدا گفت کوہ ہارا کہ آفرید گفتند خدا ایں
 درختاں را کہ آفرید گفتند خدا پس ال گفت اللہ شتا اعظیما خدا را شانی عظیم
 است و بزرگ کسی است و از غلبہ ایں خیال خود را از کوہ بیرون انداخت
 و مرد ایں حکایت را در عوارف و در مدح کسان فی مگوید کہ خود را در راہ خدا و
 در ابتلاے او فدا سازند و جاں بدہند و ایں محبت خاصہ باشد۔

میرزا بہار علی شاہ
 (۲۸۶) مرید چارہ خلوت جوی و تنہای خواہ باشد ہر اینہ طالب را

دو کار راست یا دوست یا یاد دوست و ہر چہ جز دوست نہ نکوست و در اختلاط تنہای خواہد بود
نہ یاد بہ تمام توان کرد نہ از دوست بہر ادبر توان خورد۔

(۲۸۷) اگر طالب بندہ کہے است این تبیر درست است لہذا بتصور و تعلق تمام

و ہر شب را خود نگارش کاری فرماید ہمہ شب جن وقت دوست و صوفیا نرا کارے کہ

در شب باشد روز چندان ہو و شب وقت سکون ہذا است وقت قرار و آرام است ہر کاری کہ

اور ابد انوقت دست و ہر کار بہانست ذکر و مراقبہ شب مرتب است خصوص

وقتی کہ اکثر مردم خفتہ اند بندہ را در وقت ادب بسیار خفت است فردا با وی گفتہ

دنیا نیست نانی پختہ یافتہ است و جامہ و ختہ بر تن چہ حساب زکوٰۃ بر فرض

و حج بر فرض نہ سنت جماعت برو نہ حضور جمعہ کہ لک تا آنکہ در حد و دو قصہ

ہم بردی خفتی است فردا بسیار بندگان باشند کہ بجا ایشان بیش از نجات

خود کار بود اگر خود کار کاری فرماید کہ راں کار در فریضہ خداے کہ بدو متوجہ

است تقصیر و دایں کار را بندہ از خود کار قبول نکند و اگر اوستم کند بیع و شرا

ایتادہ شود اطاعتہ للخالق فی معصیۃ الخالق و ہم ہمچنین اگر کارے

نا مشروع فرماید و بنا مشروع دعوت کند بر و خمر بیار یا ساقی مجلس من شویا مانند

این کار با و اگر کہ حکایت آن مروت خصت نمیدہد نباید کہ بندہ مرید طالب

اقدام این کار با کند ایں خود چیز باے است کہ بر عوام متوجہ است حکایت مادر

مرید طالب است اورا خود چہ گوئی و اگر خود کار آسیا گردانیدن فرماید بندہ

مرید طالب دل راست کردہ ہم بر وضع گردانیدن آسیا ذکر میگوید و کلمہ

برزبان میراند کنیز کافی کہ ایشان آسیا گردانند و در وقت گردانیدن چیز

عریضہ علی سید
خفہ باشد
علامہ

مرید غلام است
انچنان کار باز

خود کار قبول
نکند کہ ان تقصیر

دائے فریضہ خدا
رود

بگویند ای بنده طالب کم ازاں نباشد و اگر بارے گراں بر سر نهند و گوید بمقامی
و منزلی برساں در تنقل هر قدمی الیٰ الٰه میگوید و میرود و بار بسک می نماید و دل بذکر
خدا مشغول شود و برنج با منزعج و مترود نشود و در اں حالت ذکر مفید تر باشد زیرا چه
دل گرم است و در حالت گرمی ذکر اثر تامل است

(۲۸۸) صوفیان با چنین گویند چون ذکر را بگرمی دل گفته باشد هائ است

حبس جو اس کند دل بمراقبه و در اثر با بند و چون از سلع فروع آید و سلع را برود
و قوت شنیده باشد و در راحت غرض بصر کند و دم را فرود بر و بر و دل آمدن ندهد
و دل را بجهنم دارد و راحتها یا بد چه دهنم وقتی ایں کرده باشی یا نه اگر کرده باشی
بدانی که چه میگویم کمترین راحتها ایں باشد که در دل را کشاده بیند که کشادگی ایں
راخته و لذت و اثر و دارد اگر دیده باشی بدانی و اگر چشیده باشی بشناسی -

(۲۸۹) مرید اگر جامه ازرق و یا اسود پوشد بر اے دفع منوت شستن

را شاید و نیز اگر چه نقل منوت نباشد اما مشغول شدن به شستن و غیر آن زیادتی
وقت اوست تا آنکه از بعضی حکایت کنند صوفی جامه چرکین داشت صوفی
دیگر پرسید جامه چرانی شوی گفت ما التفرغ یا اسخی فرغ شستن ندارم

آں مرد متعسف میگوید سلع سخن آں صوفی ما التفرغ یا اسخی در دل ما هماره
ذوق دهد -

(۲۹۰) مرید طالب را شاید به تکلیف دیوارے و در خسته شنید البته متکا

با خود سازد که آسان گیر نفس است مگر آنکه ذمه لے پیش آمده باشد یا کسستی
طبع بوده باشد که بغیر ورت طبیعت بشری ایں صوت رس نماید ایں بهیت

بعد از ذکر کردن سلع
شنیدن کلان و بزرگ
باشد و در اقیه رفتن
دل را کشاده کند
نفعها بخشد

مرید با جامه ازرق
یا اسود پوشیدن بر
فراغت از شستن و
باشد

مرید طالب را بیک
دیوارے و در خسته
نفس نشاید

وضع کا ہلال است۔ ایں صورت اہل جدوجہد و اجتہاد نیست

(۲۹۱) طالب در خلوت خویش بسیار گردید و بسیار زار و اما میام دم

مگرد و وقت سماع کتب غبرات را احتما کند بقدر امکان۔

(۲۹۲) طالب را باید خواب اکثرے درستن باشد و وضع مراقبہ

شنید دل بحضور دہد۔ خوابیکہ در اں حالت بیاید آن خواب دخل عل دل

باشد و حضوری مرتب دست و پد بسیار ال گفته اند معراج در خواب بودی

خواب ایں جنس خوابے بود کہ با تو گفتیم۔

(۲۹۳) اگر مرید را کہ لقمہ اش از غیب است بوقتیکہ اورا طعام رسد

اگر دو وقتہ برگیرد شاید۔ ارے ضرورت اکل و اجتناب بشری ہیں تقاضا کند

اما محتمل کہ عادت بر پر خوردن شود چوں لقمہ اش از غیب است یکبارگی

دوبارہ خورد بار دیگر کہ رسد چکنہ اگر خورد مضرت در بدینہ او باشد کار بہیضہ

کشد و اگر نخورد مرداں ایں متلع را چہ نامند۔ و چنین گفته اند اگر مرے را

زنش گفت کہ تو بسیار خواری او گوید اگر آں مرد بسیار خوار است زنش را

سہ طلاق۔ گفته اند چونہ دانند کہ او بسیار خوار است یکبارگی کہ او طعام

نخورد دوم بار کہ طعام پیش او آرند بتواند خورد ایں را بسیار خوار نامند۔

(۲۹۴) مرید را نشاید اختیار کردہ در جوار لکے و امثال ایں باشد

و ایں قصد ہم نداشت کہ البتہ جائے باشد کہ مرا کسے نشناسد۔ ایں ہم عمل

قوم است اما قصد کارے میان امانوع است۔ امثال ایں تصور لیل

بر خود بینی و نظر بر خود داشتن بود۔

و طالب بسیار
باید ایں مراقبہ
سند بقدر امکان۔

طالب را باید کہ اکثر
نشہ خواب کند

مرید را اگر لقمہ از غیب
رسد شاید بوقتیکہ
سیکنت گیرد و گوشت

نخورد

مرید را باید کہ بسیار
باید سکنش اختیار کند

(۲۹۵) مرید را در قعد و تنزه خلوت و محضر مردم کیساں باشد۔

البتہ اور او خوش را و آنچه وظیفہ اوست پہنچ وجہ فوت نکند۔

(۲۹۶) و مرید پہنچ کیے را بہ طمع دست نهد و نہ اسید و بزائوس

ادب پیش کس نہ نشیند و پس او شدہ نرود۔ و ہر کسے بر اسے او بر ہے

و ہر کسے بکارے و او بکارے۔ ایں ہم نکند کہ صورتے سازد کہ خود نمائی باشد

و مروے معتبرے میر و پیش اور و وسینہ کشیدہ ز قمار کند۔ ایں نوع

شیوہ طالبان نیست۔ و مرید مردم عوام را از درائی و تعبی نکند و از ہر کیے

بشکستگی دل خود طالب مریدے باشد تا آنکہ سکے و گریہ کہ در خانہ اوی

باشند۔

(۲۹۷) بعضے طالبان استعمال مخدے کنند و گویند موجب جمع ہست بہ یک خیا

دست میدا و راست است ایں سخن اما بتدریج مرواں کارہ شود بے آن نتواند و بے آن

وقت خوش نشود و حضور دست نهد بہاں شود کہ مرواں گویند فلاں شریب فلاں ہنگی

چنانچہ مردم قلندر را دیدہ باشی میاں اں کسے را دیدہ کہ رہ کار دار و اما بدیں بتلا

(۲۹۸) و اگر مرید کہ کہے قصہ لیلے و مجنوں را و دیوان شیخ سعدی را

قدس سدرہ پیش دار و بخواند و قصہ یک دوے ازاں بخواند کہ بداں

قتش خوش شود و ملالت از سرش دفع شود شاید۔ مرید اگر دوے را

بیند میان ایناں رسم محبت مستمر است اگرچہ چہار پایہ یا پرندہ باشد۔

موجب مرید در دو طلب او باشد۔

(۲۹۹) مرید مدام متصف بصف غض بصرا شد و اگر کشاید خزانہ

مرید اور ادو وظیفہ
خوش را و آنچه
میرید از پہنچ حال
نکند و خلوت و محضر مردم
اور کیساں باشد
مرید از پہنچ کس

طی نداد و پیش اہل
دنیای زانوسے ادب
نشیند و نیز نشاید کہ
وقت و وقت پیش
آید

طالب را نشاید کہ
استعمال مخدے کند

مرید را گاہ گاہ
قدسی و مجنوں دیوان
شیخ سعدی استخوان
باعث بر مرید طلبید
بازند

مرید مدام متصف ب

و عبر انظارہ کند۔

منخفض بصیرت

جہ پریدار از واقعہ

کرد خواب یاد بیداری

پیش آید ازین بہتر

نباشد کہ بعد از پنجاب

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

بجہ پریدار

(۳۰۰) ہرچہ مرید را واقعہ در خواب و بیداری پیش آید ازین بہتر
 نباشد کہ پیغامبر را بنید یا پیر را بنید و اگر چہ کشف و تجلی باشد ہرچہ بصورت
 پیغامبر و پیر باشد اعتبار تمام دارد۔ طالب مرید برے احضار دل و برے
 جمع ہم اوصورتے ظاہر پیش دلش دارد۔ دل بغایت بدشواری حاضر شود
 بعد اللتی واللتی بدست می آید اما بخاطر حضورے تقدست شایذیر چہ
 چو دل برجا آنداں صورت در میان نخواہد ماند چوں بجا آند نظارہ ملکوت
 نقدا و باشد کشف غیوبات اورا بالعجل بود حدیث شنیدہ باشی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است۔ لولا الشیاطین نجو مون الی
 قلوب بنی آدم لنظر والی ملکوت السموات۔ حاجی بہکری
 خادم شیخ الاسلام مرو مسافر بود حکایت میکند در جہاں شیخ دیدم کہ
 ارشاد میکنند و مریدان را در تربیت میدارد چند طالب را در مقامے
 اجلاس کردہ است و امر دے صحیحے یلیحے را در میان ایشان شانہ
 و ہمہ را گفتہ کہ نظر بر روی او دارد و شخصے را حارس و محافظ کردہ است
 تا خیانتے نہ رود۔ آں پیر مرشد را ایں قدر در خاطر نمی آید کار کیہ در قوم
 خیانت بود آن کار تا بکجا کشد و عاقبت بچہ انجامد۔ من میگویم ہرچہ
 باشد باشد بیرون از مزج شہوت نبود۔ علما باللہ را را سخنان علم
 عارفان محقق مکشوفان حق الحقیقت را با حوط و اسلم دست زدوں نبود
 و جز بدیں و صفت صورت وصال مرتب نہ رود۔

توبیت طلبہ کہ
در زمانہ پیری در را
طلب افتد۔

(۳۰۱) وگفتہ ایم ایام طلب از اول شباب تا آخر شب است تا
چنین اتفاق افتد پیرے کہنہ از شخصت و ہفتاد گزشتہ باشد بلکہ
و از ان بالاتر شدہ بود و خداوند سبحانہ و تعالیٰ در دلش القاء طلب کا
تدبیر او چیست اورا صوم میسر نیاید ترک طعام نتواند کرد طی خود چہ باشد
و این ایام است کہ البتہ بہ دوم نفر احتیاج باشد ایں جنسے را اگر پیر
و رباب او از زانی دارد او را تو چہ و ربطے فرماید اورا ایں کار بہتر نباشد
فرضہ بار وایت و سنت موکدہ سجا آرد و دیگر چشھے بستہ بے بستہ مقاب
خالی تنہا ماند و تو چہ و تعلقے کہ پیر فرمودہ است ہجران دل نہادہ
اگر اہتمام پیر باشد و در طلب قوت کردہ بود البتہ از موارد و مواہب
صوفیانرا ہست خالی نباشد۔ و دیگر ایام ناامیدی اوست دست از
حیات شستہ است ساعتہ فضاۃ خود را بطبیعت در دامن شستہ می برد
و خود را از جاہ و مال و اہل و ولد مجوری یابد و ایں ہمہ قید ہائے اسن
در پائے روندہ ایں قید ہا ہمہ یکبار از پائے دے گستہ است اورا
خداے و مرگ و گور چیز دیگر در خاطر ننماندہ است و غم عاقبت بردا
ایں تدبیر کہ ما غیثم حسن عاقبت بدیں مرتب تر باشد و شہود حق حاضر
نجدار سیدن نزدیکتر۔ شاب طالب چکند کہ دل از حیات برک
و بر مرگ قرار گیرد جز بہ باز آوردن خطرہ نباشد و اگر نہ میل طبیعت
بدال است اما ایں پیر را ہمہ چیز ہا کہ بر طالب شاب مشکل است از
رفتہ است۔ ہر چند کہ دلش سست شدہ است گرمی و تیزی و رون

دریں وقت بر دل او از کجا بخشی آید کہ نقش مراقبہ و حضور بر دلش مرتب شنید۔
 بر آب رواں مہمہ نویسی آنگہ چہ مفہوم تو گرد او بدای ماند۔ اکنونش باید دست
 و پاشکستہ تر کردہ و خود طبیعت سست شدہ اند انسان افتادہ دستہا بہلیدہ
 چشم بستہ گوش خود گراں شدہ است اینجاد لبشہود وجود او دہدہ تن ملقین
 ایں مراقبہ اینجا بنویسم اما ترس آں می باشد مردمانہ کہ ازین کا خبر نداشتند
 ایشان خود را مرشد خوانند و ایں حکایت کنند و زیانکار ایشان باشد اما
 ایں قدر میگویم و در دل جز این گذرانند دل را بدیں بر بستہ دار و لفظ اللہ را بجا
 و سوا سہ کہ اوراد خاطر می آید ہمیں اللہ را گذرانند و حدیث نفس ہمیں را سازد
 دل را بریں دارد کہ اللہ را میگوید و میگوید امانے می یابد۔ اما می باید دانست
 کہ در دل دو صفت است از مردمان حفاظ بپرس بہیں قرآن میخوانند و بے
 شبہہ اگر دل باز باں یا رہنا شد نتواند خواندن و مع نہاد حدیث نفس و سورہ مزیم
 وقت او باشد۔ میخوانند و حکایتہا و قصہہا در دل او میگذرد۔ اینچنین نباشد۔
 کہ اللہ را میگوید و در دل حکایتہا و وسوس میگذرد و باید ہمہ او ہمیں اللہ
 را باشد۔ مردم نماز گذارند فاتحہ و ضم قرأت چنانچہ آمده است او باشد
 و مع نہاد حکایت و قصہ در دل بگذرد اینچنین نباشد۔ اگر دل یکے در مہم
 شدہ است بواسطہ فوات چیزے ازین جہانے چوں او سماع و نغمہ شنود
 در و بر در و افتاد اضطراب او زیادت شود مثل ایں سخن گفتہ ام بدای ماند کہ یکے
 را دہے بر آمد کہے باشد و اسے در میکند چوں و کہہ بدورسد در کوش زیادت
 شود بلکہ اگر گویم یکے سچند شدہ است شاید۔ اکنون پیرا ایں در دہے نیاید

بسیار پیش افتادہ است چہ از آنکہ مصیبتہا بسیار دیدہ باشند و در دہم بسیار چشیدہ
 و خود امروز بنقد وقت از ہمہ خود را جدائی یابد و رفتہ می بیند بطبیعت در روند
 است چوں در و طلب بر او افتد و در بد روزیادت شود امید ہا باشد۔ اینجا
 و درین محاضره انتظار زارے و نورے و کشف غیب را کنند ہاں اصل مقصود
 طلبد بعلم اللہ چیزے پیش آید۔ انچہ روندگان شققتہا و محنتہا بسر بردہ اند شای
 چیزے پیش آمدہ باشند یا نہ کہ اور آپش آید۔ ایں پیرا باید چنانچہ رسم
 کار پیراں است برائے فرقت از دنیا و ہجراں اہل و ولد بحسب ضعف و خوش
 و مے سروے نزد خود را با ہمہ فدا در رہ مقصود کند چہ آن مقصودیت کہ فضل و
 شرف ہمہ بد اں باشند کہ فدا در اں مقصود شوند۔ و نشاید کہ ممنوں و ذلیل کے
 گرد آرسے دل بر خدا نہادہ و روح را در انزہاق دیدہ و پائے بر بہتر مرگ
 فراز کردہ و دست از تصرفات دنیاوی کلی شستہ و بخی مبارکش با دایں
 حالتے است کہ نوزدہ لبوہ موجب کشف حقیقت و یک لبوہ برائے رعایت
 اختیار میدارم کہ ایں امر قصدی نیست اختیاری است اگر او اختیار کند شود و
 اگر نہ بہست لبوہ گویم۔ ازیں پیراں نباید شد کہ ترا گویند۔ ۵
 لے شدہ پیر عاجز و فروت ماندہ در کار خویش تن بہوت
 مترد و میان چہر و متد غافل از مین عزت جبروت
 و با خود بیقین چشم بستہ باشند و دل را یقین کردہ و اندایں ساعت آن عمت
 است کہ محبوب سخن و جمال و بلطف و کرم شاہد گرد و ظاہر آید افا عند
 ظن عبدی بی اینجا محقق تر گردد و دریں بیت فکرے باید کرد ۵

از بعد کن شکایت لے خستہ جگر کز غایت قرب می نہ بینی مارا
 پیرا جو انفرادی باش طفل مزاج انکار جز بخدا راضی مباش و دل بجای دیگر
 منہ من برائے تو آن نبشتہ ام بدال امیدوار کرده ام کہ انشاء اللہ تعالیٰ
 چشم دل بدال روشن گردد۔ چوں پیر خود را از سبب پیری و پس عمریت
 و نابود میند کہ قریب لشتی یا خذ حکمہ پس فناے نقدے اورا
 دست داده باشد۔ اگر چہ فنا تصورے است و این تصورے از منبع
 تحقیقے است یک فناے کہ صوفیاں گویند این است و تحصیل او ہم بدین
 است۔ اینجا سخن بسیار است اما حمیت غیرت را در کار میدارد و از فضل
 خدا من بسیار بر روزه رے آسان کرده ام نموده ام۔ چنیں گویند۔ ۵
 ورنہ کہ زوایں در کہ بروکشودند

من چنیں میگویم کہ ہرگز ایں در نہ بستہ اند اما آل کو کہ در و در آید بکد در
 کشادہ اندندائے در آمد ہم میکنند۔ عجب کاریت ایں پیر را کہ سالہا ہوا
 گذرانیدہ آخر نفس بہ انتہائے کار و بہ انتہائے مقامات صوفیاں برسد
 عجب عجب کل العجب۔

(۲۰۲) پیر را از تقرب زناں و از صحبت ایثاں بہمہ وجوہ محترم
 باید بود۔ این قسم جو انان فحول را رکیک و ضعیف می سازد۔ پیر خود ضعیف
 است اگر بدین کار خود را خالص گرداند از ہمہ کار ہا باز داشت و هیچ جائے
 و مقامے نہ رسید۔ و پیر را البتہ تعہد خویش باید کردن از مضرات چیز
 کہ اورا در ایام مضرت آید سجد احتراز باید کرد اگر بنیہ اش صحت نباشد

طالب عریضہ راز
 تقرب و صحبت زناں
 بہمہ وجوہ محترم باید بود

او خود پیر است نہ آنکہ ضایع گردد کار و تصوف چہ خواہد کرد۔ اگر پیر رازن و
باشد یا اعتزال یا اعتذار یا اختیار اما این کہ خواہد کہ اور اسجطہ اور ساند
او داند اما از و این کار نیاید۔

(۳۰۳) بر پیران آریں دو وصف لازم است یا چنان خواب بر
ایشان غلبہ کردہ شب و روز می خسپند و میان مردمان شستہ و غنودن
اند و این سبب خشکی و لغ و رطوبتے کہ در معدہ ایشان جمع شدہ است۔
یا چنان خواب از چشم ایشان می پرد کہ البتہ دیدہ ایشان رو
غنودن نمی بیند۔ نکو است این اگر بمحالات و سماحت نباشد و آن قدر
کہ بلذت و راحت است فیہا لعمدۃ و گرنہ بخمال عاقبت و حوادث
آکمیات و آنچہ مترقب و منتظر است در آن یاد باشد بریں سماحت و
ملالت دفع میشود بلکہ بکار می آرد۔ و آنکہ گفتیم بر خواب غالب است
بروے فرض باشد کہ ہم از ابتدا کے کار دل را بمراقبہ دہد و آن خواب کے
اور امی آید زیاں کار نیست در حساب مراقبہ است کہ مرد مراقب و محاضر
در مراقبہ آرزو برد کہ خوابے برو طاری گردد۔ امید دارد کہ ہر چہ بیند دست
تر بیند و زود زود تر باز آمدن نباشد و ساعتے با مقصود بمبراد ماند۔

(۳۰۴) پیران تنگ مزاج باشند این صفت پیر طالب را شاید
و پیر ہر نفسے دم در نالیدن باشد ایننے و حینے البتہ دروے باشند آریں
سجدا حقرا زنند۔ و این ہم نباشد از در و مفصل و از در و اندام و سستی
بینہ ہر نفسے نبالہ و اگر پیرے است در اول جوانی طلبے بصدیق داشت

طالب را تنگ مزاج
نباید بود

و آنرا تا بہ پیری رسانید او پیرے سوختہ افروختہ ریختہ بیختہ درد مند
مستمندے باشد و ایں صفت بسیار آرزوے منتہیان باشد تا آنکہ او ہم
ازیں بود کہ عمرے بہر رفت روئے مقصود و دیدہ نشد۔ و آنکہ گویند درد بہتر از
دراں است آں عبارت از حراں نیست۔ از وجدان است و لے وجدانے
بیروں از امنے و امانے۔ ایں چنین پیر کہ ایں سوختگی و افروختگی بالویت
خفا طلب نباشد و او سخا بہد ایں درد را با آں دو او ایں دریاں را با آں
و جدان منضم و منظم دارد۔ ایں چنین نیست کہ او را خائب و خاسر باز خوانند
گردانید او بنقد خواهد رفت کہ یغبط الانبیاء و المشہداء

(۳۰۵) آں پیر انشاید کہ اہل نقد وقت او باشد کہ استعاف تے
کلی است۔ اگر اہل در مغر سر او بیضہ ایں خیال نہاد از و بلا ہا زاید کہ ہیچ
کارش نیاید و اگر خطرہ اہل آید بہ پیر پناہد کہ البتہ نشان و اماندگی پس
افتادگی و حرمانی است۔ ایں چنین کسے بجائے نرسد۔

(۳۰۶) و آنکہ گفتہ اندیک ساعت حیات دنیا بہ از چہار ہزار ساعت
و نعمت بہشت ایں سخنے است کہ ازیں نشان میدہد کہ دریں جہاں نقد
داشتہ اند حاصل حاضرے ہست چوں ازیں جہاں روند و راں جہاں
شوند نقد حاصل ایں جہانے را دریں جہاں بگذارند بر و ندای رقتہ باز نیاید
و ہرگز بار و گر روئے ننماید۔ و ایں کہ انبیا و اولیا حیات را دوست داشتہ
اند ہم بنا بر ایں کہ آں جہاں کشف صرف است ہیچ پردہ و میاں نیست
عین عکس است ظل را اثرے نیست ہر آئینہ ازینجا گویند کہ آں جہاں

است اما دریں جہاں دیدن جمال مقصود در پردہ وجود است ازین برقعہ
 کبود بیرون نیست۔ اکنون مثالے با تو گویم کیے را تو دوست داری در صورت
 مجاز آرزوے تو ایں باشد۔ البتہ البتہ اورا بے ہیچ پردہ بنیم۔ اورا
 در زیب لباس ہم نموداری باشد۔ آری در زیر لباس و در پردہ حجاب
 ذوقے و لذتے و جمالے است کہ در انکشاف و انجلا نیست۔ اکنون فردا
 ہمہ کشف است و پردہ نیست اکنون اوداں آرزو است کہ اوداں پردہ
 و حجاب آشکارا بنید کہ آنجا زیبے و حسنے و نکلے و گرد داشت۔ بسیار اں تمنا
 کردہ اند کہ لے کا شکے ایں کشف حقیقت برآ آشکارا نشدے کہ اں پوشید
 و کشادہ و نمودن و ربودن لذتے و گرد داشت۔ شعوزہ گرشب پردہ ہندو
 و چراغے دارد نیک روشن و افروختہ و لے اں پردہ صورت ہامی نماید
 باحسنے و جمالے پس آنکہ اں پردہ دور کند و اں چراغ را بردار و ایں مرد
 نظارہ گر گوید کہ لے کا کش اں پردہ دور نشدے کہ ہمارہ دراں پردہ
 نظارہ بودے کہ اں نظارہ بد اں حسن و لطافت چیز بد اں پردہ نباشد
 کیے اندیشہ باید کرد کہ کیے بہ کیے چہ لذت و چہ راحت و ہم ازین بود کہ کلیم
 و حبیب سخاوت کہ میرد۔ حکایت آدم و نزدیک موت او شنیدہ باشی۔
 اگر بر اے ایں جنیں معنی را محققان و عارفان آرزوے بودن کردہ اند مغرور
 باشند و حیات بر اے ایں را ہم خواستہ اند و دنیا فرعہ است تنجہ بکارند
 وقتے بار و بد و عجائب و گراست از کیدانہ ہاں کہ گفتہ فی کلِّ سُنْبَلَةٍ
 مَائَةٌ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضَعِّفُ لِمَنْ يَّشَاءُ۔ جنیں می باشد از ضرب

و شتم مطلوب طالب را لذتے تمام است۔ و چنین ہم باشد کہ معشوق رو
از عاشق بہ پوشد و در آل پوشیدن ہیئتے و شکلے روئے نماید کہ آل بیچارہ
شیفتہ و مبتلا تر گردد۔ من می نویسم انچہ و قایل ایں کار است و لطافتے
کیمیاں طالب و مطلوب است اما ندانم تا کلام نمیکنجه باشد کہ اینجا فہم بردہ باشد
ہم کہ عاشق با معشوق عمدہ و قصداً القاءے جگے کند تا او خشم و غضب خود
بر آمدہ ظاہر شود پیدا آید و حسب آل کلماتے و حرکاتے و سکنا تے کند از آل
مبتلاے گرفتار پرس کہ او را چند لذتے باشد و چند ذوق و چند گرفتاری
پیش آید۔ مردمان چنین گویند۔ ۵

خشم کناں بیا تا صلح کنیم مکیہ گر

انچہ گفتیم ایں ہمہ نقد و وقت پیر طالب است۔ مرشدان پیراں را در بزرگترے
اند و اقدام در ارشاد ایشان نکردہ اند ہم در ورورے و گذاردنے و شستہ
اند و فرمودہ اند ترا آواں طلب گذشتہ است۔ منم کہ پیراں را بر امید
میدارم بر احوالے و بر وجدانے نشان دادہ ام کہ خون دل طالبان بے
آب شود کہ ہیچ کار نیاید۔

نسبت پیر کی شیخ
غافل شدہ است

(۳۰۷) و اگر مرد پیر طالب براں رتبہ رسد کہ شیخ الفانی خوانند

یعنی از ورے کارے نمی آید قدرت بر صوم ندارد و شرع رخصت بر افطار
میکند و فریضہ را ایستادہ نمی تواند گذارد و تدبیرے کہ گفتہ ایم میان چند
سطرے گذشتہ است کار او ہماں باشد و ہولی و باآں دہولی فضولی و
نیاید یعنی بہ طبیعت نرود و ہولی او بحقیقت شود۔ گویند۔ ابتداء ثمانین

معنی قول ابنہ
نہایت عفو و انکسار

عقلاء اللہ و ایں را سجدیت نسبت کنند چندانکہ احتمال دارد سنت
باری تعالیٰ بریں جاریست ہرچہ میان بندگان سخن نہادہ است تمام
کمال او در اوست تعالیٰ اگر بندہ در خدمت خود کار پیر شود و عمر بشرط
بندگی گذرانیدہ باشد خود کار کش را ایں شفقت دامن گیر شود کہ او را
آزاد کند اللہ سبحانہ و تعالیٰ چون بندہ را بنید عمر او ہشتاد رسید
البتہ سربہ بندگی نہادہ بود آزدگی از صولت او دہد۔ حکایت شیخ لقمان
مرخسی پرندہ با ایں سخن نسبتہ تمام دارد و بارہا گفتہ ام۔ معنی دیگر چون مرد
ہشتاد در سدازد و در مفصل و سستی دل و ضعف طبیعت خالی نہاشد و
معلوم است ہرچہ از خدا سبحانہ و تعالیٰ در دے ورنجے کہ بہ بندہ رسید
موجب کفارت گناہاں باشد فعلی نہا عتیق اللہ باشد۔ و دیگر مرد ہشتاد
رسد ہر آئینہ از مقاسات شداید و از بلیات مصائب و محن خالی نہاشد
بلکہ بیشتر و پیشتر افتد و ایں موجب تکفیرات گناہاں است۔ و دیگر
مرد مومن عمرش ہشتاد آید و ریں مدت البتہ روئے مغفور دیدہ باشد
و دست بردست مغفور نہادہ و در احادیث است ہر کہ با مغفور
شنید و یا با مغفور خورد یا دست بردست مغفور زندا و ہم مغفور گرد
و اکنون طالبانز پاکلی نفس شرط است و ایں پیر طالب را گناہاں او خود از
شخص او بر نیختہ است او را صاف و پاک کردہ است راہ او آسان
تر گشتہ۔ من دیدہ ام بعضے جوانانرا شاید در تربیت من بودہ اند۔
ایشان را چندال مجاہدہ کطالبا نہا باشد چنانچہ صوم دوام و تعلیل طعام و

طالبانز پاکلی نفس
شرط کار است

طی و خلوت بنود جزایں قدرے کہ پاکی نفس و شستند چنانچہ باید و از من
تو جھے درستی گرفتند نہایت کارائشاں چہ گویم کہ کجارسید کہ ترا برین ہم
آں گماں نیست۔

(۳۰۸) و نشاید کہ کوہ کے بابائے را توجہ و تلقین فرمائید عجیب باشد
کہ ایں کار را او بسر برد و اگر باشد نادرہ باشد زیرا چہ حوادث و شہوات
و اقتصائے طبیعت ہم در پیش است ازین کوہ ہائے آتشین و ازین
خند قہارے پر خار کہ میگذرد۔ و اگر حکایت جنید و سری رحمۃ اللہ علیہما
میگوی گفتہ ام نادرہ باشد۔

(۳۰۹) و اگر مرید طالب را شخصے باوے عشقے بنیاد نہاد تدبیر
خلاص از دست وے چیت اورا ہم برہ خویش می آرد و خیالاتے کہ
کہ در سینہ ایں مردم میگذرد و تدبیرش جزایں نباشد کہ مقام گذارد سفر
احتیاء کند۔ صبر ہم کاریت اما اورا بیار خواہد رنجانید۔ محل ہم خوف
(۳۱۰) ایں چنین پیرے کہ او طالب است اگر یک مفسے جیت

طلبہ بدیں موجب کہ یہ مقصود رسم یا نہ رسم بارے ذوق طلب
بکشم شاید۔ بدیں سخن من مردم شاعر اشارتے کردہ اند۔ پیر منحنی ضعیف
طالب در مجالس محافل حاضر نشود و در مجالس و شادی بسیار نہ شنید
اور نفس شمرہ باید زد و او را روز ہا شمرہ باید گزرا نید۔ نشیدہ
از مردماں کہ فلاں روز ہا شمرہ میگذراند اکنون ہم تو با نصاب
بہیں اینچنین عمر را تو اں ضائع گذرا بندن۔

پیر طالب راسل
برد و نمط است

(۳۱۱) پیر طالب اگر سماع و سرودے گویند سماع راد و نمط
شنیدہ اند۔ کیے آنکھ گویندہ درگفتار شد شنو ندہ دل در مراقبہ دادہ
روح را بنغات سپرد۔ خدمت شیخ فرید الدین را رحمۃ اللہ علیہ میں
نسبت کردہ اند مگر چند بارے مخصوص کہ ایستادہ است۔ و بریں نمط
سماع شنیدن جہاں حکماے یونانی و حکماے ہند جوگیہ و براہمہ صوفیا
محقق اجماع دارند۔ و پیر طالب را نہیں بہتر و خود کارے است کہ ہمہ
بدایں متفق و مجتمع اند۔ و دوم اہل سماع را چنانچہ دیدہ رقصے و گریہ
و لغز و دودیدنے اگر پیر طالب را ایں حالت پیش آید اگر قوت و جانی
غلبہ کرد طبعیت اورا قوت داد چنانچہ او بر خیزد و رقص کن چنانچہ جواناں
کنند ہمچیاں کند گوین کہوا نچنین دیدہ ام از بسیار پیراں و جاماندگان
سخن در فلج زوہ گاہاں است و اگر ایں قوت دروے نیاید از
پیچیدن از صعقہ و لطمہ و ضربے بر سینہ و غلطیدن بہ میہنجاری ازیں
چہ کم آید۔ و دیگر یک کلی است در سماع۔ اگر در ابتداے حال بہ نفا
و بحضور و مراقبہ و سیر روح باں داوند خود ہماں عادت شد انچنین
کسے کمتر جنبہ الہا شاعریک عطاء علی محمد وڈ۔

ترتیب و نمط
کہ در بحث علم پیر شاہ
است

(۳۱۲) اگر پیر دانشمند کہ او در کار خود باستقصا رسیدہ باشد
آنکھ بمجمل استدلال و اجتہاد رسیدہ باشد اگر خداوند سبحانہ
و تعالی عنایت خاصہ کند کہ در باب اخص انخواص دارد۔ و روش
القاے طلب کند و بدانی ایں اعجوبہ است ایں مرد متدل مجتہد چل

مربک دار ذمہ دار ہے کہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ اور اتینہ کہند۔
 تا انچہ مقصود باری تعالیٰ است و مقصود از بعثت انبیاء است و مقصود
 سکار است و طلب آں شود۔ موجب چہ اور اہل مرکب گفتیم او بہ حقیقت
 سکار رسیدہ است و روع مقصود ندیدہ و ہمہ عمر در وسوسہ و فخر طرا
 و در تشتت دل گذرانیدہ و آنرا کارے دانستہ و منتہاے دین اسلام
 ہماں تصور کردہ و بریں قرار گرفتہ اکنون این چنین کسے را طلب از قبیل
 محال عادی باشد۔ الغرض اینچنین کسے را چوں طلب افتد باید کہ
 آں قدر کہ خواندہ است و یاد کردہ است و دانستہ است و دعوت
 کردہ است از ہمہ بیکبار روئے گرداند و مدخر جام صبح خود را و غرقا
 طوفان نوح غرق کند از جملہ جاہلاں و عامیاں و دانا ندگان و پس
 افتادگان بدتر شمرد خود را اینچنین سازد گوئی ایں زماں از در حرب
 زنجیر گلو کردہ آورده اند۔ بریں طریق پیش پیر رود انچہ او فرماید بدین
 او دار دند اند کہ من عند نفسی میگوید یا ساختہ پرداختہ باشد کہ
 کہ او داشت انچنان میگوید بلکہ تحقیق داند چنانچہ جبریل علیہ السلام
 از خدا بمصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبرے میرساند چنان دل
 پیر از حق خلیق خبرے میدہد حکایت شبلی و دانشمندے کہ بدوستو
 بود شنیدہ باشی در کتابہا نبشتہ اند۔ و ہر چند کہ وسوسے علمی
 مزاحم دل او شود داند کہ ایں قصہ تفسیر است و ایں حکایت
 حدیث است و ایں معانی کلام است فعلی نہ ایں کار است کہ

علاحدہ کاریت۔ ایں خویلات و وہمیات و تہمتات است مانع
 راہ و حجاب کا راستہ و اگر گوئی قال اللہ و قال رسول اللہ
 است ایں خود داشت او اما کارول علاحدہ کاریت ایں کا بجائے
 است کہ اگر اقرار اور اپر پسند کہ تو ایں علم کہ چنیں شرف و چنیں
 رتبہ دارد آنرا گذاشتہ بتقلید آدمی ترا ازیں چہ حاصل شد اگر او ایں
 رہ چیز چشیدہ باشد و قطرہ ازیں دن در کام او چکیدہ بود ہیں
 جواب گوید کہ ازیں پیوستن نفع نبود مگر آنکہ سلمان شدم او بریں
 معنی میگوید من قبل صورت اسلام داشتیم معنی اکنوں رسیدم میان
 مغزو پوست چند تفاوت باشد میان علم ظاہر و حقیقت باطن نہایت
 بدیں ماند حکایت صہیب و سلمان و ہلال و بلال کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ
 عنہم باختہ اندگفتہ ام بسیار بار اگر اتفاق علما است کہ ایشان فضل
 صحابہ اند افضل اولیا اند و با ایں ہمہ صہیب و سلمان و ہلال و بلال
 اطلاع دارند کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما را آنجا مسلمان نمی یا بند ازینجا
 گماں تفضیل نہری۔ صوفیاں اند ہر کیے چیزے مخصوص است در
 ویکوے از اں خبرے و شعورے ندارد۔ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما حالے شد
 کہ صہیب و سلمان و ہلال و بلال رضی اللہ عنہم آنجا نرسیدہ اند کذا
 العکس۔ اگر کار بدیں کشد کہ علمش کلی فراموش شود احتمال بر ورود
 مگر او بجائے رسید حکایت ابو سعید ابوالخیر و انشمندے کہ برو برے
 ارشاد آمدہ بود در کتابہا بنشتہ اند۔ و اگر دلش برے مطالعہ کشاں

شود و نفس بر بنجانہ سخن چند از حدیث و از تفسیر بر بند از قوانین نحو
و نکات معانی بیان و دلایل معقولات ازین بکلی محترز باشند۔ بایکدیکھا
طالب همچو باہمی باشد اگر باہمی را پرستند تو کجا باشی گوید و آب از چہ
رستہ بگوید از آب چہ می نوشی گوید آب چہ می خوری گوید آب یک نفس
او بے آب نباشد و وہاں نفس کہ بے آب باشد او نباشد۔ و در کتب
سلوک بسیار معمولات و مغلقات است و از روندگان و ساکنان از ہر
جنس اندر ہا و اند عباد اند کذلک اجناس دیگر۔ اگر طالب درین
حکایت در شود و ایں حکایتہا را محکم کار خود کرد و انداوارہ و اتر شود
دلش مشغوش شود و لوح وجود و نقش حقیقت نہ پذیرد و گفتمہ اندہ
چنان تنگ است راہ عشقبازی کہ جز معشوق تہا در نگنجد

(۳۱۳) طالب را در بودی بودن نیک موافق است اگر طالب اور بودی
دلش دلاور بود۔ اگر طالب را ایں صفت نقد وقت او باشد ہر چہ
پیش او آید از اہمیات و کشوفات و منغایات و مشاہدات او آسنانہ
ایتد و آزار و زنی نہ ہند و در حسابہ نشمرد۔ انچہ باشد آزار و زنی نہ

ہند و بدای قرار نگیرد و ایں جنس کسے را شاید بہ پیر حاجت نباشد از
انچہ طالب چوں حد کشوفات رسید پیر او بران واقف شدن نہ ہدیا
پیش او انچہ دیدہ است تحقیق کند بعلم یا بحسب طلب مقصود کہ ایں مقصود
طالب نیست یا وراے آں اور انماید یا خود ہمت گمارد تا او از اں
گذرد۔ اما در ایں حالت کہ اور او ہم اباحت و الحاح و شود از ایں حالت

اگر ہم باحتیاطی اور بیرون آوردن پیرائش کارسیت نہ مینی اور ایں درس سرکمن
 بقصی الغایات رسیدم۔ بیاں اندازہ سرفرازی میکند و خود را
 چیز می داند و جهانے را فرد ترمی بیند و ایشانرا کم فهم و ضایع و
 ناقص می شمرد۔ و تحفه دیگر بایں همه خود را بہمہ مراد یافتہ و نفس بہمہ
 لذتہا و راحتہا رسانیدہ و بذوق و خوشی چشیدہ و ہیچ مانعہ ندیدہ
 پردہ شرم از پیش او خاستہ خوف شخصہ مائی در دل او نماندہ و خوشی
 بیباکی درو کہ ہم درو باشد اکنون ازیں چنین غرقاب خلاش چوں
 بر فرش توان آوردن۔ یک بلاے دیگر است کہ او بوجہم خوش متوجہ
 می باشد بجا صیت توجہ و ہیچ چیز پیش او آید اکنون ایں
 موجب یقین و استواری و تمکن او گردد۔ سخن اینجا بسیار است اما
 ایں مختصر احتمال آن نمی تواند کرد۔

(۲۱۴) اگر متعلّمی را طلب در سرفند البتہ میخواند بقلم کند و کا
 طالبان را ہم مباشر باشند بہت دغدغہ در سینہ بیچارہ البتہ اوراد بیا
 خطرات و دریں ابتلا میدارد و خصوص آنکہ او طالب است پیر و ارام
 فرمودہ است کارش خیر ایں نباشد بقلم رسمی و عاداتی را بجا آورد یعنی
 برد راستا و برد و کاغذے بردست دارد و اگر سامع است یا قاری
 است آنرا ملازمت میکند و سخن گوش نہادہ میشوند۔ پس آن کتاب
 در طاق دل مشتاق در کار خدا و ذہن تمام درست دل را بہ تصور
 صورت خیالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ کند۔ اے عزیز آمد

توجہ بہ صورت خیالی

حضرت سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم

کارے نیست اینکه من میگویم۔ اے عزیز ہر کہ بدیں توبہ التزام کرو تا آنکہ
البتہ مزاجمت خطرات بشیر دفع شد جمال حضرت مصطفیٰ راضی اللہ علیہ
والہ وسلم کم روزے باشد کہ مشاہدہ نکند و نشاید در خانہ بیاید سبق را بیند
و آنکہ روز دوم خواهد خواند شب را کتاب بیند مستظهر شدہ و شرح بیند
بر وقتا و مجلس علم متظہر کے مستحضرے باشد۔ ایں کار طالب نیست و اگر
ہوس برآں است کہ بہ وقت علم ذہنش برسد نعم آں نخورد در پے آں نشود
تصفیہ و تزکیہ کہ او دارد اور ایچھے و صفائی رساند بہ لطافت و وقتے بڑ کہ
واصفان و مجتہدان آں علم انگشت حسرت بدندان حیرت بگزند و اگر
بہ مصطفیٰ راضی اللہ علیہ وسلم توجہ درستہ شد حکم معارف علوم بغیر
واسطہ کسبی از شنود و آنچه از شنود آں استحکام دارد کہ طوفان نوح آزا
در خلل نتواند آورد۔ بارہا گفتہ ام اگر بہ اجتہاد الہام بودے زہے کار
کہ بودے ہر بار مرا عجب آید کہ مجتہد خود گوید المجتہد حیطی یویب
در سہ دما و فروج و حقوق و مظالم کی طرفے حکم کند تحفہ و گرانیت کہ
بیار باشد کہ حکمے کردہ و بسیار بار برآں رفتہ مرد مجتہد بازاں اجمع
کند۔ طرفہ و گرانیت کہ ایں رجوع ہم در ورطہ خطی و یعیب است
بسیار علما در سلوک درآمدہ اند اصحاب کرامت و ارباب انوار شدہ
اندا میں محتمل ہم ہست کہ بر کسے کشف حقیقت ہم نشود۔ اما نادرہ کارے
است شود وقتے کہ ہمہ را فراموش کند۔ و نشاید متعلم طالب کتابتے
کند و در بند جمع نسخ و تحصیل آں باشد۔ متعلم طالب در بحث مرئی بنشد۔

عالم شہسوار
عالم شہسوار

والبتہ در بند اثبات سخن خوش نبود و اگر پیشینہ سخن موجبہ و مرتبہ گفت چنانچہ
 ایں مرد متعلم ملزم شد منفعلی و متاثر نگردد بلکه پیشینہ را حرمت دارد و اندک از او
 نفعی شد و سخن بظاہر از دے قبول کند کہ نیکو میگوی و مرد طالب را ہر بار کہ
 با کسے محاورہ و در مباحثہ علم شود استفادہ سجدہ کند تا شوم کہ در وقت نفس در ثواب
 نشود۔ والبتہ از خدا خواهد حق بر زبان خصم رود تا نفس را شکستہ و خوار
 زار بر مرد خود بیند۔ ایں نفس خود نما و خود پرست است ہر چند او را شکستہ
 یابی بر حسب مطلوب تو باشد و آنقدر سرفرازی و خود نمائی و خود کامی کہ
 در مباحثہ علم است جائے نیست خصوص و قییکہ میان حریفان سخن درستی بُو
 متعلم طالب در مجلسے ابتدائے سوال نکند و اگر استفادہ و استفادہ باشد
 آری چنین ہم باشد و لیکن او طالب فائدہ دیگر است و تفسیری کار
 دیگر اگر بدینہامی پروازد او طالب نیست

(۳۱۵) متعلم طالب را صوم دوام لایدی است اگر طے تواند کرد و آ
 سکارے دیگر است۔ صوم لایدی است۔ در صوم بسیار کار ہر ساختہ است
 تصفیہ و تجلیہ نقد و وقت دوست و آن ثوابے کہ منتظر است کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از قدسی میگوید الصوم لی وانا اجزی بہ
 ای انا جزاؤک۔ خود محقق است دیگر از اول صبح تا شام از تشوش اکله
 و شربے غلغ است بعد آنکہ نماز شام شود و اطراف اکله و شربے نخلہ شود۔
 و دیگر نفس با عزت می باشد سخن بشیر حافی رحمۃ اللہ علیہ را شنیدہ باشی
 و دیگر از بسیار طبیعت و غلبت و فحش و غیمہ مانع می آید و در آخر وقت سخن

طالب متعلم را صوم
 دوام لایدی است
 فواید صوم دوام

فصول ہم کم می شود۔ و اگر کستی در نفس می آید اس تی موجب ذہول و حضور او میشود ہر چند کہ می گذارد حضور زیادت تراست و قدرے کہ قوت شہوانی ہم می شود و قوت شہوانی طالب را بسیار زیانکار است ہیچ چیز آن زیان نکند کہ این کند۔ الکلاہ فی منتهی النہایت ای عزیز با تو میگویم دیدہ اشش کندہ باد کہ نادیدہ گوید۔ و دیگر اہل دولد و ملازمان او ہماں کنند کہ او میکند پس ایشان نیز صایم باشند۔ و دیگر آنکہ صایم باشد خواب در شب کمتر باشد خصوص آنکہ تعلیل طعام آب کند و در شب۔

(۳۱۶) و طالب را عمل بہ نجوم کردن خطا است و اگر ترا گویند کہ فلان بزرگ دائم در پیش او تقویم بودے و البتہ نظر در او کردے جوایش دہ او نجوم می دانست از صحیفہ دل و از القاعہ فہم ربانی اورا معلوم می شد با آن نجوم مقابلہ میکند می بیند کہ من آنچہ دانستہ ام در نجوم ہم ہماں است یا نہ امتحان میکند کہ نجوم از او ہا است کہ درواز علم الہی چیزے باز یابد و بعضے از سبب آنکہ فلاں بزرگ در نجوم می آید در غلط افتادہ اند۔

(۳۱۷) و اگر صوفی طالب در طب تعلقے کند شاید کہ طالب صوفی را صحت بینہ مطلوب کلی است از آنچہ احتما باید کرد و در آنچہ مباشرت باید بود از سبب این طب را مباشر باشد کہ این موجب صحت بینہ است علم طب تعلقے کند و با این بینہ کارے تمام است۔ صوفی را گویند اگر ضرورت مرض چیزے از وفوت شود اوں بجایے او اگیرند از و راست است این سخن نامور نفس مباشرت این فعل لذتے است ہماں کس داند کہ وجدان لذت میکند

ایشان جنیں گویند بکار نیاید ہشتے کہ در و نماز نباشد۔ حکایت ابراہیم
خواص رحمہ اللہ بریں شاہد است و عمر و بکار کند لک۔

(۳۱۸) اگر طالب مرے شاعر و ناظم باشد نشاید کہ شعر و نظم منقول
شود و قوانین این کار را چنانچہ حق شعر است لکھا ہوا۔ اما بحسب حال
بہ دیدہ بغیر تامل و تفکر بسیار سخن کہ از طلب و درویشی و حکمت باشد
نویسد و گوید شاید۔ و آنرا مایہ روزگار خویش نسا زد و نداند کہ این نیز کار
است و نشر کند لک۔

(۳۱۹) و اگر طالب را از سوداے و تجارتی البتہ چارہ نباشد

اہل دولہے دارد و اتبع بسیار در انتظار او اند و البتہ بے ایشاں بود
چارہ نیست تجارت و تر بصر کند بشرط آنکہ دلش متعلق نباشد مردم سودگر
را ہمہ وقت روز و شب ذہن ایشاں بہوس مال مالا مال است۔
آرزوے جز این ندارد کہ مال یکے بیک نیم شود و یکے بدو شود بارے
ہمت ہمیں کہ بیفزاید و در خطرہ او ہمیں مال مردہ ریک مانده میگردد و
حساب آن بدل یا ندارد کہ این خطرہ ایست و با در گرویت کہ البتہ بدل
را سیاه کند و دل او کند گردد و منشوشش باشد۔ و اگر تجارتی یا سفر دارد چنانچہ
رسم سود اگر اں است ہمہ روز و شب براں کالا افتادہ و جاں و جہاں
خویش بدو سپردہ و در تملکش جز فزونی مال قرار نگرفته است۔ طالب
چنین نباشد و البتہ در اں بند نبود کہ عیب کالاے خود بہوشد و
اظہار حسش کند بلکہ عیب او را آشکارا بر شتری گوید و اگر چنین نکند

طالب اگر شاعر است
نشاید کہ نظم و شعر خود
را منقول کند لیکن اگر
بلاغت و دانش و منطق
حکمت و خیال و آئینہ
باشد اگر نویسند
طالب را بقدر یاد و عقل
تجارت و دینی آن برآ
نقد عیال بزرگ است

بدلیس و تبلیس و خیانت کردہ باشد۔ و وقت خریدن عیب کالا را پیدا آرد
و ہنر او را ہوشدایں ہم نشاید۔

(۳۲۰) در سفر و تجارت باید از دے و ر دے فوت نشود و اگر خواندنی

است خود درہ میر و میخواند و اگر گزاردن است البتہ چند گامے تیر کند پیشتر
رود تا آنکہ پسینہ رسد چیزے گذارد و ہم چنین تا آنکہ تمام کند۔ و شب

کہ بیدار باشد نہ برے حفظ کالا بلکہ بیداری او برے خدا باشد چنانچہ رسم
طالبان است و دریں میاں اگر حفظ کالامی شود آں زیاں کارا و نیست
و اگر بردہ یا ہوسوار شود برو و خواندنیہا و گزاردینہا ہمہ راں بجا آرد و غدر گوید

البتہ طعام باید خوردن تا قوت مشی شود۔ تعلیل غذا را از اجتناب و تعلیل آب کدک
(۳۲۱) و در رفتن باز قعاز بان بجا کایت ندارد و اگر برے تطیب

وقت را برے تطیب دل مصاحبان را چیزے سخنے کشادہ گوید و با
(۳۲۲) و صوم فریضہ را ہیج و جہے افطار نکند و اگر نوافل خصلت است

و اگر با آن بہم افطار کند سبب مشقت سفر یا بد تعلیل لازم باشد تعلیل آب از
طعام بیشتر یا بد بارے و آں کہ شد البتہ در سفر بسیارہ زود و اگر لایبی
افتد خود را با سترخاے منحل ندہد کار ہاے خود را فرو نگذارد و البتہ جد

جہد نکند کہ او را مغز می کنند۔
(۳۲۳) و کالائے و کبے و حرفتے کہ طالب را ہمہ روز در توشی او

طالب را آں کار نشاید کرد و اگر کالابسیار دارد و از ہر جنس دو اب دارد
ایشانرا بمنزل بیدار نیندن با آن اشیائے کہ ایشان حامل اند خود را

دریاض

کار طالبان نیست و اگر اعوانند و خدمت اندک که ایشان بغیر تشویش او کالے
بسربردند محتمل کہ رخصتے باشد اما جمع این قدر مال طالب را صورت محال
می نماید۔

(۳۲۴) و در ادای حقوق حیلہ متعلمان را بکار نبرد و در آنچه اختلاف
علما است اختیار او اسلم و احوط باشد۔ حیلہ زکوٰۃ را و حیلہ استبرار را در
معقود خویش غلطی محض تصور کند۔ و آنکہ در بیع ام و ولد کسے رخصت داده است
یا گفته بزنا حرمت مصاہرت ثابت نشود بحکم آنکہ المجتہد غلطی و۔
او را غلطی تصور کند۔

طالب در ادای حقوق
حیلہ متعلمان را بکار
نبرد

(۳۲۵) یک مسلک صوفیاں مسافرت است و اگر چه سفر برائے تجارت
را بود چند چیز کہ نقد وقت مسافرت است اگر چه برائے خدایران نیست
آن چیز با نجاصیت خویش او را دست دهد۔ در سفر گرسنگی بسیار گیر و طالب
آزار بر خود نکند و در این عین مقصود کار او باشد۔

یک مسلک صوفیاں
مسافرت

(۳۲۶) متعلم طالب در بحثها سخن برآمده نگوید این چنین گوئی میگوید
حق طرف من است و اگر درین بحثها در خود احساس خود نمائی می بیند۔
ازین سجد احترامز باید کرد سخن در آں است او را شاید و مجلس بیاید و هر
کلیتہ کہ از متعلمان بشنود و آزار بر خود گیرد عظیم مجاہدہ کہ بنفس خود ہنہا
باشد این سخت ترین مجاہدہ باشد

متعلم طالب در بحثها
سخن برآمده نگوید

(۳۲۷) طالب حفظ کتاب علم نکند۔ طالب در تحسین خط و کتابت
نباشد طالب لعبت حراب نکند چنانچہ اسب دو اسبدن و تیغ و پیر و نیزه
خود را مشغول

طالب در حفظ کتاب
تحسین خط و کتابت
خود را مشغول

گردانیدن و بختی کہ دریں کار آمده است۔

نمایند۔
تسلی حاصل
بیان از بعد از

(۳۲۸) و اگر طعمای پیش طالب آید هرگونه کہ باشد روی یا جید بقدر

قوام میند گیرد و اگر طعمای نفع یا بطی الهضم باشد تا تر اندک تر بتاند۔ طالب

روغن خور و بشرط آنکہ بمقدار یک درم سنگ روغن دانگے نان کم کند طالب

نان با ناخورش خور و بشرط آنکہ آن ناخورش را بحساب نان گیر و آن

مقدار کہ ناخورش خور و آن مقدار از نان کم کند۔

طالب اور اسوینہ
رو باید بود

(۳۲۹) طالب را عزت باشد نہ کہ بر تو وضع باشد نہ ذل تقیل باشد نہ

ضعف شب بیداری باشد نہ کل۔ راه آن مقدار رود کہ ماندگی نیار و سخن

آن قدر گوید کہ دهنش بے مزہ گردد اگر چه تو این قصص و عبر و امثال این

در حفظ وے باشد اما گفتار نہ۔

طالب اگر شفا
شود ملاقات
پایان نکند

(۳۳۰) طالب اگر در ره رود نظرش بر زمین و اگر بغلط نظرش

بر آسمان و اگر بنشیند نظرش بر سینہ۔ اگر طالب را کشف ارواح شود

خود را بحکایت ہے ایشان ندہد و مردان غیب ابدال و او آد و خضر

ملاقات ایشان را مقصود کلی نداند و از کردہ ایشان وقت خود را غارت

نکند و متمس مقصود بکلی بر ایشان نہ مند۔ ایشان مبشر اند و بعض محل

ارشاد ہے ہم دارند ہر چه از ایشان رسد برسد گو اگر و راے مقصود باشد

انرا وزنہ نہ ہند۔

طالب اگر جہاد
در راجت با

(۳۳۱) طالب در جہاد نرود بدین نیت کہ با کفار یا مشرکان مجاہد

کسم اگر بمیرم درجہ شہادت باشد و اگر بریم ثواب اعلاے کلمتہ الہی شود

دیگوئے علی بابہ کرد

ایں ہمہ تختہ است اما مقصود او وراے ایں ہمہ است۔ و اگر طالب مرے
 جندی است چاکر است تانے ازاں چاکری میخوردن ناں را و اندر بے
 آں سده ام کہ کار حراب بے آں میر غریت و تیغ زند و در محرابہ و آید دل را
 بحضور آرد و خدا را با خود و اند و ضربے قطعے و قتلے کہ او کند یٰ اللہا فقی
 اَیِّدِیْہُمْ باید و محاضرہ او باشد و کارے کہ از و در اں وقت نزو قیل او کُشُر
 ہمہ اضافت بہ باری تعالیٰ کند مَا دَرَمِیْتَ اِذْ رَمِیْتَ وَلَکِنَّ اللّٰہَ رَحِیْمٌ
 شایدے از نقد وقت او باشد و رنجے کہ بدور پس تصور کند کہ محبوب باو
 بنخشے کہ میاں دود و دست رو و بدان ناز و بدان نیاز و بدان خشم ضربے
 کردہ۔ یعلم اللہ اگر ایں مراقبہ کہ منبشتم تحقیق و تقرر و روستہ ثبت یابد
 فاعل حقیقی را بقصد شاید وقت خویش بیند نہ ایں چنین میگویم تصویری و توہمی
 بلکہ شہودی و وجودی است۔ و اگر غنیمتے پیش افتد بحر صال و بحر صال باب
 در اں دست نزد حکم رعایت رسم اسلام کارے کند۔ و اگر چنین اتفاق
 افتد کہ مومنان یکدیگر قتال میکنند چنانچہ بسیار جا افتد و می افتد البتہ نشاید
 بر هیچ کالائے مسلمان دستے ہند اگر چہ اں شخص ظالم بودہ باشد یعنی خارج
 بود از مسلمانان چنانچہ معاویہ بر علی رضی اللہ عنہ خروج کردہ بود۔ و اگر ایں
 میر آید دل بحضور دادہ چشم ببتہ تیغ زند و البتہ جز بر خصم نیفتد زہے کارے
 ایں نوع نسبت بر قضی رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ کردہ اند۔ و سواری دابہ
 تا مادام کہ سواری محتاج الیہ باشد و مخرجے کہ ایں اعیان بر خیزد دابہ را
 سبک باید کرد و اگر در معرکہ میان دو و صف اسپ را جولاں کنند تیغ بازی

نماید شاید۔ و اگر وقت یوم الزحف رسد خدا را با خود دیدہ و جان را بقدری راہ
 او ساخته و مقصود را در نظر داشته باشد جاں را بقرب سیف و قطع نمانے و
 جرح سہمے کشتہ و رفتہ نداند و ہات ہوسے کہ در اں وقت کند لغوہ و قیقے کہ
 در اں وقت نزد تحقیق داند کہ با من کسے است کہ مرا ایں چنین گرم میدارد و
 گرم میکند و در خطرہ او ایں وہم نباشد کہ او مرا خواہد کشتن ایں وہم باشد
 کہ من او را خواہم کشتن و اگر از درد فراق تنگ آید باندوہ ہجر اں کہ البتہ
 مقصود بد امانیت خود را بر فوجے عظیم زند کہ بمیرم و از ایں اندوہ خلاص
 یابم اگر کشتہ شود فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُكَ عَلَى اللَّهِ اَیْمُ عِنْدَ انْزِلَاقِ رُوْحِهِ مقصود
 او بدست او دہند و جان را بدست و تیر و نیزہ بقاقل نہد چنین داند و بیند
 کہ جاں را سجدای سپارم وَلَا تَحْشَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اَمْوَالًا
 درست جز نباشان ایں عزیز نباشد۔ و وقت ساخته شدن برائے جنگ را
 مثلاً لامر می پوشد و بیضہ بر سر می بندد و گربانی آلات حراب در ہر آنستے کہ
 گرد خویش می آرد و مراقب و محاضر باشد اگر مشاہدہ عین است خود عین را شاہد
 آرد از او اعانت و مدد طلبد و از او اجازت خواہد کہ برگیرم یا نہ و در جنگ
 آیم یا نہ۔ اگر او اجازت دہد و آید و اگر منع کند باز ایستد و اگر در مراقبہ
 مجرد و تصورے و تخیلی دارد و نظر در دل خویش کند اول خطرہ بیند کہ ام آمد
 منع آید یا اجازت صورت فتح نمود او را در خیال او یا نہ ہمت ہر چیزے
 را کہ قوی تر بیند و اول باشد امضای او کند۔ و اگر مشاہدہ عین است اگر
 او اجازت داد صریح یا منع کرد خود ہم ہر اں رود چنانچہ گفتیم و نظر در تصحاب

حال کند اگر از محاورہ صورت او ایسی می بیند کہ اجازت است خود بدلاں رود
 اگر صورت منع است بہاں کند۔ و اگر در حالت تصور آوازے شنود یا چیزے
 پیش آید کہ او از انجام منع تصور میکند یا اجازت ہمیں راں رود۔ و اگر مرد از
 اہل تفرس نبودہ باشد برائے دل او را ہمیں تصور و تخیل منبہ بود و اگر
 تصور پیر وارد در حالت محاربہ اورا یا با خود داند یا پشتوان خویش بیند یا
 مقدمہ کار خود ہمورا احساس کند۔ چنانچہ در نماز گفتہ ام پیرایار است و
 چپا تصور کند یا امام اینچنان نیز ہماں صورت است و اینچامزدحم کار است
 دل بہ طبیعت خویش مضطرب و لمجا شدہ تصورے دستے دست می دہد۔ و البتہ
 نخست در تصور و تخیل خود تجدید سبق با پیر کند و در نماز ہم چنین کردہ اند
 برائے ہر فریضہ تجدید بیعت با پیر کنند۔ ہم چنین اینچا۔ و اینچاد و تصور است
 یا صورت جمال تصور کند یا صورت جلال و کذلک لطف و قہر و دریں مقام
 ہر دو بر محل بکار اند اگر صورت جمال تصور افتد فتحے بہہولتے و آسانی دست
 دہد و اگر صورت لطف افتد غنیمتے و نقدے بدست آید۔ و اگر صورت
 جلال روے نماید قتال سختے و اثر دحامے قوی و اگر قہر باشد فتنوہ باشد
 منہ۔ من ایں ہر چہاں صورت بعینہ نبو شتم اما مردماں عالم نام جاہل
 صفت فہم کمند زباں دراز کنند قطع لسان ایشان را بضرورت سخن
 کشیدہ می باید ثبت -

(۳۳۲) و مرید طالب اگر چاکری کسے کہ خواہد کند اگر صاحب
 ازاں مردم است کہ کار ہائے نامشروع فرماید چاکری او حرام باشد

کیفیت و شرایط چاکری
 کردن مرید۔

ترک آوردن صحبت او واجب بود و اگر کار ہائے سخت فرماید کہ دخل اوز ہا
آید ہم ترک صحبتش باید کرد۔ و اگر ملکہ صاحب اقطاع رایا آں ملک کہ
ملازم خدمت پادشاہ می باشد طلب خدا و سر او افتد اصل کاریت کہ ترک
چاکری و صحبت و ملک اقطاع کند و اگر از اں چارہ نباشد خدمت
بادشاہ بجا آورد و بنال وظائف خوش باشد از خدمتش جدا شود گوشہ گیر
گذاردنی خویش را تمام کند و اگر خواندنی ہم چنین میر آید بہتر و اگر نہ پیش
او استادہ باشد و خواندنی خویش بسر برد۔ و اگر جنبانیدن لب حرکت
دہان آں صاحب را خوش نیاید و البتہ کار ہائے فرماید کہ بگفتار تعلق
دارد ہمہ خواندنیہا بدل خواند چنانکہ لب نجسند۔ اینچنین خواندن اثرے
بلیغے دارد و دل را گرم کند و اثر حرف و صوت اسچہ در زبان بود ہم در دل
افتد غم قریب فتح و فتوحے روئے نماید و آں ملکہ کہ صاحب اقطاع است
ایں کار ہا کردن برود نیک آساں است۔ بیچ کارے بہتر از احسان فقرا
و غربانیت۔ یک کارے کہ بے خدا یرا کند کہ آں مشوب با حسان باشد
آنقدر فرزند در وقت او باشد کہ آنرا حاضر تواند آورد و او خود اندک ایں نید
از کجا است۔

(۳۳۳) ایں ہمہ کہ میگویم با ایں ہمہ پاکی نفس شرط کلی است
بے ایں بیچ کار نمی شود۔ بر رعایا آں معاملات کند کہ او پدر بر فرزند
آں قدر کنند و البتہ در اں کوشد کہ وقت او معمور بد کرد باشد شب او
منحصرا بے ذکر و فکر بود و روز را در تمشیت امور مسلمانان بود و کار بیچ

رافرو داشت نکند۔ و اگر بادشاہ اور افرایہ فلانہ را کبش و فلاں را مطالبہ کن و یا جلاکن نشاید کہ درین کار با اقدام کند بروے گوید مرا این کار با مفری و اگر خواهی کہ مرا بغیرائی خود مرعزل کن از من این کار با نخواہد آمد۔ و البتہ حرص برین نہ بند کہ مال اقطاع را گرد آورد و آنچه حق بیت المال است آن را بانبہا و غایت رساند و از آن خود را غنی والد اگر داند ہما نمقدار کہ اورا گفتہ باشد ہما مقدار بگیرد۔ و البتہ چندنا شروعی کہ از آن ملکی است و شرط کار ملکی است گرد آن کار نگردد چنانچہ جائہ نام شروع پوشیدن قبائے ابریشم و کلاہ زر و مومبذافرشیم۔ ہمہ بریں مثال ہر چہ ازین جنس باشد گرد او نبود و اگر بادشاہ برائے او مرخصت کند پس آئینہ از ویروں آید یکشد نگاہ را و سہ روز کہ رسم ایشان است ہماں ساعت بپوشد کہ پیش او رود و نزدیک فقہار وایتے مرجعے ہست گوی بران عمل کرد فقہار اطہار و شمارے را اعتبار کے کردہ اندایں نیز ہمہ را اعتبار کار کند۔ و ریں واقعات تصور شہود پیر اثرے تمام دارد و ازین تصور بسیار انتفاع آید (۳۳۴) و اگر کیے ازین اعوانا را طلب در سر افتد جز ترک آن کار تدبیرے دیگر نیست مگر یک تدبیر کہ او بدیں نیت اختیار کند آنچه این اعوانان بر خلق میکنند او پیش شود بر خود گیر و سبب خفت بہلما نان و سبب خلاص ایشان۔ و کاری کہ از آن قوم است باید لازم حال او باشد و صلاح کار آن اسیراں و گرفتار اں وضعیفان در ماندگار بواجبی از خدا خواہد و آن عملے کہ از آن اعوانان انچہ میکنند اما بصورت

خفت میکند از بس تن کشتن و دشتن ہم از خدا و اندوہم از خدا بنید ہم از ان
 رہ اخلاص ایشان جوید۔ و اگر خصیصہ و رفقہ از ایشان بدو رسد آنرا قبول کند
 این چنین شخصے در این چنین ورطہ افتادہ اینچنین کارے کند از بیار
 پیشتر رسد کہ رسول اللہ فرمود است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجرک
 علی حسب تعبک اجر بر حسب تعب است جزا بحسب عمل است یکے
 بغیر غمت و بغیر فراحت کارے میکند و یکے با چندین گز قناری بکار است
 اِنَّمَا يُقِي فِي الصَّابِرُونَ اَجْرَهُمْ لَا يُغَيَّرُ حِسَابٌ و رشان او درست باشد
 (۳۳۵) طالب و عین حراب و قتال متصور خود را تصور کند اگر سوار

تصور کند طالب و عین
 حارب و قتال در نظر
 ببرد و دشمن

است میان دو گوش اسب بیند و اگر پیادہ است خود را محاط بدو تصور
 کند گوی اورا ہم بدو در پوشیدہ اند۔ اے عزیز تو نمیدانی کہں چہ راہ
 و چہا تعلیم میکنم خدا ترانے روزی کند آبدانی کہ چہ میگویم۔ تیغ اسفند
 و تیر اسہم اسد و سنان را سنان اللہ داند انچہ از ایشان ستر آں
 از خدا داند و ایں ہمہ گفتیم بے تحقیق و ثبوت بدانی کہ عمل مرتضیٰ است کرم اندوہ
 (۳۳۶) و اگر با دشمن را طلب خدا در سر افتد تدبیر او یکے آفت

تدبیرت با دشمن یکے
 طلب خدا در سر افتد

کہ سلطان ابراہیم او ہم و معاویہ ثانی و عبداللہ رحمۃ اللہ علیہم کرم و اگر گری
 نتواند یا خود امانے است کہ بر اے ایں کار را جزا و بہترینیت عالمے
 متدین صالحے دانستند کہ ہرگز از سیرت او ایں معلوم نشدہ است کہ
 او بہولے مبتلا است بر اے امضائے احکام امور شرعی را ہموافق
 کند و ہم بدو نسبت دہد و ہمارہ منہیاں و مخبران گمارد کہ متجسس و تنقض

حال او و کسان او باشند ہر چند کہ او مرد متدین است از و چیزے نراند
اما از جانب این نباید بود تا حیلہ نکند و از ظاہر روایت بروایت مرہج
غیر معمولہ نرود و حیلہ زکوٰۃ رار و اندارد البتہ ہر کہ گوید حیلہ زکوٰۃ کردہ ام
از و بعف زکوٰۃ بستاند و اگر حیلہ استبر از کسے معلوم شود البتہ از زجرے
ومنع و از ضرب چند تا زیانہ خالی نگذارد و شارب عرق و ماء الشیر و انجہ
بدیں مانند بے ہشتاد تا زیانہ نگذارد و البتہ رواندارد کہ بائع این شیا
فاش و آشکارا باشد۔ مرد متدین خدا ترس دریں سلسلہ عمل بروایت
حنفی نکند۔ و اگر اختلاف میاں علما رفتہ است انجہ احوط و اسلم بود
ہماں را اختیار کند۔

(۳۳۷) بادشاہ طالب راتج و تفحص فقر و ضعیفاں و ایام و
عجائز واجب باشند بلکہ فریضہ است نباید حق کسے در گردن او بماند
کہ دادن بیت المال مستحق برو فریضہ و واجب است برائے این
متدینان و خدا ترسان را نصب کند کہ ایشان چیزے رسانند۔ و
آں قدر کہ در ولایت او از خط و قصبہ و قریات است از ضعفا و
مساکین آں ولایت باید کہ با خبر باشد و اگر خبر بد و نرسد او عند اللہ مغفود
باشد۔ و اگر مرد مہیہ دینت خود را باستحقاق نماند استحقاب حال را
بہار باید داشت۔ کور و لنگ و گنگ و پست و عورت بیوہ و یتیم
و امثال ایشان باید ضایع نماند و این کا جز بحسب وسع امکان مدیریت
بہیج کارے ازین مثل تر نباشد۔

(۳۳۸) بادشاہ طالب را دو کار باید کرد نفس را وقف اعمال کلمۃ اللہ
 سازتن را ہم بدایں درد و دل را در مراقبہ بہ تصور حلال و عظمت و تہر کند کہ
 صولت نفس او را جزر عظمت و تہر باری نشکند ای آیت را بسیار خواند
 اَلْمَرْءُ كَيْفَ فَعَلَ رَبِّكَ بَعَادٍ ۝ اِرْقِ ذَاتَ الْاِعْمَادِ ۝ اَلَّتِي لَمْ يَخْلُقْ
 مِثْلَهَا فِي الْبِلَادِ ۝ وَتُؤَدُّ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ وَفِرْعَوْنَ
 ذِي الْاَوْتَادِ ۝ الَّذِينَ طَعَنُوا فِي الْبِلَادِ ۝ فَالْتَرَوْا فِيهَا الْفَسَادَ ۝
 فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبِّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمُرْصَادِ۔
 ہر چند کہ غور بادشاہ سگستہ تر و خوار تر گردانند راہ او سجدانزد و کثیر باشد
 و دولتے درست دست دہد و حالتے پیش آید قریب بحالت مصطفی و
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کرم اللہ وجہہ چنین گفتہ اند اگر سالے اساک بار
 شود و بادشاہ لتہ کہنہ ریگیں در کمر بند و جامہ کہنہ بہ پیوندے ریگیں برد
 کشد سر بر منہ کردہ کلند بدست گیرد و چندے گزے زمین ہم بدایں کلند بدست
 خویش کا و دوسید تخم جو بدست گیرد و آنرا بکار د و بالیستقبل قبلہ و بعجز
 وزاری و شکستگی و در ماندگی از خدا باراں خواہد بیشک بیار و در وقت دعا
 بادشاہ اگر خود را از جملہ فقیراں و مسکیناں و از افتادگاں کمتر دارد ہر چہ خواہد
 بیاید و خواہد بیشک طالبانرا است آن خواست مقصود ہنرہ نیاسب جز
 بشکستگی و ماندگی و از خود بیرون آمدن نیابد۔ سلطان ابراہیم او ہم
 رحمۃ اللہ علیہ میان جملہ مشائخ و صوفیاں بیارے از ہمہ خود را خوارتر کردہ
 بود ہم از سبب این کہ باو سے عزت بادشاہی بود اگر چہ اثر آن خراباز

سرا و فرو افتاده است اما البتہ اثر خوارے باقی است۔

(۳۳۹) طالبان و تارکان را بزرگ بلائے است اینکه در اول پیشانی

بگذرد و کہ من طالبیم یا من تارکم۔ ازین کوک نفس بصحرای صفا شدن جز
باستعانت خاصہ نباشد۔

(۳۴۰) و اگر بادشاہ در کسے احساس فتنہ کند صورت حکمت را در کار

بند و در قتل و جلاے او دل نہ ہند و محالستے باوے کند کہ او بجان خمیش
بجان ماند و فتنہ او دفع شود و سلاطین کہ حکما را بر خود داشته اند ہم ہر
ایں مصلحت را۔

(۳۴۱) اگر عورتے را خداوند سبحانہ و تعالیٰ اگر کم کند طلب را و ت

د سراو آگند چہ عورت چہ مرد از اں طرف ہمہ را در یک سلک کشید اند

تفاوت جز بر عضوے بعضوے نیت از روے صورت ظاہری تدبیراں

عورت چہ باشد۔ اگر جوان است تدبیرش جز ایں نباشد انقطاع و

انزوالے ایں جنیں کہ روئے آفتاب دیدن و سوئے آسمان نگریستن

جز بر ضرورت بشری نباشد و ایں کار بے مرشد نشود۔ مرشد او پرے کہنہ

ریختہ بخیتہ باید استنجاں کسے کہ اور شیعہ معصوم خوانند تلقینے کہ او گست

ایں عورت در کنج خایہ شستہ جز بد اں شغل شغلے دیگر مشغول نباشد و طعام

البتہ گوشت نباشد۔ برنجے یا تانے کے مردم فقر خشک خورد۔ البتہ البتہ

صوم دوام لازم او باشد و در مہمانیہا و شادیہا کم شنید و در غم و شادی

یا رکے نباشد۔ و چنانچہ رسوم عورات است البتہ چہرے با خود دارند کہ

طالبان و تارکان را
بزرگ بلاست اینکه
در اول پیشانی فتنہ
من طالبیم یا تارکم
یاد شاہ اگر دے احساس
فتنہ کند او را چہ باید
کرد

تزیینت زنایک
ایشان را طلب
در سرافند

برائے گورکھن کھانا دینا ازیں رسوم و عادات بیرون آید۔ واپس طائفہ خود را
 برگرد خود گشتن نہ بد۔ و پیرا نشاید توجہ خود فرماید۔ و عورت را باید بقصد ظاہری
 درو بسیا باشد تریشے نکلند ہیچ وجہ و سبکی وغیر آں خود را نیا را بد اگر چه
 در تنہائی خود است۔ حامل حیات او بریں سخن منحصر است۔ عورتے کہ شوہر
 او محبوب آں عورت بودہ باشد بمیر و چونہ احد او کند او بریں صفت باشد
 باز بجد میگویم کہ جنس خود نشست و حاست نکند و در خلوت ہائے خود رزوا
 کہ عورات گویند با خود نگوید و با خود باز نگردد۔ و آنکہ گویند شوہرے مرشد
 باید چنانچہ حکایت فاطمہ و احمد خضر و بیہ گویند۔ آں افسانہ ہم در آں شبہا
 تمام شدہ است من حکایت زمانہ خود میگویم۔ و ہر چہ ایں را پیش آید در
 خلوت خویش از خیرے و شرے چنانچہ نارسے و فرے دل بد آں نہ بد
 و بہ جہد جہید از آں معترض باشد و آنچه در آں وقت بیند او را در دل نہا
 نامانی الحال او را دوسوہ نہ بد۔ و از جملہ اذکار و او را د و وظائف باید کہ
 نماز بیشتر باشد۔ و اگر صغتے خواہد رسیدن و بس کشیدہ کشد و کسے
 را مادر و کسے را پدر و کسے را برادر خواندہ نکند کہ ازیں خواندہ را ندہ شود
 و اگر شوہر دارد و شوہر شس از آں مردم نہ کہ قدر شناس ایں کار باشد تن
 خود را بہ تمام بد و نپارد جز برائے اطاعت فرماں خدا یا را۔ و اگر او برنے
 دیگر و کزنیک راضی شود و ایں را معذور دارد خود او ایں را د و لتے ہینے خنا
 و دیگر گویم عادات شہوت پرستان است ہر کہ بہ کراہیت و عدم رضا
 باوے رغبت کم است و ہر کہ شوخ است و زند است و طلب دارد و برآ

ایں کاریں کیونکہ شکل بسیار دارد و بر و غنبت بیشتر است۔ و چون ایں خود را
 کشیدہ دارد و بر اے ایں کار را ساخته نباشد زیرا چہ لے گرفتار دارد
 از سزا یا شعور از خود رفته است بر اے کہ آرایہ صوم و دام دارد و در دوش
 بوسے می آید و نشن بیشتر ریخته است از ایں اعضا کہ او خطا دارد آں
 اعضا گذاخته است ضرورت شوہر از و دست خواهد داشت۔ و اگر فقیر
 پرسد کہ آراستن و سرو اندام شستن و ساخته شدن بر اے شوہر راحی است
 ناحقی چہ کند گویم فقیرا است میگوئی و لیکن ایں سخن محبان و عاشقان
 است ایں سخن ہونہنگان و افروختگان و دامانگان است نشنیدہ
 ان اللہ لایو اخذ العشاق بما یصدہا منہم جو آنے را در اول
 جوانی طلب خدا و دل افتاد طعام گذاشت آب گذاشت خواب گذاشت
 مادر و پدر او در تپاک اند و حقوق ایشان بر و فرض و مع نہا گرفتار
 گرفتار است اگر جو آنے در عشق مجاز گرفتار شد مادر و پدر را بر و طلب حوی
 مانند ایں کار را ہمہ را قیاس کن۔ و اگر شوہر ندارد و خود فاغ است
 چنانچہ طالبے رازن نباشد۔ و اگر زال باشد او را تسبیح گردانیدن و
 شستہ نماز گزاردن موافق تر باشد و صوم و دام باید کہ بود۔ و شستہ
 غم پیرو دختر و نسیہ و فرنیہ بخورد و در داد و ستد ایشان دخل نکند
 و رسوم و عاداتے کہ میان ایشان جاریست آنرا بیکبار و دواع کند
 و شستہ فرزندان و دختران و بستگان را رسوم و عادات تعیین نکند
 مثلاً گوید کہ در خلیانہ ما ایں آمدہ است و ایں نیامدہ است و چنانچہ

از کفرے اجتناب میکنند ازاں اجتناب کند۔ و چنانچہ جو اں را گفتم در جہاں
و شادی حاضر نشود و با ایشان یار نباشد۔ و گریہ او جز در یافت مقصود نباشد
و دم ہمد و جز از خوف حراں نبود۔ و اگر دلش بر اسے حج مائل شود یا د خدارا
کعبۂ خود سازد و ہمہ روز گرد او گردود۔ و او را از کنج بروں آمدن قشنتے و
تفرقے فاشش پیش آید۔ و در ایامیکہ از عبادت ظاہر بیکار میشود و در کنج
نشستہ بجز دل انداختہ گوید کہ از جلد عبادت ہما اینجا و بیشتر اثر بیند
و اگر بہ بلاغت نرسیدہ دروے شوہر ندیدہ اورا ایں کار مناسب تر و
موافق تر۔ زہے دولتے کہ او دارا گرد۔ اینچنین ایام اورا طلب خدا و سر
افتد۔ گفتمہ آم آخر طلب نسبت بحببت و عشق دارد ایں ہمہ کار عاشقان
است کہ میگویم۔

(۳۴۲) و یک کلی بان خود راست گیر و واقعے و خوبے کہ اورا پیش آید
اگر از انہا است کہ نقیض و ضد است مرہوارا کلاً و جملہً از اتباع کند
و براں باشد اگر چیزیش پیش آید کہ درو و ہم لذت ایں جہاں باشد از دوست
الحذر الحذر۔ ایں سخن با مرداں طالب ہم ہست۔

(۳۴۳) و خود را عورتے با برکتے و پارے نسا زد بر آب بخواند بدو
بر کو کماں دست فرو دآرد و ہر کسے را نشستہ نفسے بدد۔ ایں از مطلوبے
آمدن است۔ مرد طالب را ہم ہمیں صورت است و اگر خداے تعالیٰ نسا زد۔
اورا ایں دولت روزی کند چنانچہ را بعبہ بصرتہ و بی بی فاطمہ سام رحمہما اللہ
ایں حکایت دیگر است ایشان پیرا نرا ارشاد میگردند۔

(۳۴۴) اے عزیز تحقیق بدانی کہ میں خواستہم ہر لئے کہ آنرا ہفتاد
دولت گویند رہ ارشاد و تعلیم ایشان بنویسم و ایں ہفتاد و دولت
احمدیت میں خواستہم رہ ارشاد و تعلیم مشرکان و مجوس ترساہم بنویسم یا
آنکہ ایشان بآں شرک و مجوسیت و کفر سائی کہ گرفتار اند اما وقت عز
است و عمر قصیر است و خداوند سبحانہ و تعالیٰ فرمود مَآ مِنْ دَاوَدَ
اَلَا هُوَ اَخِذْ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ آغزبانہ
عبارت از رابطہ کہ ممکن را با واجب است۔ علی صراط مستقیم عبارت
از اجتماع آں رابطہ است بدست رب تعالیٰ ازال رو کہ او اوست
وَ اَل رَّابِعُ بَدَسْتُ اَوْ مَتَّحِدٌ بَاشَد۔ فَهَبْنِيْ لَآلِيْ نَبِيٍّ مَّيْلًا۔ مَلَلُوْا
كُلِّ شَيْءٍ وَّ اَلِيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ ہم ہر ایں اشارت فرمودہ است باز
کسے کہ ایں رابطہ بدست او دہند و او بر اسرار ہمہ و بر بواطن ہمہ مطا
باشند اتباع شیخ نصیر الدین محمود او وہی شہم خشتی قدس اللہ و جہا لہ
محمد بنی را سلمہ اللہ تعالیٰ الی یوم التناذیر توے از او
بر دلش زوہ است ہر آئینہ شے مائی در خیال دل او بیضہ نہادہ سنہ
کہ از آشیان معارف و حقایق آنجا تولیدے بہت۔ و لکن قوم
و رب غیور بہت رواند او بر الہے و ما الہے سخن رود۔ یک
درستے جامعے باتو گویم و بیا رکفتہ ام و شاید مہدیں پاری چند
گفتہ ام۔ مرجع سلوک و منباء او بدو کلمہ باز آمدہ است تزکیہ نفس
و توجہ تہ نام تزکیہ نفس ہر کسے باندا زہ کہ اوست بروینے در ہے

اوست۔ و توجہ تمام انچہ لقمقن تلقین کند۔ بدست ہر کہ اس دو کلمہ لاکل
 سپردند خمیر مایہ ہمہ سعادتہا و رخصتہ وجود او نہادند و بذیل دامن خرقہ او
 بر بستند کارش بفضل اللہ مرتب تمام شد۔

ت م ت



تمام شد

کتاب مستطاب المعروف بہ خاتمه از تصانیف حضرت
 قدوة السالکین زبدة الواصلین سلطان العارفين الولی الاکبر خواجہ
 صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسین گیسو دراز چشتی
 رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعلیقات بر کتاب خاتمه

مصنف کتاب خاتمه یعنی حضرت خواجه بنده نواز محمد دوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ الغریز درین کتاب در بعض جاها بعضی از واقعات بزرگان سلف اشاره فرموده اند و آنها را تفصیلاً در بعضی تحت سر نیآورده اند. راقم این سطور سید عطاسین غفر اللہ عنہ فوبہ بعضی از آنها را از دیگر تصانیف حضرت مخدوم حمّٰه اللہ علیہ و از کتب مستندہ اقتباس کرده حوالہ تسلّم می نماید۔

(۱) صفحه ۲ فقره (۲۶)

”جنید رحمۃ اللہ کہ در شان سہل رحمہ اللہ گفته است آسان نغنی نیت“ و جنید فرمود قدس اللہ سرہ الغریز ”سہل آن روز کہ از مادر بود و آمد روزہ دار بود و آن روز کہ وفات کرد روزہ دار بود و بختی رسید روزہ ناکشودہ ہاں سہل گفته انا ذکر خطاب است بر یکم با ایں بہم او چیزے از دل نہ داشت“ (منقول از تذکرۃ الاولیاء) حضرت خواجہ فرید الدین عطار بعض تصانیف حضرت خواجه سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ علیہ

صفحه ۳۳ فقرہ ۲۸

”کھایت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ شہیدہ باشی بالا رفته است“ از لفظ

”بالا رفته است“ غالباً مراد مصنف علیہ الرحمۃ از ترجمہ ادب المریدین است کہ
 این کتاب نامہ را بطور تکملہ آن تصنیف کردہ اند۔ از کتاب ترجمہ ادب المریدین کہ
 بارچہارم در سنہ ہشت صد و سیزدہ ہجری تصنیف کردند و الآن ہم نسخہ در دنیا
 موجود است این حکایت نقل کردہ میشود ۲۔

”ذوالنون مصری را از حال و آل سماع پرسیدند گفت سماع وارو حق است
 چیزے از خدا بر بندہ فرو دی آید دلہا بسوے حق میکشد ہر کہ بسوے آن دارو کہ
 گوش بحق داشت محقق و متحقق شد و ہر کہ بسوے آن گوش نفیس داشت زندیق شد
 بحق چند معنی دارد۔ منصف بصفت حق است محقق و متحقق شود و ہر کہ او بسبب حق
 شنود یعنی آنچه حق و حقا باشد۔ دیگر بحق نشود یعنی او از خودی او زرفتہ نفس نفسا
 ادباتی سماع چنین کس بزندقہ کشد سخن مختصر می کنم کہ ترجمہ دراز نکرود۔۔۔۔۔۔

..... از عبد اللہ خفیف حکایت آرند کہ او گفت با احمد ابی الجواری
 بشیر از در مجلسی بودہ ام در آن جمعیت اتفاقے سرودے گفتند وقت شیخ احمد
 خوش شد خاست و تواجدے میکرد مقابل او صف بود و بعضے ابنے دنیا آنجا بوا
 اندیکے میان ایشان تبسم کرد شیخ احمد منارہ شمعے بود آنرا گرفت و طرف او
 انداخت بروتر رسید بدیوار رسیدہ پایہ آن منارہ بدیوار خلیدہ اگر بروتر

تاچ شدے بمقصود ازین حکایت این بود کہ آنکہ ملہو و تبسم در سماع بہ الیتد
 او در مجلس سماع نشاید۔ اما فقیہ جاد طبع را و تعلم خشک مزاج را از سماع آنچنان
 بیرون کنند چنانچہ گلس از شہد و ہمچنین گویند شیخ ابی احمد ابی الجواری سہ سال
 نماز صبح بوضو عشا گذارد یعنی اینچنین متعب و سماع می شنید و بر تبسم و ملہو اینچنین

معاذ اللہ! میکرو و ازینجا ایں معلوم شود کہ کسے گماں نہر کہ صوفیاں در سماع بنجر می باشند۔
خبرے تامے است اما چنانچہ چندین اعمال دارند کہ از اعمال ایشان سماع آت

صفحہ ۵۹ فقرہ ۸۵ (۳)

”حکایت خضر موسی علیہما السلام شنیدہ باشی“

ایں قصہ در کلام اللہ شریف در سورہ کہف مذکور است از اینجا باید طلبید۔

صفحہ ۶۱ فقرہ ۸۸

”حکایت خدمت شیخ الاسلام فرید الدین و خدمت شیخ قطب الدین و خدمت

شیخ معین الدین قدس اللہ سرہم بارہا گفتہ ام شنیدہ باشی“

حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو در از قدس اللہ سرہ العزیز ایں حکایت را

در بعضے از تصانیف خود آورده اند۔ راقم الحروف عطا حسین آل را بہ تمامہا از

کتاب بیع نابل کہ تصنیف حضرت سید عبدالواحد بلگرامی است رحمۃ اللہ علیہ اینجا نقل میکند۔

”چون مخدوم شیخ فرید بشہر دہلی رسید با خواجہ قطب الدین بیعت کر دہ

از ان لازم خدمت گشت بعد از مدتے خواجہ جہاں شیخ معین الحق والدین اہتمام

اجیر آرمند مخدوم شیخ فرید جہت پائے بوس ایشان زلفت بہ سبب آنکہ اگر

من بحضور پیر خود نخست پائے بوس پیر گیرم ملاحظہ فرمادہ باشم و اگر

پائے بوس پیر گیرم ملاحظہ فرمادہ باشم۔ آنکاخ خواجہ جہاں شیخ معین الدین

با خواجہ قطب الدین فرمودند کہ شیخ فرید را بطلبید و حاضر کنید چون بطلب ایشان

حاضر شد نخست پائے بوس پیر کردند و پیر ایشان باز دے مخدوم شیخ فرید گرفتہ

درپاسے پیر خود انداختہ و ایشان شیخ فرید را در کنار گرفتند و سنا تہا و نوا تہا
بسیار فرمودند با خواجہ قطب الدین گفتند کہ کار شیخ فرید براسے معطل میدارند
کار ایشان را تمام کنید۔“

صفحہ ۷۷ فقرہ ۱۱۵

”حکایت ابراہیم خواص و یوسف حسین گفتہ باشم و تو بار بار از من شنیدہ^{شیخ}
حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شیخ یوسف حسین بودند و
ہر دو بزرگان از اکابر متقدمین اند و معاصر حضرت سید الطایفہ ضیہ الدین
عنه۔ حضرت یوسف بن الحسین الرازی در ستہ ثلث و اربع و ثلثمائتہ از دنیا
رفت و حضرت ابراہیم خواص قبل از دو در ستہ احدی و تسعین و بیستین فوات
یافت۔ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گمیدور از رحمۃ اللہ علیہ آن قصہ را کہ اشارت
ازاں در اینجا فرمودہ اند در بعض تصانیف خود مختصاً آورده اند۔ را تم اس حدیث
آں را بہ تہا جہا از کتاب تذکرۃ الاولیاء خواجہ فرید الدین عطار بقول می آورد۔
.....“ ابراہیم خواص از برکات صحبت او یوسف بن حسین آنجا رسید کہ
بے زاد و راحلہ باد یہ را قطع میکرد تا ابراہیم گفت شبیہ از شبہا مذاے شنیدم
کہ برو یوسف حسین را آگاہی کہ تو از را ندگانی ابراہیم گفت کہ مرا این سخن چنان
سخت آمد کہ اگر کوہی بر سر من زدندے آساں تر از اں بودے کہ ای سخن
با او می بالست گفت۔ شبیہ دیگر ہمیں آواز شنیدم کہ با او گوئی کہ از را ندگانی
بر خاستم غصے کردم و استغفار آوردم و متفکر نشستم تا شب سوم باہول
تر از اں گفتند کہ با او گوئی کہ از را ندگانی و گرنہ زخمی خوری کہ بر بخیزی۔ بر خاتم

وہ اندوہ ہے تمام در سجد شدم اور اور محراب نشستہ دیدم چوں چشمش بر من افتاد
گفت ہیچ بیتے یاد داری گفتم دارم پس بیتے (عجی) گفتم اور انوش آمد و دیر
برپاے بود و آب از چشمش رواں شد چنانچہ باخوں آمینختہ بود پس رو
بمن آ اور دو گفت از باد آتا اکنون پیش من قرآن میخواندند کہ قطرہ آب از
چشم من نمی آمد و مرا حالتی نبود بیک بیت (عجی) کہ بشنودم جنس حالتی پیدا
آمد کہ طوفاں از چشم من ریختن گرفت مرداں راست میگویند کہ از نزدیک آ
و از حضرت خطاب راست می آید کہ او از راندگانست کیکہ از بیتے جنس
و از قرآن بر جاے فسوہ بماند راندہ بود۔ ابراہیم گفت کہ من تبحیر بماندم در
او و اعتقاد من سستی گرفت ترسیدم و بر خاستم و بہ بادویدہ درآمد اتفاقاً خفا
افتاد من فرمود کہ یوسف حسین زخم خوردہ حق است ولے جاے او علیین است کہ
در راہ حق قدم چنداں باید زد کہ اگر دست رو بر پشانی تو نہند منہ ز جاے تو
اعلی علیین بود کہ ہر کہ دریں راہ از باد شاہی میفتد از وزارت نیفتد۔

صفحہ ۱۱۰ فقرہ ۱۸۴

”حکایت سلطان ابراہیم اوہم شنیدہ قدس اللہ روحہ“

در سال شیریز امام ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرد
کہ حضرت سلطان ابراہیم اوہم کہ بادشاہ بلخ بود روزے برائے شکار بروں
رفت و اسپ را در پے ثعلبہ یا رنجے انداخت کہ ناگاہ ہاتفے آواز داد و
ابراہیم ایابراے ہمیں کار پیدا کردہ شدہ و برائے ہمیں کار امر کردہ شدہ و ہمیں
از قریبوس زیں اسپ آواز آمد کہ واللہ برائے ایں کار پیدا کردہ شدہ

در حال اومتنبہ شد از پشت اسب فرو آمد و لباس خود را بہ شبانے کہ آنجا
گو سغدان او پیرانید و او لباس او خود پوشید و اسب خود را و ہر چیز کہ با خود
نیز بہ شبان داد و راہ با دیگر گرفت و بعد چندے بمکہ رفت و در صحبت امام سفیاں
نوری و خواجہ فیض بن عیاض رحمۃ اللہ علیہما درآمد۔

(۷) صفحہ ۱۳۸ فقرہ ۲۵۸

”حکایت لیلی شکستن کارہ مجنوں شنیدہ باشی“

آوردہ اند کہ چند نفر کہایاں برد لیلی آمدند ملازمان لیلی کا سہ ہائے آہنا
پیش او بردند و ان میاں کا سہ مجنوں ہم بود لیلی ہمہ کا سہ ہا را پر کرد و کا سہ مجنوں را
شناختہ بہ سنگت۔ مرد ماں مجنوں را خبر کردند بچہ شنیدن مجنوں را و دقتے در گرفت
و برقص درآمد۔

(۸) صفحہ ۱۳۱ فقرہ ۲۳۸

”حکایت کلیب و اصحاب جنید رحمۃ اللہ علیہ شنیدہ باشی“

”چنین گویند کلیب مجذوم شد از شہر بیرون آمد و در بادیا افتاد شبے صبح
جنید رفتہ برگرد او بایستاد و گوشتش با صفا داشتند کہ دریں حالت دریں
بلا او با خدا پیغمگوید و چہ می نالد شنیدند کہ می گوید یا رب سہی کلیب و حبیبی
مجذوم و در سہی ہذا فاقہ این جابل و من المباذرت لے
خداے من نام من نگے و تن من از خدا میگیرد از و خوردن من بعد چند روز بقا
کجا است جبرئیل دریں میدان بلا و محنت معلوم شد کہ میازر کیت او یا من منقول
از ترجمہ ادب المریدین)

صفحہ ۶۶ فقرہ ۳۰۶

(۹۱)

”حکایت آدم و نرذیک موت اوشنیدہ باشی۔“

منقول از بعضی تفاسیر و قصص الانبیاء تالیف شیخ عبدالواحد بن محمد المنقی

رحمۃ اللہ علیہما۔

”منقول است کہ در وقت عرض اولاد نظر آدم علیہ السلام در میان اصحابین
بریک فرزند سعادتمند افتاد کہ میاں مردم نورانی بود و بصورت و سیرت بے نظیر و
دلپذیر مینمود با وجود اینہمہ از و اعراض میگرفت دل آدم علیہ السلام بروید
گرایاں آں فرزند چون سپند سوخت و کیفیت احوال او از جبریلؑ سوال نمود
او گفت کیے از پیغامبران اولاد ترست کہ نام او داودؑ خواہد بود گفت موجب گشت
او چیست گفت بجهت زلتی کہ مدت چهل سالش بگریانند گفت عمرش چہ مقدار
باشد گفت شصت سال گفت عمر من چہ باشد گفت نہ ہزار سال گفت از جملہ ہزار سال
چہل سال باو بخیم بعد از اں کوہد عا و او رفت یارب عمر من چہل سال بردار و بہ
داودؑ از زانی دار و عاے او بجل اجابت رسید بکم گردید کہ عمر داود صد سال
باشد بعد از گذشتن مدت نہ صد و شصت سال از عمر آدمؑ ملک الموت بہ قبض
روح آدمؑ آمد و گے گفت مرا وعدہ اجل بعد ہزار سال مقرر شدہ ہنوز چہل سال
باقیت ملک الموت واقعہ داود در میان آورد آدمؑ از دوستی جان جوع از
چہ جائزینداشت ملک الموت تفصیل اس قصہ را بعرض حق تعالی رسانید
بکہم خود عمر آدمؑ نہ ہزار سال تمام عطا فرمود و عمر داود بہ صد سال رسانید“

صفحہ ۶۸ فقرہ ۳۰۷

(۹۲)

”حکایت شیخ لقمان خرمی پرندہ اکسین نسبت تمام دارد و بارہا گفته ام“
 حضرت خواجہ بندہ نواز علیہ الرحمہ ایں حکایت را در بعضی از تصانیف خود
 آورده اند۔ اینجا از نفحات الانس مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرده میشود۔
 ”وے ایشخ لقمان خرمی قدس سرہ العزیز (در ابتدا مجاہدہ بیادداشت و معاملہ
 با حیاتا ناگاہ کشف افلاک و شش کہ عقلش برفت گفتند لقمان آں چہ بود ایت
 گفت ہر چند بندگی بیش کردم بیش می بایست و مانند گفتم البھی بادشاہ
 را چون بندہ پیر شود آراؤش میکنند تو بادشاہ عزیز می در بندگی تو گیرتم آرام
 کن گفت ندائے شنیدم کہ گفتند لے لقمان آراؤت کردیم نشان آراؤی آں بو
 کہ از عقل تو برگیریم پس وے از عقلای مجانین بودہ است و شیخ ابوسعید ابوالخیر
 بیا رگفتہ است کہ لقمان آراؤ کردہ ندایت“

(۱۱) صفحہ ۷۶ فقرہ ۳۱۵

”سخن بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ را شنیدہ باشی“

راقم ایں سطور تحقیق نتوان گفت کہ اشارہ حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد
 حسینی گدیو دراز قدس اللہ سرہ بہ جانب کہ امین حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ است
 و لیکن حکایتی کہ مطابق مضمون ایں عبارت کتاب خاتمہ است امام ابو القاسم
 قشیری علیہ الرحمہ در رسالہ قشیریہ از شیخ خود استاد ابوعلی دقاق قدس سرہ
 روایت کردہ اند ایں است۔ وقتے بشر حافی در راہے میگذشت مردان ندیدند
 و یکے با دیگرے گفت کہ ایں مرد یعنی حضرت بشر حافی اتمام شب نمیخسپد
 و بعد از سہ روز رفتار میکنند۔ بشر حافی شنید و گریست و گفت کہ یا خدا کم

وقتے تمام شب بیدار بودہ ام و گاہے روزہ نداشته ام کہ بہ شب افطار کردہ ام
لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ بلفظ و کرم خود و رطب مرواں بیشتر از اں
می اندازہ کہ بندہ از بندگان او بعل می آرد و بعد از اں حضرت بشر حافی گاہ
در شب نخفت و ہمیشہ روزہ میداشت و بعد از سه روز افطار میکرد و نیز در سالہ
تشمیرہ آورده کہ وقتے بشر حافی علیہ الرحمہ بلافاقت محافی بن عمر اں رفت
رحمتہ اللہ علیہ و در اوزد از اندرون پرسیدہ شد کہ گیتی گفت بشر حافی دست
از اندرون خاتہ گفت کاش اگر یہ دود آنگ غلین میخردی می پوشیدی
اہم حافی از خود و میشد۔

(۱۲) صفحہ ۱۷۸ فقرہ ۳۱۷

”حکایت ابراہیم خواص محمد اللہ ربی شاید است و عمر و بکار کذاک۔“
در نفحات الانس آورده کہ عادت حضرت ابراہیم خواص قدس سرہ ایں بود کہ
ہر بار کہ اور ضرورت وضو شد غسل کرتے وقتے اور اعلت سنگم پیدا آمد
ہر بار کہ فایغ کشے غسل کرتے ہمچنین شصت و نہ ہ بار غسل کرو سرا سخت بود چوں
باہر مقام درآب درآمد جان خود را بہ جان آفریں سپرد و در سعادتی و تسعین و اتین۔

(۱۳) صفحہ ۱۹۱ فقرہ ۳۴۱

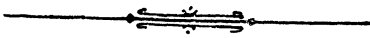
”حکایت فاطمہ و احمد حضور یہ گویند۔ آں افسانہ ہم در آں شبہا تمام
شدہ است من حکایت زمانہ خود میگویم۔“

از تذکرہ الاولیا حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ۔

”..... احمد جامہ چوں لشکریاں پوشیدے و فاطمہ کہ عیال ادب و

و طریقت آیتے بود و از دختران امرای بلخ بود تو بہ کردہ بود کس بہ احمد فرستاد
 مرا از پید بخواہ احمد اجابت نکرد و دیگر یار کس بہ احمد فرستاد کہ من ترا مردانہ
 ترا زین ہنداشتم کہ راہ حق بینی را بہر باش نہ راہ ہر احمد کس فرستاد و او را
 از پدرش بخواست پدرش حکم تبرک اورا بہ احمد داد و فاطمہ ترک شغل دنیا بگفت
 و حکم عورت با احمد بیا را میدتا احمد را قصد زیارت با نیرید افتاد فاطمہ با او رفت
 چون پیش با نیرید آمدند نقاب فاطمہ از رخ برداشت و با نیرید گستاخ وار
 سخن آمد احمد از ان متغیر شد و غیرتے در دلش متوکی گشت گفت لے فاطمہ ای چہ
 گستاخی بود کہ با نیرید کردی فاطمہ گفت از آنکہ تو محرم طبیعت منی و او محرم طریقت
 من از تو ہوا رسم و از و سجدے و دلیل بر این سخن آنست کہ او از صحبت من
 بے نیاز است و تو بمن محتاج و پیوستہ با نیرید با فاطمہ گستاخ بودے تا روز
 با نیرید را چشم بردست فاطمہ افتاد کہ خالبتہ بود گفت یا فاطمہ از بلے چہ
 خالبتہ گفت یا با نیرید تا ایں غایت کہ تو دست و حناے من ندیدہ بودی
 مرا با تو افساط بود اکنون کہ ترا نظر بریں افتاد صحبت ما بر تو حرام شد و اگر کسے
 را اینجا خیالے افتد پیش ازین گفتہ ایم کہ با نیرید گفت کہ از خدائے درخشا
 کردم تا ثنوت زماں از من باز گیر و تا چنان شد کہ زماں را و دیوار را در چشم
 من کیماں گردانیدہ است چوں کسے چنین بود او از کجا زن بیند پس احمد و
 فاطمہ از آنجا بہ نیش پور آمدند و اہل نیش پور را با احمد خوش بود چوں یکجہ
 بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ بہ نیش پور آمد و قصد بلخ داشت احمد خواست کہ
 اورا دعوتے سازد با فاطمہ مشورت کر کہ گفت دعوت یکجہ را چہ باید فاطمہ گفت

چندیں کا ڈوگو سفند و حوائج و شمع و عطر و با ایں ہمہ نیز بیت خرابیہ تا بکشیم
 احو گفت خرابارے چہ معنی دار دگفت چوں کر بیے بہمان آید باید کہ مکان
 محلت را نیز از اں نصیبے بود ایں فاطمہ در فتوت چنین بود تا لاجرم بایرید
 کہ ہر کہ میخواہد کہ مرے را در لباس زناں بند گو د ز فاطمہ نگرد“



فہرست مضامین کتاب تہ

صفحہ	مضمون کتاب	فقہہ
۲	دوام وضو و تجدید وضو برائے ہر فریضہ و احتیاط و حفاظت	۱
۲	وضو کردن و مسواک کردن	۲
۳	تختیمۃ الوضو - فرض بر اول وقت ادا کنند سنت نماز فجر	۳
۳	بے وضو نیند و چون از خواب بیدار شوند وضو کنند	۴
۳	در نماز فریضہ و قرات اختصار بہتر کہ حضور در نماز مقدم است	۶
۳	مراقبہ از کثرت نوافل بہتر است - حضور در وضو	۷
۴	تجدید وضو برائے ہر فریضہ و متصل وضو نماز فریضہ گذاردن	۸
۴	احتیاط در وضو کردن - در وقت وضو کردن سخن نکنند حضور	۹
	در طہارت خانہ	
۴	قیلولہ و غودگی یکے پیش از اشراق یا بعد از میدان صبح قبل ادا	۱۰
	فریضہ فجر	
۵	شب راسہ حصہ کنند	۱۱
۵	وقایع خود پیش کئے گویند بخیر پرواز و جوان تعبیر نباشد	۱۲

صفحہ	مضمون کتاب	فقہہ
۵	اول وقت از او را دخالی ندارند	۱۳
۶	نماز چاشت	۱۳
۶	وقت قیلو کہ کردن	۱۴
۶	نماز فی الزوال	۱۴
۶	اہتمام دارند کہ ہر نماز فریضہ را در اول وقت ادا کنند خصوصاً نماز عصر	۱۵
۶	اوقات مرجوہ را غنیمت شمرند تفصیل اوقات مرجوہ	۱۶
۷	اوقات مکروہہ و رعایت آن وقت داشتن	۱۷
۸	تاخیر در نماز عشاء تا نصف شب	۱۸
۸	خواب و بیداری و مشغولیاہا	۱۹
۸	مراقبہ اعراض المشاغل است	۱۹
۸	صوفیان را در اشتہار و استنار حال خود التفاتے نباشد	۲۰
۹	ذکر و مراقبہ و مراقبہ در ہر حال	۲۱
۹	تسمیہ گفتن وقت طعام خوردن	۲۲
۹	نماز تہجد خواب صوفی چند قسم است	۲۳
۹	خواب مردمانیکہ او شان را محکمہ تعلق بہ ریاست آویختہ بود	۲۳
۱۰	در خواب رفق صوفی کہ او را بادشاہی دست پابریدہ انداختہ بود	۲۳
۱۰	باید کہ صوفی را در خواب از وجود خود خبر بود	۲۳
۱۰	بعض صوفیان عداً تشخیص نام چہ خوانند بران در خواب مطلع شوند	۲۳

صفحہ	مضمون کتاب	فقروہ
۲۳	بعض صوفیان کا مادہٴ بحث پیدا ہر چہ خواہندہ بران و خواب مطلع شہوت	۱۰
۲۴	حضرت علیہ السلام ابا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاقات واقع شد	۱۱
۲۵	خواب من اللہ واقعہ شود و اس شخص الخواص را بود	۱۱
۲۶	مرد را باید کہ بر اسے بیداری بسیار اجتناب کند	۱۲
۲۷	طریقہٴ تغلیل طعام و آب	۱۲
۲۸	طریقہٴ طی کردن	۱۳
۲۸	تغلیل طعام و آب موجب تغلیل منام باشد	۱۴
۲۹	انقسام خواب کہ انوم فی اللہ یا اللہ من اللہ عن اللہ باشد	۱۴
۳۰	انواع صوم و صائمان	۱۵
۳۱	اعتکاف	۱۵
۳۲	اشتغال بہ کمال بہتر است یا تخیل بہ نوافل	۱۶
۳۳	طالب را تجر و بہتر کہ کمال اور ازیاں آرد	۱۷
۳۴	اختلاف در مسئلہ از حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ	۱۸
۳۵	ہم بعد از رسیدن بہ مرتبہٴ کمال صوفی را پابندی جمیع اوراد لازم است	۱۹
۳۶	آداب طعام خوردن و فضیلت دایم یاد وضو بودن	۱۹
۳۷	آداب سماع شنیدن	۲۰
۳۸	حقیقت اختلاف فقہاء در مسئلہ سماع	۲۱
۳۹	ہوای کہ در اس سماع شنیدن بہتر	۲۲

صفحہ	نقرو	مضمون کتاب
۲۲	۳۹	حضرت نظام الدین اولیا بعد از رحلت بمسئہ خود خواجہ فرح بخش شاہ سماع شینید
۲۳	۴۰	حرکاتے کہ در سماع از ان اجتناب لازم است
۲۳	۴۰	ان اہل را از مجلس سماع بیرون کنند
۲۴	۴۰	ذوقیکہ در سماع حاصل آید دو صورت دارد
۲۵	۴۲	از مغموم بیتے کہ زان صوفی در قیص آید مقام اومی توان دانست
۲۵	۴۳	واقعہ رحلت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ در حالت سماع
۲۶	۴۴	شینیدن بیت بہ تحمیل معنی
۲۷	۴۵	حل معانی اشعار از حجاز بہ حقیقت و اعتراض طایفہ بر خواجہ بغیر الدین چرخ دہلی
۲۹	۴۶	اشارات و معانی انواع قصہا کہ صوفیاں در سماع کنند
۳۱	۴۷	حالات و واردات کہ بر اقصائے آہنا صوفیاں در قیص آیند
۳۲	۴۸	حرکاتیکہ در سماع صوفیاں را از ان اجتناب باید کرد و احتیاطا کہ بکار باید برد
۳۳	۴۸	در مجلس سماع موجودگی عورت جائز نیست و اگر گویند عورت است سماع از و جائز نیست
۳۳	۴۸	فرامیگر کہ نزدیک فقہا حرام اند صوفی را از ان بحد معتز باید بود
۳۴	۴۸	چنانکہ در سماع از نظر عورت احتراز واجب است ہچنیاں از نظر و فقہیہ
۳۵	۴۹	ایجاد نغمہ و اثر ہلے کہ برد لہا از نغمہ ترتب شود
۳۷	۴۹	سبب اثر نغمہ و استیلاے آن بر مستمع

نقشه	صفحه	مضمون کتاب
۵۰	۳۷	اقسام سماع و سماعان
۵۱	۳۸	بعد از سماع دل خود را گرد آرند و خیال خود را بمقصود تمام دارند
۵۲	۳۹	احکام فرامیر و حسن صوت
۵۳	۴۰	صوفی را در مجالس و محافل آهنگ و نغمه کشیدن نشاید
۵۴	۴۱	سماع را پیشه سازند و در سماع بکار دیگر متلاذکر یا مرتبه مشغول نشوند
۵۵	۴۱	در سماع چنانچه محل نظیر بر نظیر گفته اند محل نقیض بر نقیض هم هست
۵۶	۴۲	در سماع آب نه نوشند
۵۷	۴۲	در سماع کسی را تنها نگذارند و اهتمام کنند که در سماع نینفتند و آداب سماع
۵۸	۴۳	در سماع خود سرود گفتن رقص کردن نشاید و برگزیده فرمایش کردن
		هم نشاید
۵۹	۴۳	در حالت رقص پا بر زمین سخت زدن و دستک زدن نشاید
۶۰	۴۳	اگر در سماع صوفی در حالت آید و نخواهد که دیگر با او موافقت کند
		آں دیگر را موافقت باید کرد
۶۱	۴۴	سماع صورت عشقی بازی است
۶۱	۴۵	سماع را ایں قدر بگیرند که گویندگان و دیگران تنگ آیند
۶۲	۴۵	در سماع اوراد و وظائف خود ادا کرده و بے تعلق شده برباید و بے صورت
		شدید بیرون نه رود
۶۳	۴۵	در سماع اگر از دل الناس ابراهیم کیفیت و اراد شود دیگران را باید که با او
		موافقت نموده بر خیزند

صفحہ	مضمون کتاب	فقہہ
۴۶	اگر کوہ سے رادستار از سر او جدا شود اور اس حال او گذارند	۶۵
۴۶	سباع و قحط و مسجد نشاید مستقبل قبلہ و پشت بجانب قبلہ کردہ نہ نشینند	۶۶
۴۶	انگھار خرق عادت کے یکسے نوع در مجلس سباع مناسب نیست	۶۶
۴۷	و سباع گویندہ را با طہارت بودن ضرور است	۶۷
۴۷	در دعوت ہا کسے دیگر را بغیر اذن صاحب دعوت ہمراہ خود نہ برد	۶۷
۴۸	آداب نشستن در مجالس و در مجلس طعام	۶۸
۴۸	آداب طعام خوردن در مجالس و عوت ہا	۶۹
۵۰	آداب خلال کردن و مضمضہ کردن	۷۰
۵۱	آداب آب خوردن در اثنا سے طعام خوردن و بعد از طعام خوردن	۷۱
۵۱	بعد طعام خوردن شکر میزبان بجا آرد	۷۲
۵۱	در اثنا سے طعام خوردن و بعد از شیش مردمان آروغ نیارد	۷۲
۵۲	صوفی اکثر الاحوال صایم باشد	۷۳
۵۲	اوقات طعام خوردن	۷۳
۵۲	احتیاط در اکل حلال	۷۴
۵۲	آداب میزبان و میہمان با یکدیگر	۷۵
۵۳	کار وے پیش و دستے تحفہ بروں	۷۶
۵۳	آداب بروں آوندے و اشیائے دیگر بطور تحفہ	۷۷
۵۳	آداب نان خوردن	۷۸

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۵۵	۷۸	کیفیت طعام و آب خوردن ابدالان و چگونگی صحبت ایشان با کبار
۵۵	۷۸	کسانیکہ دعوت ایشان قبول کردن نشاید
۵۶	۷۹	صوفی را باید کہ از اخراجات خود کسے را مطلع نکند و معاملہ با خدا دارد
۵۶	۸۰	پیش پیر جامہ ہدیہ بردن
۵۶	۸۱	آداب رفیق و دشمن پیش پیر و طعام خوردن پیش او
۵۷	۸۲	در امور شرعی مرید شیخ را ہیچ خود بشر داند و در امور شرعی ہیچ پیغمبران
۵۸	۸۳	از مجلس پیر بے اذن او برنجیزد و از پیر چیزے التماس نکند
۵۸	۸۴	مرید مجلس شیخ را مجلس حق داند
۵۸	۸۵	مرید را لا بد است کہ فرمان پیر بجا آرد
۵۹	۸۶	پیش پیر متوجہ پیر باشد و بر اقبہ و ذکر و اورا مشغول نشود
۵۹	۸۶	از پیر غافل بودن حرام کلی است
۵۹	۸۶	یک سخن پیر مرید را بجائے رساند کہ صد سالہ طاعت او را آنجا نبرد
۶۰	۸۶	مرید نام پیر را بر زبان بسیار راند و در ہر جا و بہر حال تصور او دارد
۶۰	۸۷	مرید خود را دایم در حراست پیر داند
۶۱	۸۸	اعتقاد مرید با پیر و مرید را با پیر پیوستہ اعتقاد باید داشت
۶۲	۸۹	فرمان پیر را بر ہر جہہ مقدم دارد و در رعایت احترام ملازمان و مقربان
		پیر بسیار سجد باشد
۶۳	۹۰	مرید از کسانیکہ پیر او را بدعتیہ اند بسیار دوری گزیند

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۶۴	۹۱	حرمیت و اشتق جامہ پیر و تبرک جستن از او
۶۴	۹۲	حرمیت و اشتق جانی نشت پیر
۶۴	۹۲	ارواح خلاصہ راطی مکان و طی زماں است
۶۵	۹۳	رابط قلب با پیر
۶۵	۹۴	مرید را باید کہ ہر کیے از اصحاب شیخ را بہ نعمتہ مخصوص تصور کند۔
۶۵	۹۵	مرید را در اتباع پیر و امور بشری احتیاط باید کرد
۶۵	۹۵	اتباع پیر در معاملات است و در اکہیات نہ
۶۶	۹۶	تحقیق کلام پیر از متفقہ نکند
۶۶	۹۷	مرید را پیر پرست باید بود
۶۶	۹۸	مرید را در کار است تخلیہ و تجلیہ
۶۶	۹۹	تصور پیر
۶۶	۹۹	دوستی و محبت پیر
۶۷	۹۹	با پیر مصطفیٰ و خدا را کیے دیدہ ایم و کیے دانستہ ایم
۶۷	۹۹	ہر کہ از فرمان پیر نفادت کند او نیک بخت نیست مرید را ہر چہ رسد از پیر رسد
۶۷	۱۰۰	بر مرید مبتدی لازم است کہ ہر واقعہ خود را بر پیر گزارند و معاملات دیگر با پیر
۶۸	۱۰۱	در سماع محل بر پیر باید کرد۔

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۶۸	۱۰۲	پیرا مثال ساقی تصور کن
۶۸	۱۰۳	مرید را ابتلاع پیر واجب است اگرچہ از پیر پیشتر رود
۶۸	۱۰۳	بر پیر اعتقاد درست دارد کہ او بقول و موصول است
۶۹	۱۰۴	مرید اگر پیر را در خواب یا در واقع بحالت مستکبرہ بیند نسبت بحالت خود نکند
۶۹	۱۰۵	مرید معاصبت و مجالست جز بامعتقدان پیر ندارد
۶۹	۱۰۶	عشق مرید بر مجال ظاہری پیر
۶۹	۱۰۷	پیر بر مثال مرضعہ است و مرید بر مثال رضیعہ و در ہر سچ حال مرید را
۶۲	۱۰۷	از پیر استغنا نباشد
۶۲	۱۰۷	بد صحبت است آنکہ از فرمان پیر جدا شد و صحبت پیر را ترک داد
۶۲	۱۰۷	بہر حال کسی کہ ہمتی و ہر دوری کہ حامل کردہ صحبت پیر را نگذار
۶۲	۱۰۷	مدت صحبت حضرت مصنف با پیر خود و ایشان را دشوار بہادر سلوک
۶۲	۱۰۷	پیش آمدن بعد از رحلت پیر و امداد از روحانیت پاک او شان
۶۳	۱۰۸	بعد حصول اجازت از پیر مرید را در دست گرفتن چہا احتیاط باید کرد
۶۳	۱۰۹	مرید از پیر مطالبہ علمی نکند کہ در سلوک محتاج الیہ نیست و از پیر منتظر
۶۴	۱۱۰	خارق عادت نباشد
۶۴	۱۱۰	مرید را بے ریزی پیر در سماوات عروجی نیست و این عروج بچند
۶۴	۱۱۱	طریق باشد
۶۴	۱۱۱	مرید را از آہستہ ہر چہ پیش آید پیش پیر عرض کردن لابدی است

صفحہ	نقرہ	مضمون کتاب
۷۵	۱۱۲	مرید پیر اور طالب خود سچاے جاں بلکہ جاں جاں خود تصور کند
۷۵	۱۱۳	مرید را باید کہ در نظر پیر خود را آراستہ نماید
۷۶	۱۱۴	مرید را اگر باید ال و اوتا دہم ملاقات شود از ہمہ روگردانیدہ رویہ پیر گردد
۷۶	۱۱۴	مرید را پیر ہر چہ فرماید بران عمل کند و زلت اورا حجت نماند
۷۶	۱۱۵	مرید اگر پیر اور خواب یا در واقعہ مقہور یاری میندب گمان نشود { و اورا باید دانست کہ مقربان حق را این چنین معاملات بسیار یافتہ
۷۷	۱۱۶	سخن فقیہہ را با معاملہ و کلام و جہہ برابر کردن مصلحت نیست
۷۷	۱۱۶	پیر را ہر خدمتے کہ مرید بجا آرد منت از پیر بر جان خود نهند
۷۷	۱۱۶	مرید را باید کہ ہر روزے و ہر ساعتے سلاستی پیر از خدا طلبیدہ باشد
۷۸	۱۱۶	اعتقاد مرید با پیر
۷۹	۱۱۷	شرایط مرید طالب
۷۹	۱۱۷	از مغضات سلوک اینست کہ سخت مرشد ہادی را پیدا کند
۷۹	۱۱۷	شرط دیگر اینکہ طالب را باید کہ جو انحراف باشد
۸۰	۱۱۷	شرط دیگر پاک نفس
۸۰	۱۱۷	شرط دیگر ہر چہ کند آنرا در نہ نہ نهند
۸۰	۱۱۷	و شرط دیگر عزلت و تنہائی و از صحبت زن دور ماند
۸۰	۱۱۷	شرط دیگر اہتمام در اکل حلال
۸۰	۱۱۷	شرایط دیگر

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۱۱۸	۸۱	تزکیہ نفس تو جہہ تام لا بدی مرید است
۱۱۹	۸۱	مرید را باید کہ در فراغت وقت کوشد
۱۲۰	۸۱	تزکیہ نفس ایچ شرط نیست خیر مخالفت نفس و پرے توجہ را ایچ
		شرط نیست جز رفع خیرات
۱۲۱	۸۱	مقصود طالب شہود مطلوب اوست
۱۲۲	۸۲	طالب را ہر چہ دہند او ورے آں طلبید
۱۲۳	۸۲	محبت پے رویت و معرفت وجود ندارد
۱۲۳	۸۲	بجز متابعت پیر و پیغمبر پیر بہ مطلوب نتوان برد
۱۲۴	۸۳	طالب را نباید کہ خرق عادات کشف غیوب را طلبید
۱۲۵	۸۳	مرید را دو چیز فرغیہ است یکے تحصیل مرشد و دیگر التزام بر مراد
۱۲۶	۸۳	مرید پیش پیر سخن بسیار گوید و لکے نبرد و عیوب خویش پیش او عرض نکند
۱۲۷	۸۴	مرید تحقیق عقیدہ دارد کہ حقیقت و طریقت خلا و ضد شریعت نہ اند
۱۲۸	۸۴	در حیات پیر مرید پیرے دیگر را نہ بیند
۱۲۸	۸۴	مرید را باید کہ حرمت از واج پیر را نگاه دارد
۱۲۸	۸۴	مرید از پیر معصومی نہ طلبید
۱۲۹	۸۵	در تذلیل و تعزیز نفس خویش مرید فرمان پیر بجا آرد
۱۲۹	۸۵	میل خلق سوے طالب

صفحہ	نقرہ	مضمون کتاب
۸۵	۱۳۰	مرید از بتنی شیخوخت مجتنب باشد
۸۶	۱۳۰	روش مرید با اغنیا
۸۶	۱۳۱	روش مرید با معتقدان خود
۸۶	۱۳۲	{ اگر پیر مرید را بکارے نامشروعے دعوت کند اور اپاہکے بطریق احسن از ان پیر جدا شود
۸۷	۱۳۲	حکایت یکے از یاران بندہ نواز
۸۸	۱۳۳	مرید را بقدر ضرورت دینی و دنیاوی علم حاصل کردن باید
۸۸	۱۳۳	مرید عادت یریک لباس نماند لکہ بحسب معیشت وقت باشد
۸۹	۱۳۵	مرید را ہمہ چیز از شیخ او حاصل می تواند شد
۸۹	۱۳۶	مرید پیر را گذارشتہ نہ حج نرود
۹۰	۱۳۷	مرید اگر در مرتبہ ابدال رسید پیش پیر حکایت از ان طایفہ کند
۹۰	۱۳۸	کیفیت توکل مرید در حصول رزق
۹۱	۱۳۰	مرید را ہمہ قسم عمل حسنه بجا باید آورد تا فتح باب از چہ شود
۹۱	۱۳۱	مرید تصنیف اتسلخ کتابے شغل نشود و حضور نام نگہدارد
۹۱	۱۳۲	مرید را بر رکذرنہ باید نشست
۹۲	۱۳۲	مرید را توچہ تمام بر پیر باید داشت
۹۲	۱۳۳	مرید را جدو جہد را خفایہ حال خود باید کرد
۹۲	۱۳۴	مرید را غافل نباید ریخت خواب او میں النوم والیقظہ باشد

صفحہ	فقہہ	مضمون کتاب
۱۳۵	۹۳	مرید پرانے حضور از حالتی بہ حالتی تفرقہ نکند و ہموارہ منتظر موت باشد
۱۳۶	۹۳	مرید را برائے شب مقامے خالی باید کہ هیچ کس در آن جا نباشد
۱۳۶	۹۳	دریں کار خلوت و تنہائی شرط است بپاکلی نفس و ذکر و مراقبہ
۱۳۶	۹۳	بے کسب دل هیچ شدنی نیست
۱۳۷	۹۳	مرید را تخلیہ بہتر از تجلیہ است
۱۳۸	۹۳	مرید را نشاید کہ پیش از کشفات و تجلیات و حصول مقصود خود مطالعہ کتب اہل تحقیق کند
۱۳۹	۹۵	مرید عیال دار را چہ باید کرد
۱۳۹	۹۶	تا از ہمہ چیز فاغ نشوی نصیبہ ازیں رہ نہری
۱۵۰	۹۶	مرید در نہرل و قہقہہ و مطایبہ نیفتد و فحش بر زبانش نرود و بر عورت نظر نیز نکند
۱۵۱	۹۶	اگر پیر از سر مرید برود او را چہ باید کرد
۱۵۲	۹۷	مرید را از رسم و عادات مرد مال دور باید بود
۱۵۳	۹۷	مرید را آغذ بہ عرایم باید بود
۱۵۴	۹۷	مرید پیر را در ہر صفتی کہ در خواب بیند دانند کہ برائے تنبیہ حالت اوست
۱۵۵	۹۸	پیر اگر ابتلاے شود مرید را بد عقیدہ نباید شد و لیکن دریں باب اتباع او نکند

صفحہ	نقہ	مضمون کتاب
۹۹	۱۵۶	مرید در لہو سے وطیرے مشغول نشود
۹۹	۱۵۷	مرید را باید کہ در سفر و حضر بے مسواک و مصلّا در و مال نباشد
۹۹	۱۵۸	مرید را اگر شہوت از دوا لرج غلبہ کند اورا چہ باید کرد
۹۹	۱۵۹	عمل مرید در معاملات با دیگران
۱۰۰	۱۶۰	مرید چون قدم در ارادت بند از جملہ حقوق خویش کہ برد گیراں دارد باز آید
۱۰۰	۱۶۰	در رہ ارادت اول کار در مظالم است
۱۰۰	۱۶۱	اگر از مرید در ستر زمیمہ زاید حکایت آں پیش کسے کند
۱۰۰	۱۶۱	مرید را نشاید کہ یارے را در راہ سلام کند
۱۰۱	۱۶۲	مرید اگر از موسیقی میدانہ ذہن را بدان متعلق کند
۱۰۱	۱۶۳	مرید را لباس پیراں اختیار کردن نشاید
۱۰۱	۱۶۴	مرید کاریکہ گیر دازاں باز نیاید
۱۰۲	۱۶۵	مرید را باید کہ مقصود خود را قریب الوصول دانستہ باشد
۱۰۲	۱۶۶	مرید را سوسئ الخلق و قوی التریب باید بود
۱۰۳	۱۶۷	مرید را دل اور باید بود
۱۰۳	۱۶۸	حبس نفس
۱۰۳	۱۶۹	مرید با خیر و شر کسے کارے ندارد
۱۰۴	۱۷۰	مرید را با ضیافت دیگران و غم و شادی ایشان کارے نباشد

صفحہ	نفرہ	مضمون کتاب
۱۰۴	۱۷۱	مرید از ہمہ قسم ہوس خود را دور دارد
۱۰۴	۱۷۲	مرید خواب نکند تا خواب بر غلبہ نکند
۱۰۵	۱۷۳	مرید در احتمال و سومات اعتدال و رز و از طعام لطیفی الہضم احترام کند
۱۰۵	۱۷۴	مرید را بر فراحت صاحب حقہ التغات نباید کرد و قدم ارادت را پسند نباید برد
۱۰۶	۱۷۵	اگر در حیات پیر یا بعد وفات او از بزرگے دیگر مرید را چیزے رسد اور عقیدہ باید داشت کہ ایں ہم داوہ پیر است
۱۰۶	۱۷۵	مرید را باید کہ خانہ پیر را و تبرکات اورا بسیار احترام کند
۱۰۶	۱۷۶	مرید وصیت کردہ میرد کہ چیزے از تبرکات پیر در گور او نہند
۱۰۷	۱۷۶	اداب حاضر شدن بر تربت پیر
۱۰۷	۱۷۷	مرید را باید کہوشید کہ باز خود بر پیر نہ نہند
۱۰۷	۱۷۸	مرید را از تسخیر کو اکب و اجنبہ اجتناب باید و رزید
۱۰۸	۱۷۹	اداب مرید در امور متفرق و در ماکل
۱۰۸	۱۸۰	مرید را از سلع شنیدن چارہ نباشد
۱۰۸	۱۸۰	طالبان بر انواع اندیک کردہ برہ کلکت روند و گروہے دیگر برہ عشق و محبت
۱۰۹	۱۸۱	مرید صحت وقت یا ضیق وقت را طالب نباشد

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۲۴۹	۱۳۱	مرید را اگر در آواں ارادت زلتے پیش آید باید کہ از ارادت پس نہاید
۲۵۰	۱۳۲	مرید را در حکایت کردن اسرار و واقعات بخیل باید بود و در ادراک معانی ^{حرفیں}
۲۵۰	۱۳۲	مرید را ہر چہ آید آید در راہ نہ اسیتند
۲۵۱	۱۳۳	مرید را بر دیر جفاے و قضاے کسان پیر کشیدن ضرر است
۲۵۲	۱۳۳	مرید را صاحب غبطہ باید بود
۲۵۳	۱۳۴	مفہوم و معنی اکسل ام السعادت
۲۵۴	۱۳۴	بیان کہبہا و حرفتہا کہ مناسب حال طالب اند
۲۵۵	۱۳۴	مرید را از رسوم مردماں دور باید بود
۲۵۶	۱۳۵	مرید را ادب پیر در ہر حال نگاہ باید داشت و نشاید کہ در حیا اور بربجادہ ^{نشد}
۲۵۶	۱۳۵	مرید را رعایت خدام پیر بطریق احسن باید کرد و مرید نخواہد کہ ہیچ جاے اور اذکر نہیر کنند مگر پیش پیر و ترسد کہسے اور را بدگوید مگر پیش پیر
۲۵۷	۱۳۵	مرید اگر صورت زیبا ندارد بر اے او نیکو تر است
۲۵۷	۱۳۶	مرید را نشاید کہ در حالت رنجوری سخت مضطرب و مضطرب شود
۲۵۷	۱۳۶	مرید را باید کہ از خذلے تعالیٰ در ازئی عمر خود خواستہ باشد برائے ترقی درجات خود
۲۵۷	۱۳۶	ہجران بہ حقیقت است و وصل و ہم و خیال
۲۵۸	۱۳۶	مرید را در حالت مرض چہ باید کرد و چگونہ باید بود

صفحہ	مضمون کتاب	فقروہ
۱۱۳	مرید اگر کیمیا یا سیمیا داند عمل بران نکند و اگر در اشرف ارادت و طلب میں چیز با پیش آید از آہنا قلماً و قصاب و رز و	۱۹۶
۱۱۴	حصول نعمت از طلب درست	۱۹۷
۱۱۴	امور العاقبت بودن پیران - بعد وصول حجت نیست	۱۹۸
۱۱۵	مرید ہر لہو و طب را کہ حلال است نیز گذارد	۱۹۹
۱۱۵	مرید را نشاید کہ در تحقیق حدیث و اثرے کہ در باب طاعات و عبادات شود افتد بلکہ اورا باید کہ بر آہنا عمل کند و لیکن سخنہاے خاص و تسہیل را تحقیق باید کرد	۲۰۰
۱۱۵	مرید اگر کاغذے در راہ یابد کہ در ان سخن مفید نوشتہ شدہ است یا بد کہ بران عمل کند	۲۰۱
۱۱۶	مرید ہر مالے کہ در ابتداے ارادت دارد باید کہ آنرا صرف کند	۲۰۲
۱۱۶	مرید کار امور روز را بفرود گذارد	۲۰۳
۱۱۶	مرید را اگر اچاناً نظر بر مجملے افتد باز بقصد برد نظر نکند	۲۰۴
۱۱۶	مرید از اعمال جوگیہ احتراز و رز و الا حصی نفس	۲۰۵
۱۱۷	مرید را اگر آرزوے خوردنی و آشامیدنی پیدا شود اورا چہ باید کرد	۲۰۶
۱۱۷	مرید را باید کہ در خیال مقصود چنان محو بود کہ بادیہ و زاویہ و راکشہ عمل مرید یکہ بندہ کہے باشد	۲۰۷
۱۱۸	مرید را برستی نسب خود نظر نباید کرد و ہمت ملین باید داشت	۲۰۸

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۱۱۸	۲۱۰	مرید را در خانقاہے و لنگرے برائے قوت قرار نباید کرد
۱۱۹	۲۱۱	مرید را از دو سختی و سختی چارہ نباشد
۱۱۹	۲۱۲	مرید ترشی و شیرینی بسیار نخورد
۱۱۹	۲۱۳	مرید را اگر احتلام بر حرام افتد بر توبہ خود اعتماد نباید کرد
۱۱۹	۲۱۴	مرید را در کار خویش مشغول باید بود و نشاید کہ بکار دیگران مشغول شود
۱۲۰	۲۱۴	راہ دواست یکے راہ طالبان خدا و دیگر راہ نیکمرواں
۱۲۰	۲۱۵	مرید را باید دانست کہ کشف غیوب، اطلاع بر ضمائر بلائے عظیم است از ان پر خدا باید بود
۱۲۱	۲۱۶	مرید را نباید کہ خود را بنامے مشہر کند
۱۲۲	۲۱۷	مرید چون چشم از خواب باز کند اورا باید کہ خیال کند کہ وقت بیداری در دل او چه گذشتہ است
۱۲۲	۲۱۸	مرید را در نماز مراقبہ پیر باید کرد
۱۲۲	۲۱۹	مرید ہر جا کہ باشد جماعت نماز فوت نکند
۱۲۳	۲۲۰	مرید ہرگز گماں نہد کہ کسے دیگر از پیر او بہتر است گو کسے باشد
۱۲۳	۲۲۱	مرید را بعل دیو و پری مشغول نباید شد
۱۲۳	۲۲۲	مرید آوند آب ہموارہ با خود دارد
۱۲۳	۲۲۳	مرید را سفر دور یا سفر دیگر کہ در ان مقاصد دینی نیست نباید کرد
۱۲۴	۲۲۴	مرید را ہر جا بہ دعوت نباید رفت

صفحہ	مضمون کتاب	فقہ
۱۲۲	مرید در بازار آمد و الا بغیر وقت شدید	۲۲۵
۱۲۳	مرید در طہارت و نظافت ہما نقد کرکشد کہ فقہا فرمودہ اند	۲۲۶
۱۲۵	مرید را باید کہ از صحبت قلندران و میخواران و صوفیان نظر باز قطعاً اجتناب ورزد	۲۲۷
۱۲۵	مرید را دوسہ جامہ برائے تطہیر و تنزیف و ضرورتہائے دیگر نگاہداشتن جائز است	۲۲۸
۱۲۵	مرید را اگر اضطرار بگدائی مجبور کند آنرا چگونہ باید کرد	۲۲۹
۱۲۵	مرید را نشاید کہ بدلقب مکرر ہے و مقبوحے کسے را یاد کند	۲۳۰
۱۲۵	مرید را مراقبہ و ذکر زیادہ باید کرد	۲۳۱
۱۲۶	مرید را سہ چیز یعنی گرنگی و تشنگی و تنہائی و شب بیداری را دو محی باید داشت	۲۳۲
۱۲۶	مرید را نباید انچہ خاصہ پیر است بپوش آں کند	۲۳۳
۱۲۶	مرید را تا آنکہ حقایق بر او منکشف نشده است نباید کہ از پیر دور شود	۲۳۳
۱۲۶	مرید را اگر تعلیم ناگزیر باشد باید کہ تعلیم بہ علوم دینی کند	۲۳۳
۱۲۶	مرید را از غیبت و تنہائی احتراز کلی می باید داشت و بر غلامان کنیزکان شدید نباید بود	۲۳۴
۱۲۷	مرید را باید کہ آمد و شد خلق را بلاے داند	۲۳۵
۱۲۷	مرید را از ترس و درخ و آرزو سے بہشت فاغ باید بود	۲۳۶
۱۲۷	آداب مرید در مسجد داخل شدن و در مجلس نشستن	۲۳۶

صفحہ	نقرہ	مضمون کتاب
۱۲۷	۲۳۷	عمل طلب از ابتدائے بلوغ تا چہل و چند سال است
۱۲۸	۲۳۸	مرید حقوق خود کو بردگیوں میں نہ کرے بلکہ جہاں بصلح باشد
۱۲۸	۲۳۹	مرید را سلیع باید شنید و اگر ذوق آں در دل خود نیابد اورا { باید دانست کہ تخم محبت در دل او نکاشته اند
۱۲۸	۲۴۰	مرید را نشاید کہ در نظارۂ ملاہی بہ السیتم
۱۲۸	۲۴۱	مرید کیہ پیش از ارادت صاحب مال وجاہ بود بہتر بود از غیر آن
۱۲۹	۲۴۲	مرید را از صحبت اغنیاء احتراز باید کرد
۱۲۹	۲۴۳	مرید را ایں صفت لابدی باید کہ ہر چہ اورا دہند او بدان سرفروزیہ
۱۳۰	۲۴۴	مرید را صورت ملائمتیاء اختیار کردن نباید
۱۳۰	۲۴۵	مرید کیہ تمام شب بیدار بودہ است شاید کہ پیش از طلوع { آفتاب قدرے چشم گرم کند
۱۳۰	۲۴۵	مرید را نشاید کہ یک کار خود را گذارے بکار دیگر مشغول شود
۱۳۰	۲۴۶	آداب مرید در راہ رفق
۱۳۱	۲۴۶	مرید است را کہ در مراقبہ و شغل حضور نیاید چہ باید کرد
۱۳۱	۲۴۶	حضور دل خمیرایہ ہمہ سعادتہا است
۱۳۱	۲۴۷	مرید اگر از خوفی دانزد کہ در ان اسمائے شیاطین نیست اورا بعمل { باید آورد کہ در ان نفع مسلمانان است چوں افسوں مار و کثر دم
۱۳۱	۲۴۸	اگر مرید در امر رخص چوں بریں و بیام مبتلا شود آرا غنیمت وقت خود شمارد

صفحہ	فقہہ	مضمون کتاب
۲۴۹	۱۳۱	مرید را اگر دواں ارادت زلتے پیش آید باید کہ از ارادت پس نہاید
۲۵۰	۱۳۲	مرید را در حکایت کردن اسرار و واقعات بخیل باید بود و در ادراک معانی ^{حرفیں}
۲۵۰	۱۳۲	مرید را ہر چہ آید آید و در راہ نہ ایستد
۲۵۱	۱۳۳	مرید را بر دیر خفا و قفلے کسان پیر کشیدن ضرر است
۲۵۲	۱۳۳	مرید را صاحب غبطہ باید بود
۲۵۳	۱۳۴	مفہوم و معنی الکسل ام السعادت
۲۵۴	۱۳۴	بیان کبہا و حرفتہا کہ مناسب حال طالب اند
۲۵۵	۱۳۴	مرید را از رسوم مرداں دور باید بود
۲۵۶	۱۳۵	مرید را ادب پیر در ہر حال نگاہ باید داشت و نشاید کہ در حیا او رنجباید ^{نشد}
۲۵۶	۱۳۵	مرید را رعایت خدام پیر بطریق احسن باید کرد و مرید نخواہد کہ ہیچ جائے اورا ذکر خیر کنند مگر پیش پیر و ترسد کہے اورا بدگوید مگر پیش پیر
۲۵۷	۱۳۵	مرید اگر صورت زیبا ندارد برائے او نیکوتر است
۲۵۷	۱۳۶	مرید را نشاید کہ در حالت رنجوری سخت مضطر و مضطرب شود
۲۵۷	۱۳۶	مرید را باید کہ از خدای تعالی در ازائی عمر خود خواستہ باشد برائے ترقی درجات خود
۲۵۷	۱۳۶	ہجران بہ حقیقت است و وصل دہم و خیال
۲۵۸	۱۳۷	مرید را در حالت مرض چہ باید کرد و چگونه باید بود

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۲۵۸	۱۳۸	خیریت نامہ بحسب روزگار و حال مرید باشد و خیریت خاتمہ درین است کہ وقت انزلاق روح تجلی او تعالیٰ برصفت رضا و ظهور جمال و حسن بود
۲۵۸	۱۳۸	مفہوم خوف خامت کہ عرفا دارند
۲۵۸	۱۳۸	در بہشت کہ دارالامان است اہل آنرا نیز خوف باشد نہ خوف احراق بلکہ خوف تجلی جلال
۲۵۸	۱۴۰	مرید مرعیض را بحکم طیب احتمالاً باید کرد
۲۵۹	۱۴۱	مرید طالب را باید کہ ہمارہ جوایں صال مراد و مطلوب خود باشد
۲۶۰	۱۴۱	عشق را دو آفت است یکے آفت ابتداء دیگرے آفت انتہا
۲۶۱	۱۴۲	مرید طالب را غم قوت نباید خورد
۲۶۲	۱۴۲	مرید را نباید کہ گوید کہ فلاں کس مرادوست است یا دشمن است
۲۶۳	۱۴۳	معاملہ مرید و بارہ خرید و فروخت و قرض ستادن
۲۶۴	۱۴۳	مرید طالب خواہاں ملاقات شیخ الغیب نباشد
۲۶۵	۱۴۴	اگر خلق بر مریدے رجوع کنند اورا چہ باید کرد تا آریں بلا محفوظ
۲۶۶	۱۴۵	مرید را باید کہ در مجلسے کہ آید ہر گجا جائے یابد بنشیند
۲۶۷	۱۴۵	مرید را اگر کسے در وقتے دوبار قوت رساند ترک صحبت او باید کرد
۲۶۸	۱۴۵	مرید را از سخن چینی و نمامی احتراز باید کرد
۲۶۹	۱۴۶	مرید را باید کہ بر شرف نسب مال جاہ آبا و اجداد بر خود فضلے نہ ہند

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۲۴۰	۱۴۶	مرید را از صحبت مرد و اصل و منتہی نامذہ تعلیمی و تلقینی باشد و بس
۲۴۱	۱۴۶	مرید شیخ را در واقعہ بیند و او را گویند کہ ایں خدا است اورا چہ تعبیر یابند
۲۴۲	۱۴۶	مرید را بناید کہ مجروح اجازت یافتن از شیخ مرید کردن گیرد
۲۴۲	۱۴۷	سخن در رویت باری تعالی در دنیا و طالب صادق را گوش نہاد بر اقوال مدعیان ین جہاں
۲۴۳	۱۴۸	مرید طالب را مصلحت نباشد کہ کتب حقایق و معارف را در مطالعہ آرد و چون فصوص و تہذبات اورا مطالعہ کتب سلوک چون کشف المحجوب و مہلج العابدین مفید افتد
۲۴۴	۱۴۸	مرید را کہ ہنوز بیایہ تحقیق مقصد عارفان نرسیدہ است نشاید کہ کتابے در سلوک تصنیف کند
۲۴۵	۱۴۹	مرید را نشاید کہ زبان نصح بر مردم کشاید کہ ایں کار رسیدگان و واصلان است
۲۴۵	۱۴۹	مفہوم الکبریاء عروائی
۲۴۶	۱۵۰	مرید را نشاید کہ از مقامے کہ در دست حکایت کند
۲۴۷	۱۵۰	پیر اگر مرید را توجہ خود فرماید دولت عظیم باشد
۲۴۸	۱۵۰	مرید را در پیش پیر نشستہ و در خواندن یا مجراقبہ رفتن نشاید اورا متوجہ پیر باید بود
۲۴۹	۱۵۰	مرید را ہموارہ مضطرب باید بود

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۱۵۰	۲۸۰	مرید راجن بیا رہنا بدیگفت و اکثر حال در سکوت باید بود
۱۵۱	۲۸۰	ذکر را با مراقبہ جمع کردن عظیم شغل است
۱۵۱	۲۸۱	تربیت کہ ابدال مریدان را کنند
۱۵۲	۲۸۲	طالب را باید کہ بر سر و طیرے وغیر آن سر فرو دنیارو
۱۵۲	۲۸۳	کیفیت مرید مجتہد و مضطرب در سماع
۱۵۳	۲۸۴	مرید را در زینت خود نباید بود و لباس محقرہ و مشہورہ نیز نباید پوشیدہ
۱۵۳	۲۸۵	کار مرید است کہ شب فاقہ و روز گرسنگی را غنیمت شمرد
۱۵۳	۲۸۵	فضیلت فاقہ اضطرابی بر فاقہ اختیاری
۱۵۴	۲۸۶	مرید را ہموارہ خلوت جوے و تنہائی خواہ باید بود
۱۵۵	۲۸۷	طریقہ عمل کسیکہ غلام شغفہ باشد
۱۵۵	۲۸۷	مرید کہ غلام کہے است آنچنان کار را از خود کار خویش قبول نکند کہ در آن تعقیر در ادائے فریضہ خدا باشد
۱۵۶	۲۸۸	بعد از ذکر کردن یا سماع شنیدن کہ دل ہنوز گرم باشد در مراقبہ رفق و در دل را کشادہ کند و نفعی بخشد
۱۵۶	۲۸۹	مرید را جامہ ازرق یا اسود پوشیدن بر آفرختن از شستن روا باشد
۱۵۶	۲۹۰	مرید طالب را تکیہ دیوارے یا درختے نشستن نشاید
۱۵۷	۲۹۱	در خلوت طالب را بسیار گریستن باید اما میاں مردان اکتفا کند بقدر امکان
۱۵۷	۲۹۲	طالب را باید کہ اکثر نشسته خواب کند

صفحہ	نقشہ	مضمون کتاب
۲۹۳	۱۵۷	مرید را اگر لقمہ از غیب میرسد شاید کہ دو وقتہ را بیک وقت بگیزد و مگر احتیاط شرط است
۲۹۴	۱۵۷	مرید را باید کہ ہر کجا جائے یاد سکونت اختیار کند
۲۹۵	۱۵۸	مرید اور دو وظیفہ خویش را در بیچ حال فوت کند و خلوت و محضر مردم اور ایکساں باشد
۲۹۶	۱۵۸	مرید از بیچ کسے طمع ندارد و نہ پیش اہل دنیا بزا فوے ادب نشیند و نیز نشاید کہ بہ تعنت و رعوت پیش آید
۲۹۷	۱۵۸	طالب را نشاید کہ احتمال محذرے کند
۲۹۸	۱۵۸	مرید را گاہے گاہے قصہ لیلی و مجنوں و دیوان شیخ سعدی را مثلاً خواندن باعث بر فرد طلب ادب باشد
۲۹۹	۱۵۸	مرید را دم متصف بہ صفت غرض بصر باید بود
۳۰۰	۱۵۹	ہر چه مرید را از واقعہ کہ در خواب یا در بیداری پیش آید ازیں بہتر نباشد کہ بصورت پیغامیر یا پیر باشد
۳۰۱	۱۶۰	تربیت طالبے کہ در زمانہ پیری در راہ طلب افتد
۳۰۲	۱۶۳	طالب عمر رسیدہ را از تقرب و صحبت زنان بہرہ و جہ محترز باید بود
۳۰۳	۱۶۴	طالب عمر رسیدہ را یکے ازیں دو حالت بود یا خواب برایشاں بسیار غلبہ کند یا خواب نیاید ازیں دو حالت ایشان را چہ باید کرد

صفحہ	فقہہ	مضمون کتاب
۱۶۴	۳۰۴	پیر طالب رات تک مزاج نباید بود
۱۶۵	۳۰۴	معنی این مقولہ کہ در بہتر است از درماں
۱۶۵	۳۰۵	پیر طالب را نشاید کہ اہل نقد وقت او باشد
۱۶۵	۳۰۶	{ معنی این مقولہ کہ یک ساعت حیات دنیا بہہ از چہار ہزار سال در نعمت بہشت است
۱۶۷	۳۰۷	تربیت پیر کیہ شیخ فانی شدہ است
۱۶۸	۳۰۷	معنی قول ابنہ شامین عتقاء اللہ
۱۶۸	۳۰۷	طالبانرا پاکلی نفس شرط کار است
۱۶۹	۳۰۸	کوہ کاں ذلما الغال را توجہہ و تلقین نباید کرد
۱۶۹	۳۰۹	تدبیر مرید طالب کہ در عشق کسے گرفتار شود
۱۶۹	۳۱۰	{ پیر طالب اگر درازی حیات خود خواہد شاید سہویر و لازم است کہ وقت خود در مجالس و محافل رفتہ ضایع نکند
۱۷۰	۳۱۱	پیر طالب را سماع برود و نوع است
۱۷۰	۳۱۲	تربیت دانشمندے کہ در بحث علم پیر شدہ است
۱۷۳	۳۱۳	{ طالب را در بودای بودن نیک موافق است و ہر چہ پیش او آید براں نہ آسید
۱۷۳	۳۱۳	{ مرید را اگر در حالت کشتوفات اگر وہم اباحت و اسحا و افتد اورا از ان بیرون آوردن شکل کار است

مضمون کتاب	صفحه	نقشه
تربیت مرید متعلم	۱۴۴	۳۱۲
توجه به بصورت خیالی حضرت بهر کائنات صلی الله علیه و آله وسلم	۱۴۴	۳۱۲
طالب متعلم کتابت کند و در بنده جمع کتب تحصیل آن نباشد {	۱۴۵	۳۱۲
و در بحث مرآت نباشد		
طالب متعلم را صوم دوام لایبی است	۱۴۶	۳۱۵
خواهد صوم دوام	۱۴۶	۳۱۵
طالب را عمل به نجوم کردن خطا است	۱۴۶	۳۱۶
اگر صوفی طالب بر اے حفظ صحت خود و طب تعلقی کند شاید	۱۴۷	۳۱۷
طالب اگر شاعر است نشاید که به نظم و شعر خود را مشغول کند و اگر	۱۴۸	۳۱۸
بے اختیار اشعار عشق و حکمت در خیال او آیند جایز باشد اگر بنویسد {		
طالب را بقدر رایج تجارت مثل آن بر آن نفع عیال جایز است	۱۴۸	۳۱۹
در راه رفتن باز دعا گفتگو بیا نکند	۱۴۹	۳۲۱
در سفر موم فریضه هیچ وجه افطار نکند و در نوافل خصت است	۱۴۹	۳۲۲
طالب از کالای دیکه و حرفتی که به سبب آن همه روز در آتش و آتش	۱۴۹	۳۲۳
ماند و در ماند		
طالب در ادای حقوق حقه مستحکم را بیکار نبرد	۱۸۰	۳۲۴
یک مسلک صوفیا سفر است	۱۸۰	۳۲۵
متعلم طالب در بحثها سخن برآمده گوید	۱۸۰	۳۲۶

صفحہ	نمبر	مضمون کتاب
۱۸۰	۳۲۷	طالب را در حفظ کتب علم و تحمین خط و لعبت حراب خود را مشتول تہ باید کرد
۱۸۱	۳۲۸	ہر قسم طعام کہ پیش طالب بیاید آترا بقدر ضرورت بگیرد
۱۸۱	۳۲۹	طالب را در امور میانہ رو باید بود
۱۸۱	۲۳۰	طالب را اگر کشف ارواح شود و ملاقات با مردان غیب شود بدان التفات نباید کرد
۱۸۱	۳۳۱	طالب اگر در جہاد رود اورا چہ نیت باید کرد و چگونه عمل باید کرد
۱۸۲	۳۳۲	کیفیت و شرایط چاکری کردن مرید
۱۸۷	۳۳۵	نقصاتی کہ طالب را در عین حرب قتال در نظر باید داشت
۱۸۷	۳۳۶	تربیت بادشاہیکہ طلب خدا در سر او افتد
۱۸۹	۳۳۸	بادشاہ طالب را دو کار باید کرد
۱۹۰	۳۳۹	طالب و کار بزرگ بلایے است اینکہ در دل ایشان تقد کہ من بلیم یا تاکم
۱۹۰	۳۴۰	بادشاہ اگر در کسے احساں فقہ کند اورا چہ باید کرد
۱۹۰	۳۴۱	تربیت زنانیکہ ایشانرا طلب در مراقبت
۱۹۱	۳۴۲	عورت طالب اگر واقعی یا خوابی بیند کہ ضد ہوا انرا ابطال کند
۱۹۱	۳۴۳	زن طالب خود را عورتی بایرکتے و پارسائی نسازد
۱۹۲	۳۴۴	اختتام اس کتاب
۱۹۴	۳۴۴	مرجع سلوک مبنا، ادب و کلمہ باز آمدہ است تزکیہ نفس و توجہ تام

غلط نامہ کتاب خانہ

صحیح	غلط	صفحہ	صفحہ	صحیح	غلط	صفحہ	صفحہ
جز	حز	۷	۸۰	بلند پرواز	بلند واز	۸	۱
آخذ	اخذ	۱۶	۹۲	شاید تا آنکہ	شاید آنکہ	۱	۶
نامشروعات	نامشروعات	۱۱	۱۰۳	حالت	خالت	۱۲	۷
واحتراز کلی	واحتراز کلی	۱	۱۰۵	صلوات علیہ	صلوات علیہ	۱۱	۱۱
باپیرے	یاپیرے	۳	۱۰۶	شو میتے	شو میتے	۱۲	۲۱
(۲۰۳۱)	(۱۰۳)	۹	۱۱۶	(۳۹)	(۲۹)	۴	۲۲
بازارچہ	بازارچہ	۹	۱۱۸	می آرد	میارد	۲	۲۳
نفاقتے	نفاقتے	۳	۱۲۱	در رقص شود	در رقص شود	۱	۳۳
مربد یا ہر جا بدعت	×	۱۲۳	۱۲۳	خو جا گوید	خو جا گوید	۹	۳۳
از مثل این	از مثل این	۱۳	۱۲۶	کسیکہ از	کسے را کہ از	۱۷	۳۳
اکسل	اکسل	۶	۱۳۳	بعد از گرفتگی	بعد از گرفتگی	۱۸	۳۳
بجھو خداوند	بجھو خداوند	۶	۱۳۱	سامانیئے	سامانی	۱۹	۵۸
سخن چینی	سخن چینی	۱۳۵	۱۳۵	باپیر	یاپیر	۱۱	۶۹
نہ لاف	ولاف	۲	۱۳۶	زلت	زلت	۷	۷۶
بمجرد	بمجرد	۱۳۶	۱۳۶	باشی	باشی	۷	۷۷
گیر و برد	گیر و برد	۱۷	۱۳۷	بہاء الدین	بہاء الدین	۱۰	۷۷

صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط
بعتے	بعتے	۱۸۱	۱	وہانے	اوہانے
سیدتخم	سیدتخم	۱۸۹	۱۳	جہاں	جہاں
بیارد	بیارد	۱۸۹	۱۳	خود طبیعت	خود طبیعت
نانے	نانے	۱۹۰	۱۴	آن جہان بہتر	آن جہان
روحہ	روحہ	۱۹۳	۱۲	ازیں جہاں	ازیں جہاں
نخپند	نخپند	۲۰۸	۱۹	گدازد	گدازد
				خود در رہ	خود در رہ

بتقریب سورجوں کی شاخوں

(قائم ہوا)

زندہ طلسمات فائنٹ لیتھو اینڈ پرنٹنگ برقی پریس

برادرانہ ملک کو نگین طبع کے لئے اب ہر جگہ کی ضرورت باقی نہیں رہی

حیدر آباد کن میں نگین طبع کا پہلا پریس

جہاں کٹش وضع قطع کے کیا لنڈر۔ تصاویر۔ پوسٹر

طغری۔ واقعات کے لیسبل وغیرہ طبع کرتا ہے

آپ بھی ایک مرتبہ کام لیں

آزاد کشمیر

مطبوعہ

زندہ طلسمات فائنٹ لیتھو اینڈ پرنٹنگ برقی پریس حیدر آباد کن

